میں اللہ سے ڈرتا ہوں

مجموعہ کلام

شاہین اقبال اثرؔ جونپوری

خلیفہ مجاز

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کتب خانہ مظہری

گلشن اقبال کراچی پاکستان

فون: ۴۹۹۲۱۷۶

میں اللہ سے ڈرتا ہوں

شاہین اقبال اثرؔ صاحب جونپوری

خلیفہ مجاز

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

ناشر

کتب خانہ مظہری

CamScanner

فہرست

	نمبر شمار

تقاریظ اکابرینِ اکرام

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ العالی	
حضرت صوفی خالد اقبال تائبؔ جونپوری دامت برکاتہم	

پیشِ لفظ

شاہین اقبال آثرؔ عفی اللہ عنہ	

حمد باری تعالیٰ شانہٗ

بے کیف ہے حیات ترے ذکر کے بغیر	1
نگاہوں میں میری سما میرے مولیٰ مجھے اپنا جلوہ دکھا میرے مولیٰ	2

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

آپ پر قرباں یہ فن میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم	3
گر غلامِ شاہِ بطحاؑ ہو تو سنت پر چلو	4

ان کے عشاق کو اور کیا چاہیئے	5
کرتے نہیں ہیں پیروی آقا ﷺ کی بھول کے	6
تا حدِ ابد پھیلا ہوا نورِ ازل ہے	7
پھر زمزم و کھجور کا تحفہ ملا مجھے	9
جو پرستارِ رخِ ماہِ مبیں ہو جائے گا	10
کوئے عشقِ نبی ﷺ سے گزرا ہوں	11
چاہتا ہے میرا جی میرے حضور ﷺ	12
زائرِ طیبہ کو یوں حسرت سے تکتا رہ گیا	14

اصلاحی اشعار

نفلوں کا مزہ اور عبادت کا مزہ اور	16
یقیناً ترا دوست رحمٰن ہوگا	17
پہنچیں گے کس طرح سے وہ پروردگار تک	19
ضرورت سے زیادہ بات کرتے ہیں	20
یہ دل شوقِ منزل سے سرشار ہے	21
منزلِ راہِ حق کا سفر قیمتی	23
مانا کہ معصیت کا تقاضا شدید ہے	24

عقل کی عینک ہٹا کر دیکھئے	26
نیکیوں کا جو تقاضا ہے طبیعت بن جائے	27
قلب و نظر میں دور تک بس اک خدا کے بعد	28
شیخ ہیں محفلِ احباب ہے شیدائی ہے	30
در بدر بھٹکیں نہ آوارہ بگولوں کی طرح	31
حسنِ فانی کا پرستار نظر آتا ہے	32
خالقِ حسن کو وہ پاتا ہے	33
بناؤں کس لئے پھر میں بھلا مغضوب کی صورت	34
پھول ملفوظ کے چننے کے لئے آتے ہیں	35
ماحول کے بہاؤ میں ہمت کو ہار کے	36
جو دل پر زخم کھاتے ہیں نگاہوں کو بچاتے ہیں	37
بدنگاہی کرنے والا رب کا نافرمان ہے	38
چلتا نہیں ہے کام عدم قصدِ نظر سے	41
ہو جس کے سامنے خورشید وہ آنکھ	42
سچ ہے لطفِ زندگی سے آشنا ہوتا نہیں	43

قلب کو بے قرار کون کرے	45
دلِ محبّ میں سوائے جہانِ ہُو کیا ہے	46
شبِ وصال کی امید پر شباب نہ دے	47
کرتے ہیں ذکرِ حق بھی وہ گانے کے ساتھ ساتھ	48
اجتنابِ ذوقِ قال و قیل کرنا چاہیے	49
جو چاہتا ہے کیسے تو لحوں میں پائے گا	50
جو عاشقِ مولیٰ کا پرستار نہ ہوگا	51
دعویٰ ہے عاشقی کا عبادت کئے بغیر	52
جو حسن کل جواں تھا بڑھاپے سے ڈھل گیا	53
ذاتِ حق کے مرید بن کے رہو	54
پڑھتے رہیں قرآن زیادہ سے زیادہ	55
ذرا انجام اس کا دیکھئے گا	56
مرادِ منزلِ مولیٰ وہی تو پا کے چلے	57
استادِ ملائک جسے کہتے تھے عزازیل	58

CS CamScanner

علم تو راستہ دکھاتا ہے	59
درپردہ وہ منزل کی طرف دیکھ رہے ہیں	60
نظروں سے گرانا پڑتا ہے یاں خود کو مٹانا پڑتا ہے	61
امت کے لئے اک یہی پیغام بہت ہے	62
اے دلِ بے قرار ایسا کر	64

پیغامِ بیداری

کیوں چار طرف پھیلی ہوئی مشک کی بو ہے	66
ایمان کا تو نام بصد چشم و بصر لے	68
جو خون جلاتا ہے چمن کے لئے دن رات	69
یقیں کامل ہے ہم اوہام کی پروانہیں کرتے	70
الزام کے خنجر ہیں ذرا اور طرح کے	71
تم ایٹمی طاقت پہ کبھی ناز نہ کرنا	72
یہ تجربہ بھی محبت میں کر کے دیکھتے ہیں	73

CamScanner

بدلے تیور دکھانا کسی اور کو	75
کل جو کرگس بڑھ رہا تھا بازِ شاہی کی طرف	76
ہوشیاری میں بے مثال ہیں وہ	77
جب سے جامِ مرگ پینا آ گیا	78
دینِ محمد ﷺ زندہ باد	79
نہ ہرگز امتِ مسلم سے ٹکراؤ تو بہتر ہے	81
اب جھوٹ کی قیمت ہے سرِ عام زیادہ	84
گر جان دو تو جعفرِ طیارؓ کی طرح	86
آسودگیٔ زیست کی اک آن کو ترسے	87
ستم اپنوں پہ ڈھائے جا رہے ہیں	88
اس سے پہلے کہ بدمست ہاتھی ہمیں روند ڈالے خود ہوشیار ہو جائیں ہم	89
کافر کی حمایت ہوتی ہے فاسق کی اطاعت ہوتی ہے	90
متاعِ ایماں کہاں لٹائی ہے دینی غیرت کو کیا ہوا ہے	91
ہے اس وطن میں دینی مدارس کا جو مقام	92

CamScanner

ہم ملتِ بیدار ہیں دنیا کو بتا دو	93
ہم مدارس پہ کبھی آنچ نہ آنے دیں گے	95
مسلماں کو پکارا ہے در و دیوارِ اقصیٰ نے	97
جہاد ہی میں مسلماں کی کامیابی ہے	99
لیکن کبھی حدودِ شریعت نہ توڑیئے	100
آگاہ ہیں ہم دشمنِ شاطر کے ہنر سے	102
نورِ حق کس طرح پھونکوں سے بجھایا جائے گا	103
زمانے بھر کو نیا انقلاب ہم دیں گے	104
پلٹ کر جھپٹنا بھی ہم جانتے ہیں	105
آثرِ اغیار کے جب سال کا آغاز ہوتا ہے	106
حبِ دنیا غفلتِ عقبیٰ کی کچھ حد ہی نہیں	107
کفار مسلمین سے مصروفِ جنگ ہیں	108
مسلماں حکمرانو! اب تو تم بیدار ہو جاؤ	110
مفرورِ موت کیوں ہے دلدادہ زندگی کا	113
اہلِ دل کی کاوشوں پر عقل بھی حیران ہے	114
مری حق گوئی ہے مانندِ زاغاں	114

اصلاحی منظومات

116	میں اللہ سے ڈرتا ہوں
118	لیکن میں نمازوں کو قضا کرنہیں سکتا
120	مونچھوں کو کترواؤ اور ڈاڑھی کو بڑھاؤ
122	بے نمازی کا انجام
128	دیتے رہو زکوٰۃ
134	کچھ بھروسا نہیں
136	بس صرف مسجد نہ جائے
138	چوری ڈاکے جھوٹ رشوت سود بدامنی غبن
139	یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی
144	بے شک نماز روکتی ہے ہر برائی سے

باب الاطفال

147	یہ بادِ صبا کون چلاتا ہے، مرا رب
149	تو چشمِ بصیرت عطا کر ہمیں
150	یا الٰہی رہِ حق دکھا دے ہمیں

CS CamScanner

نبی ﷺ ہیں سمندر کنارے صحابہ	153
کس طرح ہو تذکرہ حضرت عمر فاروقؓ کا	154
ایمان کے شجر کی حفاظت کیا کرو	156
جب بھی نظریں اٹھاتی ہے گائے	157
سب کی آنکھوں کا ہے تارا بکرا	158
میں اب اپنے ابا کو ابا کہوں گا	159
ہمارا ہے کشمیر ہمارا ہے کشمیر	160
کرو میرے یار السلامُ علیکم	161
عبدالباسط کتنا پیارا بچہ ہے	162
مرا جذبۂ شوق کام آ رہا ہے	164
چھٹیاں ہیں، میں ہوں، میٹھا آم ہے	165
گرمیاں اس طرح مناتا ہوں	167
ہمارا گدھا ہو تمھارا گدھا	168
سب کاہلی، سستی کو مٹا دیتے ہیں ابا	169
اسلام کے احکام بتائیں مری امی	170
استاد نے کہا ہے	171
ہم قوم کے معمار ہیں	172

CamScanner

دین اسلام کے سپاہی	174
جو سوتا ہے وہ کھوتا ہے	175
ٹی وی نہیں دیکھتے	177
آپس میں کب ہاتھا پائی کرتے ہیں	179
جو اچھوں کے ساتھ رہتا ہے	180

باب النساء

عزمِ مصمم	182
اکبر الہٰ آبادی مرحوم کے شعر پر تضمین کی گئی نظم	183
دیدار اپنا سب کو کرانا عجیب ہے	186
اللہ نے جو بخشی ہے نعمت زبان کی	188
جو پردے سے رہائی دے رہا ہے	189
بن کے والد کی نظر کا نور رہنا چاہیئے	190
حق تعالیٰ کی رضا مقصود ہو ہر بات میں	191
چراغ دیکھ کے توہینِ آفتاب نہ کر	192
آنکھیں اگر ہیں پاک تو از خود جھکا کریں	193
مری مائیں بہنیں سراپا حیا ہیں	194

باسمہٖ تعالیٰ شانہٗ

HAKIM MUHAMMAD AKHTAR

NAZIM
MAJLIS-E-ISHATUL HAQ

KHANQAH IMDADIA ASHRAFIA
ASHRAFUL MADARIS
GULSHAN-E-IQBAL-2, KARACHI.
P.O.BOX NO. 11182
PHONES : 4981958

حکیم محمد اختر عفا اللہ عنہ
ناظم، مجلسِ اِشاعۃُ الحق
خانقاہ امدادیہ اشرفیہ / اشرف المدارس
ایس ٹی ۱-اے، گلشن اقبال بلاک ۲، کراچی
پوسٹ بکس نمبر ۱۱۱۸۲
فون: ۴۹۸۱۹۵۸

عزیزم شاہین اقبال اثر مسلمہ فطری شاعر ہیں۔ ان کی شاعری کی سب سے بڑی خوبی سادگی اور اثر انگیزی ہے اور اس کا مقصد اصلاح ہے۔ سادہ شعر کہنا بظاہر آسان ہے لیکن اس کا شعر ہونا مشکل ہے لیکن ان کا شعر سادگی کے باوجود نہایت حسین اور بہ آب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را کا مصداق ہے۔ غرض کلام اثر نہایت پُر اثر ہے۔

چونکہ وہ بچپن ہی سے راہ سلوک میں داخل ہیں وہ اس راہ کے رہرو بھی ہیں اور رہبر بھی اس لئے عشق الٰہی ان کی رگ و پے میں ہے جس کی طرف وہ امت کو نہایت درد دل سے دعوت دیتے ہیں خصوصاً نوجوانوں کے لئے ان کا کلام دین کی طرف نہایت حسین پیغام عمل ہے جس کو سن کر دل متاثر اور آنکھیں آبدیدہ ہوئے بغیر نہیں رہتیں۔ ان کی نظم آج کے نوجوان سن لے میری فغاں اس کی مثال ہے۔

اور ایک خاص بات یہ ہے کہ شیخ کے ساتھ سالک کو جو قلبی تعلق ہونا چاہیے ان کے اشعار اس شدید محبت کے آئینہ دار ہیں اور جملہ سالکین کو سبق دے رہے ہیں کہ وہ ان سے اپنے مشایخ کی محبت سیکھیں کیونکہ اس راہ میں شیخ کی محبت تمام مقامات قرب کی مفتاح ہے۔

اللہ تعالیٰ مخلوق کو ان کے کلام سے استفادہ کی توفیق بخشیں اور قبول فرمائیں اور قیامت تک کے لئے صدقۂ جاریہ بنائیں آمین

محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

CS CamScanner

اظہارِ خیال

حضرت جناب خالد اقبال تائبؔ جونپوری دامت برکاتہم

بقول اردو ادب کے ایک معروف نقاد "عام آدمی کے پاس دل ہے، زبان نہیں، شاعر کے پاس دل بھی ہے زبان بھی ہے یا یوں کہیے عام آدمیوں کے پاس ایک بے زبان دل ہے اور شاعر کے پاس بولتا ہو دل" اور میرے خیال میں جب یہی بولتا ہوا دل کسی اہلِ دل کا صحبت یافتہ بھی ہو اور فیض یافتہ بھی تو شاہین اقبال اثرؔ کی صورت میں کلام کرے گا جو چھوٹوں کو عاجز اپنے ہم عصروں کو پریشان اور بڑوں کو حیران کر دے گا۔

شاہین اقبال اثرؔ کی شاعری کا حاصل لوگوں کو ماضی تمنائی کے تنگ دائرے سے نکال کر مستقبل کے روشن مناروں سے روشناس کرانا اوران کے حصول کے لئے خود سمیت ہر ایک کو عزم مصمم اور سعی پیہم کی دعوت دینا ہے۔ اس کا شیوۂ گفتار دوستانہ مگر انداز ناصحانہ ہے۔ بزم سے رزم تک اس کے لہجے کی گونج سننے والوں کو اپنی جانب مائل کر رہی ہے۔ اس کے تازہ اور شیریں نغمے خوابیدہ ذہنوں کو بیدار کرنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں اور یہ سب کچھ اثر ہے رومیٔ دوراں مرشدِ کامل عارف باللہ حضرتِ اقدس شاہ مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم وعمت فیوضھم کی تربیت و دعا کا۔

یہ امر میرے لئے باعثِ مسرت بھی ہے اور حیران کن بھی کہ روحِ سلوک کے بعد اب بیک وقت اثرؔ کے دو مجموعہ ہائے کلام "میں اللہ سے ڈرتا ہوں" اور "تو عاشقِ رسول ﷺ ہے" قارئینِ شعر وادب کے ذوق کی تسکین کا سامان بن رہے ہیں۔ حق تعالیٰ شرفِ قبول کے پھولوں سے دامنِ اثرؔ کو بھر دیں اور اسے یوں ہی تا عمر گلکاریوں میں مصروف رکھیں۔ (آمین)

ڈھیر ساری دعاؤں کی پتیاں نچھاور کرتا ہوا

تائبؔ جونپوری عفی اللہ عنہ

پیشِ لفظ

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے جو وحدہ لاشریک اور قادرِ مطلق ہے اور درود و سلام اس ہستی پر جس کے بارے میں شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر صلی اللہ علی النبی الاُمّی۔ بعدہٗ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ، (جس نے بندوں کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کیا) لہٰذا اگر بندہ اپنے شیخ و مربی عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ العالی کا ممنونِ احسان نہ ہو تو اس سے بڑی ناشکری اور کیا ہو گی جبکہ بندہ روحانی طور پر مردہ تھا، اس مسیحائے وقت ہی نے حیاتِ نو عطا کی اور ذرۂ ناکارہ کو اپنی شعاعِ بصیرت سے چمکا دیا۔ بندے کا حالیہ مجموعہ ہی نہیں بلکہ تمام کے تمام اشعار اس آفتابِ جہاں تاب کی لازوال کرنوں سے مستفاد ہیں۔ جیسا کہ ناچیز نے عرض کیا۔

ساقی تری نگاہ کا صدقہ ہے کیفِ جام
مستی ترے بغیر نہ نعرہ ترے بغیر

یہ صرف شاعری نہیں بلکہ ایسے حقائق ہیں جن کا ادراک بغیر تجربہ کے ناممکن ہے۔

بقول حضرت خواجہ مجذوبؒ

جس قلب کی گرمی نے دل پھونک دیئے لاکھوں
اس قلب میں یا اللہ کیا آگ بھری ہو گی

پیشِ نظر کتاب جو ایک طویل مدت تک طباعت کے دشوار گزار مراحل طے کرتی ہوئی آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس میں بندے کے کچھ ایسے اشعار بھی شامل ہیں جو شاعری کے ابتدائی دور کے ہیں اور اگرچہ ہلکے پھلکے ہیں مگر ان کی افادیت کے پیشِ نظر انہیں کتاب کی زینت بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تقریباً سب ہی اشعار تازہ ہیں مگر وہ بھی بہت زیادہ بھاری بھرکم نہیں ہیں بلکہ عام فہم ہیں۔ وجہ ظاہر ہے کہ جن حضرات نے قطبِ زمانہ، رومیٔ ثانی، عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ العالی کی مجالس میں شرکت کی ہو وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضرتِ اقدس اس کا کس قدر اہتمام فرماتے ہیں کہ آسان سے آسان اردو میں لوگوں تک بات پہنچائی جائے

یہاں تک کہ بعض دفعہ کسی خادم نے کہا کہ ڈاڑھی ایک مشت رکھنی چاہیئے تو حضرتِ والا نے فرمایا کہ مشت کا مطلب بتاؤ بلکہ مٹھی کہو نیز جب بھی کسی نے اشعار کے دوران بت کا لفظ استعمال کیا تو شاید ہی کبھی ایسا ہوا ہو کہ حضرت نے نہ فرمایا ہو کہ بت کے معنی بتاؤ یعنی فانی حسین یا حسینہ پھر اس کی بھی تشریح کرو کہ عورت حسین ہو یا نہ ہو اس کی طرف تو مطلق نظر جائز نہیں، امرد یعنی وہ لڑکے جن کی ڈاڑھی مونچھ نہ آئی ہو یا اگر چہ آ بھی گئی ہو مگر اس کی طرف میلان ہوتا ہو تو وہ بھی امرد یعنی بت کے حکم میں ہے، بعض مرتبہ ان الفاظ کو تین بار دہرانے کا حکم ہوتا ہے تا کہ یہ باتیں لوگوں کے دلوں میں اتر جائیں۔ اس طرح کی بے شمار مثالیں موجود ہیں لہٰذا حضرتِ اقدس کی تعلیمات کی روشنی میں ناچیز کا نقطۂ نظر شاعری کے بارے میں بھی یہی ہے کہ وہ اتنی آسان ہو کہ ہر خاص و عام کی سمجھ میں آسکے کیونکہ اکثر عوام کو شعراء سے یہ شکوہ رہا ہے کہ (مگر ان کا کہا یا آپ سمجھیں یا خدا سمجھے) اور جب کوئی چیز سمجھ ہی نہ آئے تو کوئی پڑھے کیونکر، اور غالباً یہی وجہ ہے کہ ہمارے کالج و یونیورسٹی کے بیشتر اعلیٰ تعلیم یافتہ طلبہ شعر و سخن سے نابلد بلکہ اگر کہا جائے کہ متنفر ہیں تو مبالغہ نہ ہوگا۔

لہٰذا ناچیز نے انہیں وجوہ کی بنا پر نظیر اکبر آبادی کی پیروی کرتے ہوئے ایسے الفاظ بھی استعمال کئے ہیں جو بظاہر سوقیانہ (بازاری) محسوس ہوتے ہیں مگر جس مجبوری اور ضرورت کا ذکر مندرجہ بالا عبارت میں کیا جا چکا اس سے واضح ہے کہ بندے کا مقصود یہ ہے کہ ہر خاص و عام با آسانی ان اشعار کو سمجھ سکے کیونکہ سمجھنے کے بعد ہی عمل کی توقع کی جا سکتی ہے لیکن یاد رہے کہ یہ اشعار اگر چہ پڑھنے میں آسان محسوس ہوں مگر لکھے اتنی آسانی سے نہیں گئے ہیں۔ میں سچ عرض کروں کہ ان اشعار میں صرف دردِ دل ہی نہیں بلکہ میرا خونِ جگر بھی شامل ہے لہٰذا اسے سرسری انداز سے نہ پڑھیں بلکہ کسی مخلص کی فریاد سمجھ کر اس پر غور کریں اور اس کے بعد عمل کی کوشش کریں کہ یہی اس کتاب کا مقصد ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھ سمیت تمام مسلمانانِ عالم کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اس کتاب کے جملہ معاونین کو جزائے عظیم عطا فرمائے اور اس ناچیز کے لئے اس کتاب کو ذخیرۂ آخرت بنائے (آمین)

بندہ شاہین اقبال اثرؔ

CamScanner

حمدِ باری تعالیٰ

بے کیف ہے حیات ترے ذکر کے بغیر
سونی ہے کائنات ترے ذکر کے بغیر

بھولیں جو تیرا نام تو بگڑیں تمام کام
بنتی نہیں ہے بات ترے ذکر کے بغیر

ہے موت بھی حیات تری یاد کے طفیل
ہے زندگی ممات ترے ذکر کے بغیر

ہے روشنیٔ دہر بھی تاریک تیرے بن
ہے دوپہر بھی رات ترے ذکر کے بغیر

سب تیرے امرِ کُن کے ہیں محتاج اے خدا
کیا نیل کیا فرات ترے ذکر کے بغیر

تُو خالقِ قمر ہے تُو ہی خالقِ شکر
پھیکی ہر اک بات ترے ذکر کے بغیر

مشک و گلاب و عود کی خوشبو بجا مگر
کیا بھائیں عطریات ترے ذکر کے بغیر

پنہاں ہے تیری یاد میں ہر منظرِ حسیں
کیا مصر کیا سوات ترے ذکر کے بغیر

CamScanner

حمدِ باری تعالیٰ

نگاہوں میں میری سما میرے مولیٰ مجھے اپنا جلوہ دکھا میرے مولیٰ
کیا میں نے اغیار سے دل کو خالی مرے خانۂ دل میں آ میرے مولیٰ

ملا جب سے مجھ کو ترا عشقِ خوشتر ہٹے وادیٔ عقلِ ناقص کے پتھر
مرا ہر بنِ مو ہوا رشکِ شکر ترا نام جب بھی لیا میرے مولیٰ

جسے میں نے پرکھا جدھر میں نے دیکھا تجھے ہر جگہ جگ میں موجود پایا
تو ہر چیز میں ہے نہاں میرے مالک، تو ہر شے میں جلوہ نما میرے مولیٰ

مری آرزو، خواہشیں، مرے ارماں مری ہر خوشی تیری خوشیوں پہ قرباں
مرے رب، مرے داتا، ملجا و ماویٰ، مرے شاہ میرے خدا میرے مولیٰ

مجھے چاہیئے صرف تیری توجہ نہیں غیر سے مجھ کو کوئی توقع
تجھ ہی سے میں فریاد کرتا ہوں مالک تُو ہی ہے مرا آسرا میرے مولیٰ

کوئی تجھ سے بڑھ کر پیارا نہیں ہے بجز تیرے کوئی سہارا نہیں ہے
مجھے اب جدائی کا یارا نہیں ہے نہ دے فرقتوں کی سزا میرے مولیٰ

یہ مانا کہ بندہ یہ عاصی بڑا ہے مگر تیری رحمت سے پالا پڑا ہے
ترے عشق کا اک سوالی کھڑا ہے شرابِ محبت پلا میرے مولیٰ

میں کب تک نہیں آؤں گا روشنی میں، میں بھٹکوں گا کبتک شبِ تیرگی میں
حقائق کی دنیا دکھا میرے مولیٰ نگاہوں سے پردہ اٹھا میرے مولیٰ

حسینوں میں چین و سکوں غیر ممکن تو ہی خالقِ حسن ہے میرے محسن
ہے دنیائے فانی تو ہرجائی، لیکن، تری ذات ہے باوفا ہے میرے مولیٰ

نعت رسول اکرم ﷺ

آپ پر قرباں یہ فن میرے حضور ﷺ
میرا موضوعِ سخن میرے حضور ﷺ

خارِ کفر و شرک زیرِ پا ہوئے
آپ ہیں رشکِ چمن میرے حضور ﷺ

آپ کے قدموں میں بکھرا دے مجھے
میرا یہ دیوانہ پن میرے حضور ﷺ

ہیں گلستانِ نبوت کے نثار
سنبل و سرو و سمن میرے حضور ﷺ

وہ بھی محبوبِ خدا ہو، جو چلے
آپ کی جیسی چلن میرے حضور ﷺ

کب ملے گی قرب کی ٹھنڈک مجھے
ہے یہی دل میں جلن میرے حضور ﷺ

دنیا و مافیھا سے اب بے خبر
میں ہوں مدحت میں مگن میرے حضور ﷺ

منبعِ تیرہ شبی، کفر و ضلال
روشنیوں کی کرن میرے حضور ﷺ

CamScanner

سنت پر چلو

گر غلامِ شاہِ بطحا ہو تو سنت پر چلو
دعوے دارِ عشقِ مولیٰ ہو تو سنت پر چلو

پیرویٔ شافعِ محشر ﷺ، ہے سامانِ نجات
گر شفاعت حشر میں چاہو تو سنت پر چلو

شرط ہے محبوب ﷺ کے نقشِ قدم کا اتباع
رب کا گر محبوب بننا ہو تو سنت پر چلو

نعت گوئی، جلسۂ سیرت، مبارک ہو مگر
واقعی آقا ﷺ کے شیدا ہو تو سنت پر چلو

نارِ دوزخ سے جو بچنا ہو تو بدعت چھوڑ دو
باغِ جنت کی تمنا ہو تو سنت پر چلو

کس قدر آسان ہے اے دوستو راہِ بہشت
جنت الفردوس چلنا ہو تو سنت پر چلو

گلشنِ سرکار ﷺ کی خوشبو بسا لو روح میں
مشک کی صورت مہکنا ہو تو سنت پر چلو

بعد مرنے کے تو پا ہی جاؤ گے خلدِ بریں
جیتے جی جنت اگر چاہو تو سنت پر چلو

نعت

مجھ فدا کار کو اور کیا چاہیئے
مدحِ سرکار ﷺ کا مشغلہ چاہیئے

صرف اذنِ سفر اے خدا چاہیئے
دردِ ہجرِ نبی ﷺ کی دوا چاہیئے

ہم غلامانِ آقا ﷺ کی منزل ہے خلد
اے فرشتو ہٹو راستہ چاہیئے

مر مٹے سنتِ شاہِ ابرار ﷺ پر
وہ جسے زندگی کا مزہ چاہیئے

حبِّ سرکار ﷺ ہے اذنِ دربار ہے
مجھ کو زادِ سفر اور کیا چاہیئے

تاج و تختِ سلاطیں کی حاجت نہیں
صرف خاکِ درِ مصطفیٰ ﷺ چاہیئے

گر وہ فرمائیں کیا مانگتا ہے بتا
توشۂ حاضری مانگنا چاہیئے

چاہتے تھے جو سرکار ﷺ عشاق سے
آج ہم کو وہی چاہنا چاہیئے

نعت

کرتے نہیں ہیں پیروی آقاﷺ کی بھول کے
دعوے تو سب ہی کرتے ہیں عشقِ رسولﷺ کے

ساز و ادا تو خوب ہے سوزِ دروں نہیں
گلدستہ جیسے ہو بنا خوشبو کے پھول کے

ہنگامہ شور و غل ہے حقیقت نہیں مگر
جیسے کوئی غبارہ ہواؤں سے پھول کے

عشاق کے مذاق سے ہی نابلد ہیں ہم
قابل نہیں ہے عشق ہمارا قبول کے

جو جی میں آئے کرتے ہیں عشاق آج کل
پابند کب ہیں حبِ نبیﷺ کے اصول کے

سنت کی شاہراہ تو مثلِ بہشت ہے
بدعت کی وادیوں میں ہیں کانٹے ببول کے

افضل یہ ہے نبیﷺ پہ پڑھیں ہم درودِ پاک
از خود ہی دور ہوں گے یہ جھگڑے فضول کے

رفعت نبیﷺ کی کوئی بیاں کیا کرے اثر
صدقے ہے جن کی کہکشاں پیروں کی دھول کے

نعت

تا حدِ ابد پھیلا ہوا نورِ ازل ہے
دیکھے نہ کوئی گر تو نگاہوں کا خلل ہے

وہ شاہِ دو عالمﷺ ہیں مگر کوئی بتائے
کیا انﷺ کی رہائش کے لیے کوئی محل ہے

اس جیسا کوئی پھول نگاہوں نے نہ دیکھا
دریائے دوعالم میں وہی رشکِ کنول ہے

طیبہ کی حضوری کی میں تدبیر تو کرلوں
مانا کہ جو تقدیر کا لکھا ہے اٹل ہے

ہم کل کے بھروسے پہ رہے آج تک بے کل
دیکھی کسی انساں نے کہاں آج تک کل ہے

نعتوں سے نہ باتوں سے ہے عشاق کی پہچان
جو عشق کا معیار ہے وہ حسنِ عمل ہے

آقاﷺ کے طریقوں میں ہی مضمر ہے ترقی
امت کے تنزل کے مسائل کا یہ حل ہے

سوچوں جو مقامِ شہِ بطحاﷺ تو تحیُّر
لکھنے کو جو بیٹھوں تو مرا ہاتھ ہی شل ہے

در مدح مخاطب ہوں میں محبوبِ خداﷺ سے
پیرایہ مری نعت کا صد رشکِ غزل ہے

گویا کہ اثر خواب سا میں دیکھ رہا ہوں
روضہ ہے مرے سامنے اور وقتِ اجل ہے

نعت

پھر زمزم و کھجور کا تحفہ ملا مجھے
بھیجا ہوا حضورﷺ کا تحفہ ملا مجھے

میں جب تخیلات میں پہنچا دیارِ علم
ہر ہر نفس شعور کا تحفہ ملا مجھے

نارِ تفکراتِ زمانہ ہوئی ہے سرد
جب سے دیارِ نور کا تحفہ ملا مجھے

بے شک دعا یہاں سے بھی ہوتی تو ہے قبول
لیکن وہاں ظہور کا تحفہ ملا مجھے

وردِ درودِ پاک کے انعام میں اثر
دل میں عجب سُرور کا تحفہ ملا مجھے

نعت

جو پرستارِ رخِ ماہِ مبیں ہو جائے گا
رفتہ رفتہ اس کا چہرہ بھی حسیں ہو جائے گا

وہ نبی بن جائے ایسا تو نہیں ہو جائے گا
ہاں مگر کارِ نبوت کا امیں ہو جائے گا

پیروی اس کی کریں گے وقت کے سلطان بھی
جو مکمل پیروکارِ شاہِ دیں ﷺ ہو جائے گا

رحمت و شفقت سے جو پھیلائے گا دینِ مبیں
ترجمانِ رحمت اللعالمیں ہو جائے گا

جس کو دنیا میں میسر ہو نہ اطمینانِ قلب
راہِ سنت پر چلے تو مطمئیں ہو جائے گا

ارضِ طیبہ کی سکونت ہوگئی جس کو نصیب
جیتے جی وہ داخلِ خلدِ بریں ہو جائے گا

شافعِ محشر شفاعت حشر میں فرمائیں گے
جو رضا کارِ شفیع المذنبیں ہو جائے گا

جس کے سینے میں مدینے کا قمر ہوگا طلوع
وہ کشادہ قلب اور روشن جبیں ہو جائے گا

نعت

کوئے عشقِ نبیﷺ سے گزرا ہوں
عالمِ بے خودی سے گزرا ہوں

عشقِ آقاﷺ کی مملکت کے لئے
شہرِ دیوانگی سے گزرا ہوں

جہاں حاتم بھی ہے گدا بن کر
اس دیارِ سخی سے گزرا ہوں

لوگ کیا کچھ لٹا گئے ان پر
میں تو اک جان ہی سے گزرا ہوں

عقل کی تیرگی نہ روک سکی
عشق کی روشنی سے گزرا ہوں

راہِ طیبہ میں موت آئی ہے
اک نئی زندگی سے گزرا ہوں

نعت کا فن ہے عشق کی تحریک
فکر کی چاندنی سے گزرا ہوں

علم و حکمت ہے فیضِ امّی لقبﷺ
کوچہ آگہی سے گزرا ہوں

روشنی ہی روشنی میرے حضور ﷺ

چاہتا ہے میرا جی میرے حضور ﷺ
مدح ہو بس آپ کی میرے حضور ﷺ

آپ کا منصب امام الانبیاء
سارے نبیوں کے نبی میرے حضور ﷺ

تیرگی ہی تیرگی دنیائے کفر
روشنی ہی روشنی میرے حضور ﷺ

آپ کی روشن جبیں کو دیکھ کر
منہ چھپائے چاندنی میرے حضور ﷺ

رشکِ فردوسِ بریں ہے بالیقیں
شہرِ طیبہ کی گلی میرے حضور ﷺ

آپ کی نسبت، مری وجہِ حیات
میری جاں، میرے نبی، میرے حضور ﷺ

پائے اقدس کے قریں نکلے یہ دم
یہ تمنا ہے مری، میرے حضور ﷺ

فوق تر دنیا و مافیھا سے بھی
ایک سنت آپ کی میرے حضور ﷺ

روزِ محشر بھولئے گا مت مجھے
میں بھی ہوں اک امتی میرے حضور ﷺ

کان میں رس گھولتی ہے، آپ کی
گفتگو کی چاشنی میرے حضور ﷺ

آپ ہی کی خاکِ پا سے بنتے ہیں
غوث، ابدال و ولی میرے حضور ﷺ

ہے کہاں وہ آپ کا عالی مقام
اور کہاں یہ شاعری میرے حضور ﷺ

حسرت سے تکتا رہ گیا

زائرِ طیبہ کو یوں حسرت سے تکتا رہ گیا
چل دیئے وہ مسکرا کر میں سسکتا رہ گیا

وہ کہ جیتے جی رسائی پاگئے منزل تلک
اور میں راہِ تخیل میں بھٹکتا رہ گیا

روحِ عشاقِ شہِ بطحہ ﷺ تڑپتی رہ گئی
شعلہءِ شوقِ حضوری یوں بھڑکتا رہ گیا

یہ وفورِ عشق کی تقصیر ہے میری نہیں
جانیں میں کیا کیا جنوں میں آج بکتا رہ گیا

اوپر اوپر حوصلوں کی برف رکھی تھی مگر
اندر اندر لاوہَ مہجوری پکتا رہ گیا

باطناً سوزِ دروں کا ہے اثر آہ و فغاں
ظاہراً تو باغ میں بلبل چہکتا رہ گیا

باوجودِ کوششِ ضبطِ غمِ ہجراں آثر
آپ کی آنکھوں کا پیمانہ چھلکتا رہ گیا

اصلاحی اشعار

گر حواسِ خمسہ پہ کر دے تو اسلامی نفاذ
تب میں مانوں گا کہ تیرا جسم پاکستان ہے

CamScanner

ہے صاحبِ ملفوظ کی صحبت کا مزہ اور

نفلوں کا مزہ اور عبادت کا مزہ اور
لیکن ہے نگاہوں کی حفاظت کا مزہ اور

ایمان ہے جنت بڑا انعام ہے لیکن
ہے خالقِ جنت کی معیّت کا مزہ اور

طاعات و عبادات کی لذات ہیں ظاہر
ہوتا ہے مگر قربِ ندامت کا مزہ اور

کرتا ہے کوئی آہ و فغاں دور سے لیکن
چپکے کوئی لیتا ہے محبت کا مزہ اور

گو ظاہری لذت ہے بہت حرص و ہوس میں
ہوتا ہے مگر صبر و قناعت کا مزہ اور

یوں وعظ تو کرتے ہیں کئی واعظِ خوش لحن
ہے مصلحِ کامل کی نصیحت کا مزہ اور

کیسٹ کے کتابوں کے فوائد ہیں مُسلّم
ہے صاحبِ ملفوظ کی صحبت کا مزہ اور

مجلس بھی مفید آپ کی تنہائی بھی نافع
جلوت کا مزہ اور ہے خلوت کا مزہ اور

گر اپنی مرادوں کو مرید آگ لگا دے
ہوتا ہے اثر ایسی ارادت کا مزہ اور

مسلماں جس دن مسلماں ہوگا

یقیناً ترا دوست رحمٰن ہوگا
تو گر دشمنِ نفس و شیطان ہوگا

سفر راہِ عقبیٰ کا آسان ہوگا
اگر مختصر ساز و سامان ہوگا

اگر عیب والوں سے نسبت رہے گی
ترا دونوں عالم میں نقصان ہوگا

وہ کیا حسنِ ظاہر کو خاطر میں لائے
اثر غیب پر جس کا ایمان ہوگا

جہاں پر شریعت بنے بارِ خاطر
یقیناً محبت کا فقدان ہوگا

پری چہروں کے چکروں میں پھرا گر
تُو سن لے بہت ہی پریشان ہوگا

اگر جیت لے نفس و شیطاں سے کشتی
ترے ہاتھ تقویٰ کا میدان ہوگا

شہنشاہ جس دل میں تشریف لائے
بلا تاج و کرسی کے سلطان ہوگا

خدا کو جو ڈھونڈے گا چشمِ خرد سے
تو کچھ بھی نہ پائے گا حیران ہوگا

سو خود آپ مرجائے گا کفرِ کافر
مسلمان جس دن مسلمان ہوگا

جو راہِ طریقت کو اپنائے گا تُو
تو چلنا شریعت پہ آسان ہوگا

ملے گا یقیناً وہ جانِ تمنا
شکستہ جونہی دل کا ارمان ہوگا

جو ہرجائی ہے بزم میں وہ نہ بیٹھے
محبت کے منبر سے اعلان ہوگا

جو راہِ شریعت سے بھٹکی ذرا بھی
طریقت کی گاڑی کا چالان ہوگا

آثؔر گر یونہی شعر کہتے رہے تم
بہت جلد اک اور دیوان ہوگا

پُرسش ہے آدمی کی فقط اختیار تک

پہنچیں گے کس طرح سے وہ پروردگار تک
بعد از گناہ لیتے نہیں جو ڈکار تک

کرنا پڑا نہ اپنی نگاہوں کو چار تک
پلکیں جھکیں رسائی ہوئی حسنِ یار تک

آنکھیں ہیں گر تو خالقِ شمس و قمر کو ڈھونڈ
محدود کیوں ہے گردشِ لیل و نہار تک

قائم کرے جو صاحبِ گلشن سے رابطہ
پہنچے گا بالیقین وہ جانِ بہار تک

بوئے مئے عُناب چھپالے اگر کوئی
لے جائے گا کہاں وہ نگہ کا خمار تک

بس میں نہیں جو کام تو اس پر نہیں گرفت
پُرسش ہے آدمی کی فقط اختیار تک

زیادہ بات

ضرورت سے زیادہ بات کرتے ہیں
آخر ناقدریٔ اوقات کرتے ہیں

فرشتے رشک کرتے ہیں کبھی ہم پر
کبھی ابلیس کو ہم مات کرتے ہیں

آخر پھر نفس نے دی دعوتِ عصیاں
چلو پھر اس سے دو دو ہاتھ کرتے ہیں

وہی مخدوم بنتے ہیں زمانے میں
جو اہل اللہ کی خدمات کرتے ہیں

انہیں کو لذتِ دنیا بھی ملتی ہے
جو ذکرِ خالقِ لذات کرتے ہیں

وہی ملتا ہے جو قسمت کا لکھا ہے
آخر محنت تو ہم دن رات کرتے ہیں

تری راہ کتنی مزے دار ہے

یہ دل شوقِ منزل سے سرشار ہے
تری راہ کتنی مزے دار ہے

جسے دیکھو غم کا خریدار ہے
کہ ان کی خوشی کا بیوپار ہے

اثر نفس سے یوں خبردار ہے
کہ ہر وقت خطرے سے دوچار ہے

اِدھر بندگی ہے اُدھر عار ہے
یہاں نور ہے اور وہاں نار ہے

کوئی جی چرائے کوئی جان دے
اک ہرجائی ہے اک وفادار ہے

نہ گھبرا کبھی قبضِ باطن سے تُو
یہ بحرِ طریقت کا منجدھار ہے

فقط اک وہی ہم کو پیارے نہیں
ہمیں انکے پیاروں سے بھی پیار ہے

چھلکتا ہے آنکھوں سے دل کا سرور
بھلا عشق پابندِ گفتار ہے

خودی کو خدا پر لٹاتا نہیں
خدا جانے تُو کیسا خوددار ہے

چیونٹی کو بھی جو اذیت نہ دے
یقیناً وہی شخص ابرار ہے

یہ دستور ہے دستِ مرشد کو تھام
یہ مانا ترے سر پہ دستار ہے

رہِ شوق کا ہمسفر عاجزی
رہِ شوق کا سنگ پندار ہے

میں بندہ ہوں بے بس ہوں لاچار ہوں
تُو خواجہ ہے مالک ہے مختار ہے

اگر اتباعِ شریعت نہیں
لبادہ طریقت کا بے کار ہے

CamScanner

یہاں خشکیوں کا گزارہ نہیں
یہ عشق و محبت کا دربار ہے

کثیر المعانی بھی بن جائے جو
بہت بہتریں وہ خطا کار ہے

یہ آہیں یہ نالے یہ اشکِ رواں
کسی کی محبت کا اظہار ہے

خشیت کی گاڑی ہے دھکے کا نام
محبت بڑی تیز رفتار ہے

خدا کو ہے محبوب عفو و کرم
مرے پاس عصیاں کا انبار ہے

تُو جاری کرے اپنا محبوب عمل
معافی کا بندہ طلب گار ہے

ہے کیا چیز خونِ تمنا کہ جب
آثر جان دینے کو تیار ہے

قیمتی

منزلِ راہِ حق کا سفر قیمتی
راستہ، راہرو، راہبر قیمتی

عشقِ خیر البشر ﷺ کی کرامت ہے یہ
یوں ہی ہوتا نہیں ہر بشر قیمتی

یہ تو معلوم ہو جائے گا جا کے واں
لمحہ ہے یاں کس قدر قیمتی

جو ترے راستے میں قلم ہو گیا
اس سے بڑھ کر نہیں کوئی سر قیمتی

آدمیت سے ہو جائے وہ مالا مال
آدمی بننا چاہے اگر قیمتی

دین و دنیا میں کر ایک کا انتخاب
یا اِدھر اہلِ زر یا اُدھر قیمتی

بے ہنر ہی سمجھتا ہوں خود کو سدا
ہے مرے پاس بھی اک ہنر قیمتی

عشقِ خدائے پاک اشد ہونا چاہیے

مانا کہ معصیت کا تقاضا شدید ہے
لیکن مرے خدا کی جو اس پر وعید ہے

وہ اپنے نام لیوا کو دوزخ میں ڈال دیں
ہرگز نہیں یہ ان کے کرم سے بعید ہے

قلب و نظر کا پاس رکھو اور ولی بنو
نسخہ حکیمِ عصر کا کتنا مفید ہے

عشقِ خدائے پاک اشد ہونا چاہیے
دنیا سے لاکھ ہم کو محبت شدید ہے

جو غم کہ ان کی راہ میں حاصل ہو دوستو
وہ غم تو عاشقوں کے لئے رشکِ عید ہے

جتنے گناہ کر لو ہوس بڑھتی جائے گی
اس نفس کا مزاج بھی ھل مِن مزید ہے

اصلاحِ باطنی کے تقاضوں کے ساتھ ساتھ
اسبابِ ظاہری کی ضرورت شدید ہے

ہٹ دھرمیٔ یہود و نصاریٰ ہے وہ مرض
جس کا علاج صرف، دوائے حدید ہے

ذاتِ خدا قدیم ہے کیا کیجئے جناب
مجھ کو یہ علم ہے کہ زمانہ جدید ہے

پھر کیا عجب کہ ذرہ چمک اٹھا رشکِ نجم
خورشید کی نگاہ سے جو مستفید ہے

دعویٔ عشقِ شیخ سے ہرگز بجا نہیں
جب تک اثر تو نفسِ عدو کا مرید ہے

عشق کا چشمہ لگا کر دیکھیے

عقل کی عینک ہٹا کر دیکھیے
عشق کا چشمہ لگا کر دیکھیے

دیکھنے کا لطف تو جب آئے گا
خود کو دیوانہ بنا کر دیکھیے

بٹ رہی ہے مفت خمرِ معرفت
شیخ کی محفل میں آ کر دیکھیے

روشنی ہی روشنی ہو جائے گی
خون ارماں کا جلا کر دیکھیے

روح کی پاکیزگی مطلوب ہے
اپنے اشکوں میں نہا کر دیکھیے

دیکھیے مت یا تو اس خندیدہ کو
دیکھیے تو مسکرا کر دیکھیے

قربِ حق کی سلطنت مل جائے گی
اشک کے موتی بہا کر دیکھیے

ساری دنیا مان جائے گی آثر
اپنے مولیٰ کو منا کر دیکھیے

مجبورِ محبت بن جائے

نیکیوں کا جو تقاضا ہے طبیعت بن جائے
معصیت میرے لئے ایک مصیبت بن جائے

وہ جو احکامِ شریعت پہ عمل پیرا ہو
اس کا ہر فعل نہ کیوں وعظ و نصیحت بن جائے

ہے اثر حسنِ عقیدت بھی بڑی چیز مگر
لطف تو جب ہے کہ مجبورِ محبت بن جائے

اس لئے بستی عشاق بسائی میں نے
دل مرا اہلِ محبت کی ریاست بن جائے

جو طبیعت ہی کو پابندِ شریعت کر لے
پھر شریعت نہ بھلا کیسے طبیعت بن جائے

شیخِ کامل سے جو منسوب ہو صدقِ دل سے
آن کی آن میں وہ صاحبِ نسبت بن جائے

گر نہیں پیروِ سنت تو فقط دھوکا ہے
لاکھ انسان کوئی اہلِ کرامت بن جائے

جس کی ہر سانس فدا خالقِ انفاس پہ ہو
اس کی ہر سانس نہ کیوں رشکِ عبادت بن جائے

صرف آسان نہیں راہِ شریعت ہو لذیذ
شیخ کا عشق اثر جس کی طبیعت بن جائے

فرصت تو قبر ہی میں ملے گی قضا کے بعد

قلب و نظر میں دور تک بس اک خدا کے بعد
اب دوسرا نہیں ہے شہِ دوسرا ﷺ کے بعد

تھی تیرگی ہی تیرگی نور الہدیٰ سے قبل
ہے روشنی ہی روشنی شمس الضحیٰ کے بعد

رزقِ حلال عین عبادت ضرور ہے
لیکن نماز و روزہ و حج و زکوٰہ کے بعد

مانا کہ والدین کی لازم ہے اطاعت
لیکن اے میرے دوستو حکمِ خدا کے بعد

اشراق و اوّابین و تہجد کا ہے مقام
پر فرض و واجباتِ گزشتہ قضا کے بعد

آنکھوں پہ رکھیۓ آپ عطائے کریم کو
ہاتھوں کو اپنے چہرے پہ ملیۓ دعا کے بعد

دارالعمل کہ بیم و رجاء کا مقام ہے
خوشیاں تو ہم منائیں گے روزِ جزا کے بعد

دنیا میں تو نکالنا پڑتا ہے وقت کو
فرصت تو قبر ہی میں ملے گی قضا کے بعد

صحت نہیں ملی یہ شکایت فضول ہے
پرہیز گر تو کرتا نہیں ہے دوا کے بعد

بعداز معافی اس پہ عطا کا نزول ہو
توبہ کرے جو دل سے صدورِ خطا کے بعد

دنیا تمام مل کے بگاڑے گی میرا کیا
دنیا سے بے نیاز ہوں تیری رضا کے بعد

ہرجائیوں کے واسطے سجتا نہیں چمن
دنیا اجاڑ دیں گے وہ اہلِ وفا کے بعد

عشقِ مولیٰ میں زبردست توانائی ہے

شیخ ہیں محفلِ احباب ہے شیدائی ہے
پھول ہے گلشنِ اقبال ہے رعنائی ہے

قلب و قالب بھی ہیں محفوظ اسی سالک کے
جس نے نظروں کی حفاظت کی قسم کھائی ہے

عشقِ لیلیٰ میں ہے کمزورئ صحت مضمر
عشقِ مولیٰ میں زبردست توانائی ہے

خواہش بد کے محلات کو ویران کیا
تب کہیں دل کے گلستاں میں بہار آئی ہے

قلبِ مردہ کو نگاہوں سے عطا کی ہے حیات
کیا عجب میرے مسیحا کی مسیحائی ہے

عمرِ رفتہ کی غلاظت پہ پشیمان ہوا
جس نے اک بار بھی موتی کی غذا کھائی ہے

یادِ محبوب جب آئی تو بڑھا دردِ دل
عشق کی چوٹ بھی گویا کوئی پروائی ہے

جو بھی ڈوبا تو ابھرنے کا نہ سوچا اس نے
بحرِ الفت میں نہ پوچھو بڑی گہرائی ہے

غیر سے دل کے لگانے میں ہے رسوائی کا ڈر
آپ سے عشق نہ کرنا مری رسوائی ہے

حسنِ فانی کے تعلق کا تصور بھی گراں
خالقِ حسنِ ازل سے جو شناسائی ہے

جلوہ افروز وہ گلشن میں یقیناً ہیں آثر
ان کو محبوب مگر نالۂ صحرائی ہے

پھولوں کی طرح

دربدر بھٹکیں نہ آوارہ بگولوں کی طرح
زندگی ہم بھی گزاریں بااصولوں کی طرح

اقتدائے صاحبِ گلشن کریں ہر گام پر
راستہ آسان ہوجائے گا پھولوں کی طرح

طائرِ قدسی کے قدموں سے چمٹ جائیں گے جو
شاخِ تقویٰ پر وہی جھولیں گے جھولوں کی طرح

CS CamScanner

دور سے راستہ دشوار نظر آتا ہے

حسنِ فانی کا پرستار نظر آتا ہے
عشق رسوا سرِ بازار نظر آتا ہے

سہل ہو جائے گی منزل تُو کبھی چل کر دیکھ
دور سے راستہ دشوار نظر آتا ہے

گلشنِ عشق کے مالی کی کرامت دیکھو
ہر شجر مجھ کو ثمربار نظر آتا ہے

برکت ریش سے سردار کہا جاتا ہے سکھ
اور مسلمان سرِ دار نظر آتا ہے

تیری دزدیدہ نگاہی نے کیا افشا راز
شوق ناقابلِ اظہار نظر آتا ہے

چشمِ شاہین کہ مرکوز بہ حیٔ و قیوم
گدھ کو مردار ہی مردار نظر آتا ہے

اس کو عشاقِ حقیقی کی ہے صحبت لازم
زہد و تقویٰ سے جو بیزار نظر آتا ہے

پاس انفاس کہ حاصل ہے اسی کو جو اثر
نفس سے برسرِ پیکار نظر آتا ہے

آگ پیٹرول سے بجھاتا ہے

خالقِ حسن کو وہ پاتا ہے
جو حسینوں سے دل بچاتا ہے

جس کو ذکرِ خدا نہ یاد رہے
آپ اپنا بھی بھول جاتا ہے

تُو گناہوں میں ڈھونڈتا ہے سکوں
آگ پیٹرول سے بجھاتا ہے

ان کا دیوانہ ان کے رستے میں
زخم کھاتا ہے مسکراتا ہے

تیرے عشاق کی جو ہے فہرست
اس میں میرا بھی نام آتا ہے

مرے محبوب کو محبوب ہے محبوب کی صورت

بناؤں کس لئے پھر میں بھلا مغضوب کی صورت
مرے محبوب کو محبوب ہے محبوب کی صورت

رخِ نازک پہ لگتی ہے اثر جب استرے کی ضرب
دکھائی دیتا ہے گویا کسی مضروب کی صورت

کہاں پھر انتساب آخر مناسب ہے نبی ﷺ کے ساتھ
اگر نسبت نہیں رکھتی کسی منسوب کی صورت

کسی کو آخرت کا غم کسی کو ڈر ہے دنیا کا
کسی پر دین غالب ہے کوئی مغلوب کی صورت

مرے سرکار ﷺ کی سنت مکرم ہے منور ہے
سمجھتے ہیں اسے پھر آپ کیوں معیوب کی صورت

مخالف شکل کیوں ہے باوجودِ دعویٰ الفت
پسند آئی نہیں کیا آپ کو محبوب کی صورت

ہوئی تخلیق کچھ ایسی کہ جیسا آپ نے چاہا
مرے سرکار ﷺ کو رب نے عطا کیا خوب کی صورت

خس و خاشاکِ دربارِ نبی ﷺ سے دوستی رہتی
پڑا رہتا میں روضے میں کسی جاروب کی صورت

سننے کیلئے آتے ہیں

پھول ملفوظ کے چننے کے لئے آتے ہیں
ہم سنانے نہیں سننے کے لئے آتے ہیں

جو ہیں ٹھنڈے انہیں ملتی ہے یہاں گرمیٔ عشق
جو جلے دل ہیں وہ بھننے کے لئے آتے ہیں

کہیں بکھریں نہ اثرؔ حسنِ عمل کے موتی
ہار اخلاص کے بُننے کے لئے آتے ہیں

جیسے ابا کو تو اصلاح کی حاجت ہی نہیں
دعا کروانے وہ مُنّے کے لئے آتے ہیں

قابلِ وجد ہے مرشد کی گہر افشانی
سر اثرؔ نثر پہ دھننے کے لئے آتے ہیں

نخلِ ثمر بار

ماحول کے بہاؤ میں ہمت کو ہار کے
بہتے رہو نہ ماہیء مردار کی طرح

سنت کو ترک کرکے سرِدار کیوں رہو
عزت ہے اتباع میں سردار کی طرح

کب تک ہو نقلِ نامِ گرامی پہ اکتفا
کچھ کام بھی ہو یاسر و عمار کی طرح

پہنو عمامہ مومنِ کامل کی مثل اب
ٹائی نہ باندھو دوستو زنّار کی طرح

سب جانتے ہیں مردِ مسلمان کا وجود
ہوتا ہے جگ میں نخلِ ثمر بار کی طرح

بصارت آنکھ کی دے کر بصیرت دل کی پاتے ہیں

جو دل پر زخم کھاتے ہیں نگاہوں کو بچاتے ہیں
انہیں وہ اپنے قربِ خاص کی لذت چکھاتے ہیں

جو غیروں سے بچا کر دل کو مولیٰ سے لگاتے ہیں
تو وہ دونوں جہاں میں چین کی بنسی بجاتے ہیں

خسارے میں نہیں رہتے ہیں یہ اہلِ نظر ہرگز
بصارت آنکھ کی دے کر بصیرت دل کی پاتے ہیں

جنہیں معلوم ہے زیرِ طبق مخفی غلاظت ہے
وہ کالے بال گورے گال سے کب دھوکہ کھاتے ہیں

جو باغِ سنتِ آقا سجائیں اپنے چہروں پر
وہ دنیا میں بھی پھلتے پھولتے ہیں لہلہاتے ہیں

یہاں پر عشق و مستی تابعِ حکمِ شریعت ہے
وہ اہلِ عقل و دانش کو بھی دیوانہ بناتے ہیں

ہمارا سابقہ ہر ہر قدم پر ہے شہادت سے
ہمیں اہلِ جہاں دار و رسن سے کیا ڈراتے ہیں

شریعت اور طریقت کا تلازم لازمی شے ہے
مگر افسانہ گو، اکثر حقیقت بھول جاتے ہیں

تب میں مانوں گا کہ تیرا جسم پاکستان ہے

بدنگاہی کرنے والا رب کا نافرمان ہے
آنکھ کا زانی ہے اور ملعون ہے شیطان ہے

اپنے بندوں کو بچایا آپ نے رسوائی سے
حکم یہ غضِ بصر کا آپ کا احسان ہے

کاروبارِ حسنِ فانی کا کریں گر تجزیہ
فائدہ کچھ بھی نہیں نقصان ہی نقصان ہے

کشتیٔ نوحِ زمانہ میں اماں پا جاؤ گے
بحرِ دل میں لاکھ مد و جزر ہے طوفان ہے

دل کے پہلو سے نکلنے کی شکایت کس لئے
آپ خود کیجئے حفاظت آپ کا سامان ہے

چھوڑ کر محسن کو اہلِ حسن کی جانب نظر
اور اس پر آرزوئے درجۂ احسان ہے

جس میں بسنا تھا خدا کو بت ہوئے اس میں مکیں
کعبۂ دل جس کو بننا تھا وہ ہندوستان ہے

آرزو ارمان خواہش کی فدا کاری ہے کیا
جان جس کی اک نگاہِ شیخ پر قربان ہے

دیکھتے ہی اک نظر اللہ آجاتا ہے یاد
اصل میں اللہ والوں کی یہی پہچان ہے

حسن کا ساماں میسر ہو تو جھک جائے نظر
بارِ نسبت تولنے کا بس یہی میزان ہے

عقل والے کیوں ہیں میرے حال پر حیرت زدہ
ان سے کہہ دو یہ کسی کے عشق کا فیضان ہے

اس کو کیا خیرہ کرے گی حسنِ فانی کی چمک
جس کے دل میں خالقِ شمس و قمر مہمان ہے

وسوسہ ہے نفس کا عزمِ مصمم تو نہیں
وقتِ توبہ جو شکستِ توبہ کا امکان ہے

گامزن ہیں دونوں مل کر اک فنائیت کی سمت
دارِ فانی میزباں ہے آدمی مہمان ہے

دوست دشمن کافر و مشرک سبھی مرزوق ہیں
واہ میرے پالنے والے تری کیا شان ہے

کاش ہر سجدے میں ہم کو اس کا استحضار ہو
پاک ہے اور میرے رب کی ذات عالی شان ہے

گر حواس خمسہ پہ کر دے تو اسلامی نفاذ
تب میں مانوں گا کہ تیرا جسم پاکستان ہے

شکل سے مشکل میں پھنستا ہے تو چلتا ہے پتہ
منبروں سے شاعری کرنا بہت آسان ہے

خالقِ جنت کے کم ہیں چاہنے والے اثرؔ
حور کا عاشق ہے کوئی طالبِ غلمان ہے

پانی نہ گزر جائے کہیں عشق کے سر سے

چلتا نہیں ہے کام عدم قصدِ نظر سے
قصدِ عدم نظر کا تقاضا ہے بشر سے

اے حسنِ مجازی کی توجہ کے طلب گار
جوتا نہ کہیں کھوپڑیٔ عشق پہ برسے

شب بھر تو کماتا ہے تُو طاعات کی دولت
اور دن میں لٹا دیتا ہے سب اپنی نظر سے

آسان ہے یہ ترکِ معاصی کا طریقہ
بے وجہ کوئی شخص بھی نکلے نہیں گھر سے

پابند جو کرتا نہیں خود اپنی نظر کو
گرتا ہے بہت جلد وہ لوگوں کی نظر سے

کیوں محلِ تقدس نہ ہو خاکسترِ عصیاں
جل سکتا ہے جب آشیاں معمولی شرر سے

پھر خشک نہ ہوجائے کہیں حسن کا پانی
پانی نہ گزر جائے کہیں عشق کے سر سے

ڈر ہے کہ کہیں جاں سے گزر جائے نہ خود بھی
نظروں کو اٹھا کر نہ گزر راہ گزر سے

کیوں رشکِ گلستاں نہ ہو اس باغ کا ہر پھول
مالی نے جو سینچا ہے اسے خونِ جگر سے

ویران نظر آئے گی پھر عقل کی وادی
سالک کا گزر ہوگا جونہی عشق نگر سے

ظاہر ہے ہر اک لفظ سے صحبت کا تأثر
تأثیرِ مؤثر کوئی پوچھے نہ اثر سے

پا جائے گا قربت وہ آخر کعبے کے رب کی
دیکھے گا جو مرشد کو محبت کی نظر سے

قطعہ

ہو جس کے سامنے خورشید وہ آنکھ
چراغوں کی طرف کب دیکھتی ہے

شہنشاہِ جہاں ہے دل کے اندر
بلخ کی سلطنت کیا بیچتی ہے

خواہشوں سے طے خدا کا راستہ ہوتا نہیں

سچ ہے لطفِ زندگی سے آشنا ہوتا نہیں
آپ کی نسبت کا پھل جس نے چکھا ہوتا نہیں

جو کسی اللہ والے کی ضمانت لا نہ پائے
قید سے وہ نفس و شیطاں کی رہا ہوتا نہیں

جو بھی ہرجائی ہوا وہ عقل کی وادی میں تھا
سچ ہے اہلِ عشق ہرگز بے وفا ہوتا نہیں

اس کو کبر و عجب و استدراج کرتے ہیں تباہ
حسرتِ نایافت میں جو مبتلا ہوتا نہیں

ان کے رستے میں ہماری جان بھی جائے مگر
بندگیِ حق کا حق ہرگز ادا ہوتا نہیں

منزلِ راہِ خدا میں ہے خودی خود سدِ راہ
بے خودی جس میں نہیں وہ با خدا ہوتا نہیں

اس کی عقل و روح کو بالغ کہا جائے تو کیوں
جو خدا کی ذات ہی سے آشنا ہوتا نہیں

یا تو دل میں بت رہیں گے یا مکیں ہوگا خدا
جس کے دل ایک ہو تو دوسرا ہوتا نہیں

جان دینا کس طرح آئے اسے اللہ پر
جو کسی اللہ والے پر فدا ہوتا نہیں

دردِ نسبت کا ثمر ہے اہلِ حسرت کے لئے
دردِ نسبت اہلِ عشرت کو عطا ہوتا نہیں

کوششِ حسنِ عمل بھی لازمی ہے اے اثرؔ
خواہشوں سے طے خدا کا راستہ ہوتا نہیں

برزمینِ داغ

قلب کو بے قرار کون کرے
اپنی آنکھوں کو چار کون کرے

دل کو نذرِ قمار کون کرے
عشق کا کاروبار کون کرے

بے وفائی ہے اس کی فطرت میں
ایسی دنیا سے پیار کون کرے

تم ہو انجان اپنی جان سے خود
جان تم پر نثار کون کرے

دل میں رہتا ہے ایک جانِ بہار
اب تلاشِ بہار کون کرے

عشق والوں کی موت آئی ہے
حسن والوں سے پیار کون کرے

عشق تو بیکراں سمندر ہے
اس سمندر کو پار کون کرے

روح پر ظلم ڈھا رہے ہیں مگر
نفس دشمن پہ وار کون کرے

CS CamScanner

برزمینِ غالب

دلِ محبّ میں سوائے جہانِ ہُو کیا ہے
نگاہِ عشق میں دنیائے رنگ و بُو کیا ہے

یہاں تو خالقِ خورشید ہے نگاہوں میں
ہوا کرے جو کوئی لاکھ ماہ رُو کیا ہے

ہمیں تو عشق میں سر دار پر سجانا تھا
اگر ہے گردنِ خواہش لہو لہو کیا ہے

جو صرف ظاہری اعضاء تک رہے محدود
جو دل کو پاک نہ کردے تو وہ وضو کیا ہے

بتانِ عالمِ رنگیں کے عارضی عارض
بس اور عاشقِ فانی کی آرزو کیا ہے

تو اپنے نفس کی خواہش کا ہے غلام مگر
تجھے خبر بھی ہے مومن کی آبرو کیا ہے

جو ٹوٹ ٹوٹ نہ جائیں تو خواہشیں کیسی
جو خون خون نہ ہوجائے آرزو کیا ہے

منزل من السماء

شبِ وصال کی امید پہ شباب نہ دے
تو اپنے آپ کو ہرگز فریبِ خواب نہ دے

نمک پہ ہو کے فدا خالقِ نمک کو نہ بھول
چراغِ شام کے بدلے میں آفتاب نہ دے

خدا کے گھر میں کسی غیر کو جو ٹھہرائے
پھر اس کے دل پہ خدا کس لئے عذاب نہ دے

اگرچہ سینکڑوں مردار بھی میسر ہوں
ذرا سا دھیان بھی اس سمت کو عقاب نہ دے

دکھائے مستی و جولانی کیا ترا عاشق
تو اپنے کیفِ مسلسل کی گر شراب نہ دے

بہارِ قرب کی لذت سے آشنا کر کے
تُو اپنی ذات کی دوری کا اب عذاب نہ دے

پلا شرابِ منزل من السماء ساقی
مئے طہور عطا کر مئے خراب نہ دے

جو ٹھوکروں کے بھی بدلے میں نیکیاں لکھے
بھلا وہ ترکِ معاصی پہ کچھ ثواب نہ دے

جو اپنی ذات میں تبدیلیاں نہ لا پائے
وہ دوسروں کو اثر درسِ انقلاب نہ دے

زمانے کے ساتھ

کرتے ہیں ذکرِ حق بھی وہ گانے کے ساتھ ساتھ
ضائع بھی کر رہے ہیں کمانے کے ساتھ ساتھ

کل قبر میں وہ تنہا گزاریں گے کس طرح
جو آج چل رہے ہیں زمانے کے ساتھ ساتھ

اک سمت آہ و نالے ہیں اک سمت معصیت
ناراض کر رہے ہیں منانے کے ساتھ ساتھ

طوفان بھی ہے قلب میں گندے خیال کا
آنکھوں سے سیلِ اشک بہانے کے ساتھ ساتھ

تسبیح سے محل بنا عصیاں سے گر پڑا
تعمیر کر رہے ہیں وہ ڈھانے کے ساتھ ساتھ

پابندئ اوقات کا جاری ہے وعظ بھی
لہو و لعب میں وقت گنوانے کے ساتھ ساتھ

قالب کے ساتھ قلب کا بھی رابطہ ہے دوست
دل مل رہا ہے ہاتھ ملانے کے ساتھ ساتھ

عصیاں کی چکاچوند پر ان کی نظر بھی ہے
طاعات کے چراغ جلانے کے ساتھ ساتھ

ممکن نہیں کہ رب سے بھی رشتہ رہے بحال
سب سے تعلقات نبھانے کے ساتھ ساتھ

زندگی کے رخ کو بھی تبدیل کرنا چاہیے

اجتنابِ ذوقِ قال و قیل کرنا چاہیے
شیخ کے ارشاد کی تعمیل کرنا چاہیے

سنتے سنتے صرف سنی بن گئے ہیں ہم، سو اب
زندگی کے رخ کو بھی تبدیل کرنا چاہیے

جو کہ ہے معلوم لانا چاہیے معمول میں
یوں نہ ہر ہر بات کی تاویل کرنا چاہیے

اس کو لازم ہے بنائے گھر بھی وہ اپنا وسیع
تب کسی کو دوستیٔ فیل کرنا چاہیے

کارِ دنیا میں اگر تاخیر ہو پروا نہیں
نفس کی اصلاح میں تعجیل کرنا چاہیے

آتشِ دوزخ بجھانا چاہتے ہیں ہم اگر
اپنی آنکھوں کو فرات و نیل کرنا چاہیے

جگمگا اٹھے گی راہِ منزلِ مقصود بھی
نقشِ پائے شیخ کو قندیل کرنا چاہیے

نفس و شیطاں لاکھ چاہیں کھل نہیں پائے کبھی
دفترِ خواہش کو ایسا سیل کرنا چاہیے

خواہشِ بد کی ہو گردن زیرِ خنجر کم سے کم
کچھ تو پیدا ذوقِ اسمٰعیلؑ کرنا چاہیے
اپنے مولیٰ کی خوشی پیشِ نظر رکھئے اثر
نفس و شیطاں سے نہ ہرگز ڈِیل کرنا چاہیے

چراغ

جو چاہتا ہے کیسے تو لمحوں میں پائے گا
کیا تیرے ہاتھ میں ہے الٰہ دین کا چراغ

یہ خواہشات، خلد میں تکمیل پائیں گی
بہتر ہے یہ کہ تو بھی جلا دین کا چراغ

قربِ الٰہی کا خزانہ

جو عاشقِ مولیٰ کا پرستار نہ ہوگا
ہرگز کبھی مولیٰ سے اسے پیار نہ ہوگا

جب دل میں ترے آئے گا وہ خالقِ لذات
اظہار کو پیرایۂ اظہار نہ ہوگا

اک قوم گنہگار کو پیدا وہ کریں گے
دنیا میں اگر کوئی خطاکار نہ ہوگا

جو بن کے رہے کوچۂ تقویٰ کا نگہباں
رسوا وہ کبھی برسرِ بازار نہ ہوگا

جس کو نہ ملے قربِ الٰہی کا خزانہ
اس جیسا کوئی مفلس و نادار نہ ہوگا

وہ سب کو پلائیں گے اثرؔ اپنی نظر سے
محروم یہاں کوئی بھی میخوار نہ ہوگا

رہتے نہیں ہیں لوگ ملامت کئے بغیر

دعویٰ ہے عاشقی کا عبادت کئے بغیر
روزہ نماز و ذکر و تلاوت کئے بغیر

رہرو رہِ سلوک میں رہتے ہیں خستہ حال
چلتے ہیں شیخ سے جو محبت کئے بغیر

ہوتا جہاں ہو کام کوئی بھی گناہ کا
لوٹ آئے ایسی بزم میں شرکت کئے بغیر

مسٹر پہ لعن طعن ہے ملا پہ اعتراض
رہتے نہیں ہیں لوگ ملامت کئے بغیر

دیتے ہیں میٹھی میٹھی دوا عشقِ حق کی اور
کرتے ہیں وہ علاج جراحت کئے بغیر

کیسے کٹیں گے شیخ کی فرقت میں رات دن
کیونکر جئیں گے ان کی زیارت کئے بغیر

بچتا ہے جو گناہ سے پاتا ہے وہ ثواب
مزدوری ملتی ہے یہاں محنت کئے بغیر

گو لاکھ ہوں وظائف و اوراد و اشتغال
چھٹتی نہیں ہے معصیت ہمت کئے بغیر

رب کی رضا میں راحت و آرام بھول جا
راضی وہ کیسے ہوں گے ریاضت کئے بغیر

گر جاتا ہے وہ عشقِ مجازی کی کھائی میں
چلتا ہے جو نظر کی حفاظت کئے بغیر

ملتی نہیں ہیں خالقِ دل کی محبتیں
اے دوست اہلِ دل سے محبت کئے بغیر

رہ جائے بے اثر یہ الگ بات ہے مگر
رہتا نہیں اثر بھی نصیحت کئے بغیر

قطعہ

جو حسن کل جواں تھا بڑھاپے سے ڈھل گیا
عشقِ مجاز تیرا جنازہ نکل گیا

اب عاشقِ مجاز کو سوجھی ہے احتیاط
جغرافیہ جب حسنِ بتاں کا بدل گیا

صبحِ نو کی نوید بن کے رہو

ذاتِ حق کے مرید بن کے رہو
دو جہاں میں سعید بن کے رہو

خواہشِ نفس پر چلیں آرے
جیتے جی یوں شہید بن کے رہو

ہو نہ کوشش مراد بننے کی
پیشِ مرشد مرید بن کے رہو

شیخ سب جانتا ہے مکاری
لاکھ تم بایزید بن کے رہو

کیوں شکایاتِ جنبشِ مژگاں
تم سراپا ہی دید بن کے رہو

بزمِ مسلم میں نرم ہو جاؤ
پیشِ کافر شدید بن کے رہو

ہاں کبھی تو بشارتیں بھی دو
مت سراپا وعید بن کے رہو

ذکرِ تاریکئ شبی بے سود
صبحِ نو کی نوید بن کے رہو

کچھ تو مخلوق سے ہنسو بولو
یوں نہ بابا فرید بن کے رہو

جائے گی مری جان زیادہ سے زیادہ

پڑھتے رہیں قرآن زیادہ سے زیادہ
بخشش کا ہو سامان زیادہ سے زیادہ

اب ہم بھی گناہوں کو کریں ترک کم از کم
ہوں تابعِ فرمان زیادہ سے زیادہ

ہو بندۂ رحمٰن کی قربت میں ترقی
اور دور ہو شیطان زیادہ سے زیادہ

اس صاحبِ احسان سے حاصل ہو سبھی کو
کیفیتِ احسان زیادہ سے زیادہ

ہو نفس کی خواہش کا لہو ہے یہی خواہش
ٹوٹیں مرے ارمان زیادہ سے زیادہ

میں جان لڑانے سے بھی آؤں گا نہیں باز
جائے گی مری جان زیادہ سے زیادہ

ہے فائدہ مومن کا اسی درجہ ہو جتنا
ابلیس کا نقصان زیادہ سے زیادہ

گلشن کی گلستان کی خوشبو پہ میں واری
ہو عام یہ فیضان زیادہ سے زیادہ

ہر لحظہ نئی شان کی تجھ پر ہو تجلی
عالی ہو تری شان زیادہ سے زیادہ

پی خوب رہِ حق میں آثر خونِ تمنا
کھا حلوۂ ایمان زیادہ سے زیادہ

انجام

ذرا انجام اس کا دیکھئے گا
جوانی جو بڑی قاتل رہی ہے

بڑی بی کی نظر میں موتیا بند
بڑے صاحب کی گردن ہل رہی ہے

اجتنابِ معاصی کا غم

مرادِ منزلِ مولیٰ وہی تو پا کے چلے
جو اجتنابِ معاصی کا غم اٹھا کے چلے

نہ کیوں ہو زخمی معاصی سے قلب کی دنیا
نظر کے تیر کو سڑکوں پہ جو چلا کے چلے

خدا کی ذات کہ خود خوں بہا ہے اس کے لئے
جو ان کی راہ میں خوشیوں کا خوں، بہا کے چلے

متاعِ دنیا تو کفار کو بھی ملتی ہے
وہ خوش نصیب ہیں جو آخرت کما کے چلے

چراغِ تقویٰ کی لو کو بڑھایئے ورنہ
یہ بجھ ہی جائے گا جھونکے اگر ہوا کے چلے

وہ جس کو منزلِ مقصود کی تمنا ہے
وہ راہبر کے قدم سے قدم ملا کے چلے

یہ کیا کہ شیخ کی محفل میں رکھے آنکھیں بند
جو مارکیٹ میں جائے نظر اٹھا کے چلے

جسے خدا کی ولایت میں آگے بڑھنا ہو
تو اس کو چاہیے پیچھے وہ اولیاء کے چلے

اسی کو لوگ بٹھاتے ہیں اپنی آنکھوں پر
جو خود کو اپنی نگاہوں سے بھی گرا کے چلے

جو عشرتوں کے محلات چاہے جنت میں
تو حسرتوں کے سمندر میں وہ نہا کے چلے

عزازیل

استادِ ملائک جسے کہتے تھے عزازیل
کیا بات ہے کیوں راندۂ درگاہ ہوا ہے

عابد بھی تھا عارف بھی تھا عالم بھی بڑا تھا
عاشق جو نہ تھا اس لئے گمراہ ہوا ہے

ابلیس کے بہکانے کو آیا نہ تھا ابلیس
وہ، خود ہی ہلاکِ مرضِ جاہ ہوا ہے

علم نبود الا علم العاشقی (مولانا رومیؒ) علم و عشق

علم تو راستہ دکھاتا ہے — عشق منزل پہ لے کے جاتا ہے
علم گمراہی سے بچاتا ہے — عشق تو راہبر بناتا ہے
علم حسنِ ادب سکھاتا ہے — عشق خود باادب بناتا ہے
علم تحقیق کو بڑھاتا ہے — عشق آغوشِ حق دلاتا ہے
علم حسنِ نظر کا ہے باعث — عشق ذوقِ طلب بڑھاتا ہے
علم رکھتا ہے صرف چنگاری — عشق آتش فشاں بناتا ہے
علم غور و تدبر و تاویل — عشق وارفتگی سکھاتا ہے
علم وجہِ شعور آگاہی — عشق نام و نشاں مٹاتا ہے
علم زینہ ہے معرفت کا مگر — عشق اللہ سے ملاتا ہے
علم محوِ تلاشِ آرائش — عشق خود آئینہ دکھاتا ہے

ہم رونقِ محفل کی طرف دیکھ رہے ہیں

در پردہ وہ منزل کی طرف دیکھ رہے ہیں
جو رہبرِ کامل کی طرف دیکھ رہے ہیں

تم دیکھو بڑے شوق سے محفل کا چراغاں
ہم رونقِ محفل کی طرف دیکھ رہے ہیں

عشاق کی مقبول کی جانب ہیں نگاہیں
عقلاء تو قابل کی طرف دیکھ رہے ہیں

کیا جانیں وہ دریا کے تلاطم کی حقیقت
جو دور سے ساحل کی طرف دیکھ رہے ہیں

جو عشقِ مجازی کے نقائص سے ہیں واقف
حسنِ مہِ کامل کی طرف دیکھ رہے ہیں

اک آن میں ہوتا ہے کئی بار شکستہ
ہم آئینۂ دل کی طرف دیکھ رہے ہیں

راہِ وفا

نظروں سے گرانا پڑتا ہے یاں خود کو مٹانا پڑتا ہے
یہ راہِ وفا ہے راہِ وفا ہر زخم اٹھانا پڑتا ہے

لیلیٰ کی گلی کے کتّے بھی مجنوں کو پیارے ہوتے ہیں
اپنا تو ہے اپنا غیر کا بھی یاں ناز اٹھانا پڑتا ہے

وہ پہلے ٹھونک بجاتے ہیں پھر دستِ لطف بڑھاتے ہیں
سو جان عطا فرماتے ہیں اک جان سے جانا پڑتا ہے

یہ رستہ عشق کا رستہ ہے یاں فرزانوں کا کام نہیں
اس رستے میں پہلے خود کو دیوانہ بنانا پڑتا ہے

رستہ بھی روشن ہوتا ہے مل جاتی ہے منزل بھی مگر
کچھ ناجائز ارمانوں کا بس خون جلانا پڑتا ہے

عقبیٰ کے لئے بھی لازم ہے ہم جمع کرنسی کرلیں آثر
دنیا کے لئے جس طرح ہمیں کچھ مال کمانا پڑتا ہے

مجھ پر بھی ترے عشق کا الزام بہت ہے

امت کے لئے اک یہی پیغام بہت ہے
باتوں کا ابھی وقت نہیں کام بہت ہے

دل توڑ کے ہم فاتحِ اعظم سے نہیں کم
مسرور ہمارا دلِ ناکام بہت ہے

اس جرم میں درکار نہیں کوئی ثبوت اور
لیتا ہوں فقط ایک ترا نام بہت ہے

تو مجھ کو اسی بات پہ محبوب بنالے
مجھ پر بھی ترے عشق کا الزام بہت ہے

کیونکر میں اٹھاؤں یہ گناہوں کی مشقت
مجھ کو تو تری یاد میں آرام بہت ہے

معشوقیت دکھلانے کے قابل بھی کہاں ہم
عشاق کی فہرست میں ہو نام بہت ہے

میں عقل کی نعمت کا بھی مشکور ہوں لیکن
مجھ کو تو ترے عشق کا انعام بہت ہے

میخانہ دیگر کی تمنا نہیں رہتی
اس ساقی دوراں کا بس اک جام بہت ہے

کیا حاملِ اسرارِ محبت کی ہے آمد
کیوں مجمعِ عشاق سرِ شام بہت ہے

الفاظ کے کھیلوں میں الجھتا میں بھلا کیوں
لینا مجھے شعروں سے ابھی کام بہت ہے

آغازِ محبت پہ ڈرائے نہ زمانہ
میرے لئے منصور کا انجام بہت ہے

اصلاح کی تحریک میں ہر سمت رکاوٹ
فحاشی و عریانی مگر عام بہت ہے

ہو جائیں گے ناپید فراعینِ زمانہ
ہاں جوش میں اب گردشِ ایام بہت ہے

اور سے اور کی تمنا کر

اے دلِ بے قرار ایسا کر
خالقِ دل سے دل کا سودا کر

منزلِ عشقِ حق ہے لامحدود
اور سے اور کی تمنا کر

شوق منزل کا ہے اگر تجھ میں
پیچھے مڑ کر کبھی نہ دیکھا کر

فکرِ دنیا سے گر ملے فرصت
آخرت کے لئے بھی سوچا کر

بے خودی جب خدا نصیب کرے
خود خدا کو خدا سے مانگا کر

گر گناہوں سے رہنا ہے محفوظ
بے ضرورت نہ گھر سے نکلا کر

تا قیامت نہ آسکے منہ کو
نفس دشمن پہ ایسا حملہ کر

حسن والوں سے اجتناب کا حکم
عشق کا امتحاں ہے سمجھا کر

اہلِ دانش تو اپنے نفس سے بھی
کام لیتے ہیں بہلا پھسلا کر

جن کے گھر میں زیادہ مال نہیں
شب کو سوتے ہیں پاؤں پھیلا کر

حسنِ فانی کو دیکھتا کیا ہے
خالقِ حسن کا نظارہ کر

میں تو بے درد بن کے آیا تھا
آپ نے رکھ دیا ہے تڑپا کر

یہ گھرانہ ہے بدمعاشوں کا
نفس و شیطان سے نہ رشتہ کر

تیرے دربار میں ہوں مَیں حاضر
خونِ حسرت سے خود کو نہلا کر

خالقِ کائنات ہو راضی
ساری مخلوق کی نہ پروا کر

ہے اثر عشقِ حق میں دیوانہ
وقت ضائع نہ کیجے سمجھا کر

پیغامِ بیداری

کیوں چار طرف پھیلی ہوئی مشک کی بو ہے
ڈھونڈو کہ یقیناً کہیں مومن کا لہو ہے

ڈھونڈو کہ یقیناً کہیں مومن کا لہو ہے

کیوں چار طرف پھیلی ہوئی مشک کی بو ہے
ڈھونڈو کہ یقیناً کہیں مومن کا لہو ہے

افغان و فلسطین میں برپا ہیں مظالم
اک سمت کو چیلہ ہے تو اک سمت گرو ہے

دنیا میں ہر اک چیز کی قیمت ہے یقیناً
ارزاں ہے کوئی شئے تو مسلماں کا لہو ہے

اوروں کے گریبان میں کیا جھانک رہا ہے
دامن تو ابھی خود ترا محتاجِ رفو ہے

بزدل بھی ہے چالاک بھی روباہ کی مانند
اے دوست مرے مدِ مقابل جو عدو ہے

مومن کو تو محبوب ہے مینائے شہادت
کیا بادۂ گلفام ہے کیا کیف سبو ہے

اک سر ہی نہیں دار کا شوقین ہے اب تو
بے تاب شہادت کے لئے ہر بُنِ مُو ہے

کیا مجھ کو خبر کارِ جہاں کی کہ یہاں اب
میں ہوں مرا محبوب ہے اور عالمِ ہُو ہے

رکھ اپنے قدم مردِ مجاہد تُو سنبھل کر
کفار کی آنکھوں کا جو کانٹا ہے وہ تُو ہے

مومن کو کہیں خار بھی چبھ جائے تو دکھ ہو
عالم میں جہاں بہتا ہے وہ میرا لہو ہے

وہ دھند کہ پہچاننا مشکل ہے بشر کو
وہ غیر ہے اپنا ہے محبّ ہے کہ عدو ہے

اب جلد پنپ اٹھے گا ایمان کا پودا
یہ مجھ کو یقیں ہے مری مٹی میں نمو ہے

ہیں زیرِ قدمِ کفر کے ناپاک عزائم
جب تک کہ اثر شوقِ شہادت کا وضو ہے

مسجدِ اقصیٰ کی خبر لے

ایمان کا تُو نام بصد چشم و بصر لے
لیکن کبھی مومن سا کوئی کام بھی کر لے

دنیا میں نہ ہو کفر کی شوکت کا کہیں نام
تُو صاحبِ ایمان اگر تیغ و تبر لے

حالات مسلمان کے تابع ہیں مرے دوست
سمجھوتہ مسلمان کیوں حالات سے کر لے

عقبیٰ کے لئے دولتِ دنیا کو فدا کر
وعدہ ہے مرے رب کا اِدھر دے تو اُدھر لے

باطن ترا خالی ہے اگر عشقِ خدا سے
کیا تجھ کو یہ زیبا ہے فقط بطن کو بھر لے

قطرہ جو گرا خوں کا اُدھر ہوگئی بخشش
بس جان دے اور نقد ہی جنت کا ثمر لے

دنیا کے محلات تو فانی ہیں مرے دوست
بہتر یہ ہے فردوسِ بریں میں کوئی گھر لے

مسلم ہے تو اسلام پہ جاں اپنی فدا کر
مومن ہے تو پھر مسجدِ اقصیٰ کی خبر لے

اس طرح سے ہو جائے گی تیری بھی حفاظت
تُو پرچمِ اسلام کو ہاتھوں میں اگر لے

تُو بھی تو کبھی زخمِ برادر پہ تڑپ اٹھ
تُو بھی تو کبھی دردِ مسلماں کا اثر لے

صلہ

جو خون جلاتا ہے چمن کے لئے دن رات
اس صحن میں بھی پھول کھلا کیوں نہیں دیتے

کیوں اپنی ہی دولت کے بڑھانے میں مگن ہو
مزدور کی محنت کا صلہ کیوں نہیں دیتے

جو دیوانے ہیں وہ انجام کی پروا نہیں کرتے

یقیں کامل ہے ہم اوہام کی پروا نہیں کرتے
کہ عاقل کے خیالِ خام کی پروا نہیں کرتے

خدا پر جو بکے ہیں دام کی پروا نہیں کرتے
وہ دنیا کے کسی انعام کی پروا نہیں کرتے

خدا کے راستے میں کام کا آغاز کرتے ہیں
جو دیوانے ہیں وہ انجام کی پروا نہیں کرتے

وہ عقبیٰ میں پہنچ کر عرش کے ٹیلوں پہ ٹہلیں گے
جو دنیا میں کبھی آرام کی پروا نہیں کرتے

جو اہل حق ہیں ان کو کہنے والے کہتے رہتے ہیں
وہ لوگوں کے کسی الزام کی پروا نہیں کرتے

جو ہیں ایمان والے، ہے خدا سے دوستی ان کی
وہ دشمن کے کسی اقدام کی پروا نہیں کرتے

قناعت اور توکل کا سبق سیکھو پرندوں سے
ملے جو صبح کو تو شام کی پروا نہیں کرتے

خدائے پاک بھی ہے بے نیاز ان سے جو کم قسمت
خدائے پاک کے احکام کی پروا نہیں کرتے

خدا کے نام پر قربان کر دیتے ہیں جاں اپنی
جو مخلص ہیں وہ اپنے نام کی پروا نہیں کرتے

ہمارا کام ہے دنیا میں رب کا دین پھیلانا
مگر ہم لوگ اپنے کام کی پروا نہیں کرتے

ہے اپنا رابطہ اس سے جو خالق ہے زمانے کا
آخر ہم گردشِ ایّام کی پروا نہیں کرتے

نشتر

الزام کے خنجر ہیں ذرا اور طرح کے
الفاظ کے نشتر ہیں ذرا اور طرح کے

عقلاء کو لازم ہے بصیرت کا سہارا
دیوانوں کے تیور ہیں ذرا اور طرح کے

ہمسائے سے خطاب

تم ایٹمی طاقت پہ کبھی ناز نہ کرنا
گر عقل ہے تو جنگ کا آغاز نہ کرنا

شاہیں کی بلندی سے حسد لاکھ ہو لیکن
اب گدھ سے کہو خواہشِ پرواز نہ کرنا

خائف ہے مسلمان سے کس درجہ تری فوج
بھولے سے بھی افشا یہ کبھی راز نہ کرنا

یہ آج تمہارے ہیں تو کل اور کسی کے
اغیار کی طاقت پہ کبھی ناز نہ کرنا

روباہ تو روباہ ہے گو لاکھ ہو فربہ
شیروں کے مشابہ کبھی آواز نہ کرنا

مومن کی فراست نے تمہیں دیکھا ہے مفتوح
مومن کی نظر کو نظر انداز نہ کرنا

تم چال کو اپنی بھی فراموش کروگے
اب خود کو کبھی ناقلِ شہباز نہ کرنا

دیارِ دار سے آؤ گزر کے دیکھتے ہیں

یہ تجربہ بھی محبت میں کر کے دیکھتے ہیں
دیارِ دار سے آؤ گزر کے دیکھتے ہیں

اب اس کو دیکھنا ہی زندگی کا مقصد ہے
وہ جی کے مل نہیں سکتا تو مر کے دیکھتے ہیں

گزرنے والے گزرتے ہیں جان سے کیونکر
سو اس کی راہگزر سے گزر کے دیکھتے ہیں

متاعِ عقل و خرد نے کیا تہی دامن
اب اپنے آپ کو دیوانہ کر کے دیکھتے ہیں

شہادتوں کے سمندر میں کون سا ہے گہر
سمندروں کی تہوں میں اتر کے دیکھتے ہیں

مذاکرات سے یہ مسئلے نہ حل ہوں گے
مقابل آؤ کرشمے ہنر کے دیکھتے ہیں

تمہارے سورما سرحد پہ ہیں کھڑے کب سے
سو ہم بھی برسرِ میداں اتر کے دیکھتے ہیں

پڑوسیوں سے وہ کرتے ہیں چھیڑ چھاڑ بہت
جو منتشر کبھی حالات گھر کے دیکھتے ہیں

بہت سے لوگ کہ ناآشنا ہیں طوفاں سے
وہ ساحلوں کے نظارے بھی ڈر کے دیکھتے ہیں

بہت سے اب بھی ہیں مرہونِ منتِ اغیار
بہت سے اب بھی اشارے نظر کے دیکھتے ہیں

وہ حشر تک بھی اجالوں کو پا نہیں سکتے
جو خواب نیند میں کھو کر سحر کے دیکھتے ہیں

جو ان کی راہ میں گھائل ہوئے ہیں دیوانے
بھلا وہ زخم کب اپنے جگر کے دیکھتے ہیں

پتہ تو جب چلے جب آئے برسرِ میداں
کہ ہم سخن میں تو جذبے اثر کے دیکھتے ہیں

پڑوسی ملک سے

بدلے تیور دکھانا کسی اور کو
اس طرح آزمانا کسی اور کو

ہم ترے رعب میں آنے والے نہیں
دھمکیوں سے ڈرانا کسی اور کو

ہم نے دیکھا ہے بس زورِ بازو ترا
اپنی آنکھیں دکھانا کسی اور کو

ہم تو واقف ہیں عیاریوں سے تری
یوں ہی احمق بنانا کسی اور کو

رخ ہے شاہین وغوری کا تیری طرف
کیوں بنائیں نشانہ کسی اور کو

ہم تو شوقِ شہادت سے سرشار ہیں
اسلحے سے ڈرانا کسی اور کو

اہلِ ایماں کے دم سے ہے قائم جہاں
اس زمیں سے مٹانا کسی اور کو

تیری نسلیں مسلماں کی مملوک ہیں
اپنے آگے جھکانا کسی اور کو

ہم مظالم کے رستے میں مثلِ چٹاں
راستے سے ہٹانا کسی اور کو

تم ہو مسلم سے کس درجہ سہمے ہوئے
راز یہ مت بتانا کسی اور کو

بازِ شاہی کی طرف

کل جو کرگس بڑھ رہا تھا بازِ شاہی کی طرف
گامزن ہے آج وہ اپنی تباہی کی طرف

کل وہ منہ کیسے دکھائیں گے شہِ کونینﷺ کو
دیکھتے ہیں آج جو دربارِ شاہی کی طرف

دیکھتی ہے روشنی ہی روشنی شاہیں کی آنکھ
ہے نظر خفّاش کی لیکن سیاہی کی طرف

ظاہری اسباب پر تکیہ نہیں کرتے کبھی
دیکھتے ہیں اہلِ ایماں تو خدا ہی کی طرف

ہاتھ میں تلوار لے کر کیسا مست و شاد ہے
دیکھئے تو اک نظر جنت کے راہی کی طرف

قوتِ طاغوت کی ساری توجہ ہے فقط
لشکرِ اسلام کے محسن سپاہی کی طرف

اب کہاں ہیں وہ نمائندے نئی تہذیب کے
اک نظر مغرب کی بھی اس کم نگاہی کی طرف

اپنے بھائی کے مقابل، نصرتِ اعداء سے
خود اٹھایا ہے قدم ہم نے تباہی کی طرف

گرم ہے جس کے قلم سے آج میدانِ جہاد
یہ شرف آیا گدائے خانقاہی کی طرف

ہوشیاری

ہوشیاری میں بے مثال ہیں وہ
کوئی ان جیسا عقل مند نہیں

چاہتے ہیں مذاکرات مگر
ذکر کشمیر کا پسند نہیں

ہم کو جینے کا قرینہ آ گیا

جب سے جامِ مرگ پینا آ گیا
سر اٹھا کر ہم کو جینا آ گیا

اس طرح بعد از اجل پایا سکوں
جیسے ساحل پر سفینہ آ گیا

بڑھ گیا شوقِ شہادت کا جنوں
ہم کو جینے کا قرینہ آ گیا

جب کبھی محبوب نے پھینکا ہے تیر
سامنے عاشق کا سینہ آ گیا

اہلِ حق جب متحد ہونے لگے
اہلِ باطل کو پسینہ آ گیا

آج کہساروں میں کیوں عربی نژاد
آ ہوئے شہرِ مدینہ آ گیا

نشۂ شوقِ شہادت کا سرور
ذکرِ دورِ جام و مینا آ گیا

ایک حیلے سے مدینے کے قریب
دشمنِ شاہِ مدینہ آ گیا

دینِ محمد ﷺ زندہ باد

جہد و عمل پائندہ باد — عزم و یقیں تابندہ باد
دینِ محمد ﷺ زندہ باد — دینِ محمد ﷺ زندہ باد

دینِ محمد ﷺ دائم ہو — امن جہاں میں قائم ہو
مٹ جائے دنیا سے فساد — دینِ محمد ﷺ زندہ باد

خونِ مسلماں بہتا ہے — جذبہ پیہم کہتا ہے
ہوگا اب کشمیر آزاد — دینِ محمد ﷺ زندہ باد

یاس ہنود پہ چھائی ہے — موت یہود کی آئی ہے
کفر کی دنیا ہے برباد — دینِ محمد ﷺ زندہ باد

ہلکے ہو یا بھاری ہو — میداں کی تیاری ہو
فرض ہے ہر مومن پہ جہاد — دینِ محمد ﷺ زندہ باد

دین کو زندہ کرتی ہے — مرنے سے کب ڈرتی ہے
خولہ و خنساء کی اولاد — دینِ محمد ﷺ زندہ باد

قاسم کی تلوار بھی ہے — ٹیپو کی للکار بھی ہے
ہمت قوت قابلِ داد — دینِ محمد ﷺ زندہ باد

جان چھڑک دیں قرآں پر — نرم ہیں اہلِ ایماں پر
کفر کے حق میں ہیں فولاد — دینِ محمد ﷺ زندہ باد

زادِ مجاہد حسنِ عمل　　　قوتِ ایماں کا ہے محل
تقویٰ ہے اس کی بنیاد　　　دینِ محمد ﷺ زندہ باد
باطل تو مٹ جائے گا　　　حق ہی غالب آئے گا
قرآں کا ہے یہ ارشاد　　　دینِ محمد ﷺ زندہ باد
بوڑھے بچے اور جواں　　　ہو جائیں میداں کو رواں
ایسا نکھرے ذوقِ جہاد　　　دینِ محمد ﷺ زندہ باد
رُخ طوفان کا موڑیں گے　　　کفر کی شوکت توڑیں گے
کُل عالم اسلام آباد　　　دینِ محمد ﷺ زندہ باد

پڑوسی ملک سے خطاب

نہ ہرگز امتِ مسلم سے ٹکراؤ تو بہتر ہے
اگر تم اپنی شامت خود نہ بلواؤ تو بہتر ہے

ہزاروں پتھروں سے جان چھڑواؤ تو بہتر ہے
تم اک معبود پر ایمان لے آؤ تو بہتر ہے

یقیناً وادیٔ کشمیر تو ہے جزوِ پاکستان
اب اس قبضے سے خود ہی باز آجاؤ تو بہتر ہے

ادھر ہے احمد آباد اور ادھر گجرات ادھر کشمیر
درندوں کو ذرا زنجیر پہناؤ تو بہتر ہے

ہے غربت، بھوک، فاقہ، بے مکانی، خودکشی ہرسُو
بجائے بم عوامی غم کو اپناؤ تو بہتر ہے

ہمارے پاس بھی شاہین و غوری مستعد ہر دم
تم اگنی پرتھوی پر اب نہ اتراؤ تو بہتر ہے

نہیں دوگے اگر کشمیر تو دہلی بھی جائے گا
مزید اس مسئلے کو اب نہ الجھاؤ تو بہتر ہے

بھلا تم صفحۂ ہستی سے ہم کو کیا مٹاؤ گے
بس اب خوابوں کی دنیا سے نکل آؤ تو بہتر ہے

جسامت تو ہے رشکِ فِیل لیکن دل ہے مثلِ موش
بھرم کھل جائے گا میداں میں مت آؤ تو بہتر ہے

فقط تھپکی لگا کر پیچھے ہٹتے ہیں تماشائی
اشارے پر کسی کے تم نہ اتراؤ تو بہتر ہے

تمھارے آہ و نالے دھونس و دھمکی سب ہیں لاحاصل
سو اب بے وقت کی مت راگنی گاؤ تو بہتر ہے

نہیں آتی ہے ہم کو بت فروشی بت شکن ہیں ہم
ہماری راہ میں روڑے نہ اٹکاؤ تو بہتر ہے

نہ دو اہلِ جنوں کو مشورہ ہوش و خرد کا اب
یہ دیوانے ہیں ان کو کچھ نہ سمجھاؤ تو بہتر ہے

یہ خود تو جان دینگے ہی تمہاری جان بھی لیں گے
نہ روکو راستہ ان کا پلٹ جاؤ تو بہتر ہے

ہمیں سمجھاؤ مت سود و زیاں کی منطقی باتیں
خود اپنے فلسفے سے باز آجاؤ تو بہتر ہے

تمہیں پیدا کیا جس نے اسی کے تم مخالف ہو
یہ جینا بھی کوئی جینا ہے مر جاؤ تو بہتر ہے

CS CamScanner

خدائی فوج کے آگے ہوئے تم کس لئے بے بس
بتوں کو موردِ الزام ٹھہراؤ تو بہتر ہے

ہمارے پائے استقلال میں آئے تزلزل کیوں
ہمارے راستے سے تم ہی ہٹ جاؤ تو بہتر ہے

بنو مؤمن! نہیں تو ٹیکس دے کے ذمی بن جاؤ
خدا کی فوج سے گر تم نہ ٹکراؤ تو بہتر ہے

ہوا کے رخ پہ چلنا تو جوانمردی نہیں ہرگز
سلف کی مثل طوفانوں سے ٹکراؤ تو بہتر ہے

خوشامد چاپلوسی اہلِ حق کا تو نہیں شیوہ
خدارا سامنے باطل کے ڈٹ جاؤ تو بہتر ہے

تمہارا نام بھی تابندہ ہوگا دونوں عالم میں
جہاں میں پرچمِ اسلام لہراؤ تو بہتر ہے

مشہور نہ ہوجائے مرا نام زیادہ

اب جھوٹ کی قیمت ہے سرِ عام زیادہ
سچائی کے ملتے ہی نہیں دام زیادہ

حق بات بھی کہتا ہوں اسی واسطے کم کم
میں ہونا نہیں چاہتا بدنام زیادہ

مقہور نہ ہوجاؤں کہیں ان کی نظر میں
مشہور نہ ہو جائے مرا نام زیادہ

میں کیونکہ کھری بات کا عادی ہوں بہرطور
شعروں میں بھی رکھتا نہیں ابہام زیادہ

ٹی وی میں کسر تھی سو ہوئی نیٹ سے مکمل
ابلیس کا اب باقی نہیں کام زیادہ

انسان تو ڈھونڈے سے بھی ملتے ہیں بہت کم
دنیا میں پھرا کرتے ہیں اَنعام زیادہ

کوشش کی مٹانے کی اسے کفر نے جتنی
مقبول ہوا اتنا ہی اسلام زیادہ

وہ معرکۂ بدر ہو یا غزوۂ خندق
کم لوگ تو فاتح بنے ناکام زیادہ

تعداد مسلمانوں کی اٹھانوے فیصد
نافذ ہیں مگر کفر کے احکام زیادہ

کچھ سوچنے کا موقع نہیں ہے مرے ہمدم
اب وقت بہت تھوڑا ہے اور کام زیادہ

پہلے تو فقط دشمن و اغیار تھے برہم
اب دوست دیا کرتے ہیں دشنام زیادہ

علماء تو مشغول ہیں مصروف ہیں اکثر
بے کام پھرا کرتے ہیں بے کام زیادہ

نقاد نے دیکھا مرا دیوان تو بولے
یہ شاعری تو کم ہے اور پیغام زیادہ

عقبیٰ کو جو داؤ پہ لگا دیتے ہیں اکثر
دنیا میں وہی پاتے ہیں انعام زیادہ

خالدِ جرارؓ کی طرح

گر جان دو تو جعفرِ طیارؓ کی طرح
زندہ رہو تو خالدِ جرارؓ کی طرح

دہراؤ پھر سے دہر میں خیبر کی داستاں
فاتح بنو تو حیدرِؓ کرار کی طرح

دشمن خدا کا بڑھتا چلا آ رہا ہے پھر
ڈٹ جاؤ تم بھی آہنی دیوار کی طرح

دنیا سمجھ رہی ہے کہ تم محوِ خواب ہو
دکھلاؤ بن کے امتِ بیدار کی طرح

واقف نہیں ہے قدرتِ قہار سے ابھی
کرتا ہے بات مالک و مختار کی طرح

سلطان ٹیپو آج بھی عظمت کا ہے نشاں
بننا نہ میرِ جعفرِ غدار کی طرح

ذلت کی زندگی پہ دو ترجیح موت کو
میداں میں اترو جعفرِ طیارؓ کی طرح

قربانیاں مہاجرِ طیبہ کی مثل ہوں
ایثار ہو جماعتِ انصار کی طرح

ہوتا ہے زخم زخم اثر سینۂ عدو
لگتے ہیں تیرے شعر بھی تلوار کی طرح

CamScanner

پانی نہ گزر جائے کہیں آپ کے سر سے

آسودگئ زیست کی اک آن کو ترسے
دیکھے کوئی حالات کو گر میری نظر سے

رونے کے لئے اشک بھی باقی نہیں ساقی
ٹپکے نہ لہو اب کہ مری دیدہ تر سے

پھر خواب کی دنیا میں بھلا کھوئے ہیں کیونکر
آتا ہے نظر آپ کو بھی چشم و بصر سے

غیروں کی غلامی کو جو اپنائے بصد شوق
ایسا نہ ہو آزادی کی اک سانس کو ترسے

ہو جائے گا اک وقت میں وہ زاغ کی مانند
شاہین اگر کام نہ لے اپنے ہنر سے

تاریخ بتاتی ہے ہمیں چودہ صدی کی
مومن تو نہیں جھکتا کبھی کفر کے ڈر سے

اوپر کی طرف دیکھنے والا ہے خرد مند
ہوتی ہے مدد دوست اِدھر سے نہ اُدھر سے

سیلاب سے پہلے ہی کوئی بند تو باندھیں
پانی نہ گزر جائے کہیں آپ کے سر سے

CS CamScanner

غفلت نے زمیں تنگ تو کردی ہے مرے یار
دیکھو کہ فلک سے بھی کہیں آگ نہ برسے

غیروں کے حوالے جو کرے اپنے ہی افراد
گر جائے نہ کیوں قوم وہ دنیا کی نظر سے

سود

ستم اپنوں پہ ڈھائے جارہے ہیں
زباں غیروں کی بولی جارہی ہے

معیشت سود میں لتھڑی ہے دیکھو
خدا سے جنگ مولی جارہی ہے

بیدار ہو جائیں ہم

اس سے پہلے کہ بدمست ہاتھی ہمیں روند ڈالے خود ہوشیار ہو جائیں ہم
اسکو دے دیں لگام اس کو ڈالیں نکیل آگے بڑھنے کو تیار ہو جائیں ہم

یوں ہی سوتے رہے گر تو اُٹھیں گے کب روزِ محشر ہی جاگیں گے کیا قبر سے
عقلمندی یہی ہے کہ اے ہم نشیں موت سے قبل بیدار ہو جائیں ہم

ہم نہیں مانتے غیرِ معبود کو ہم نہیں جانتے راہِ مسدود کو
سجدہ کرتے ہیں جب ایک مسجود کو کیوں بتوں کے پرستار ہو جائیں ہم

حسنِ ظاہر کہ خیرہ نہ کردے ہمیں عالم الغیب ایسی نظر دے ہمیں
اس سے پہلے کہ کوئی خبر دے ہمیں آپ خود ہی خبردار ہو جائیں ہم

پیشِ باطل سر اپنا جھکائیں تو کیوں ناز غیروں کے آخر اٹھائیں تو کیوں
اپنے سرکار ﷺ کی ہے غلامی بہت کیوں غلامانِ اغیار ہو جائیں ہم

لب پہ اپنے بس اللہ اکبر رہے لاکھ گردن اگر زیرِ خنجر رہے
چاہے اس کے لئے دار پر سر رہے ذاتِ حق کے پرستار ہو جائیں ہم

جب قافلہ ہی لٹ جاتا ہے تب جا کے نصیحت ہوتی ہے

کافر کی حمایت ہوتی ہے فاسق کی اطاعت ہوتی ہے
جب موت سے مومن ڈرتا ہے جب زیست سے الفت ہوتی ہے

اسلام زباں پر ہوتا ہے اور سینے میں بت پلتے ہیں
نعروں پر نعرے لگتے ہیں مقصود حکومت ہوتی ہے

کرسی کے لئے سب لڑتے ہیں اسلام کے بخیے ادھڑتے ہیں
کفار زدہ جب دنیا میں مسلم کی قیادت ہوتی ہے

عقبٰی کی جگہ جب دنیا کو مقصود بناتے ہیں منصف
اپنوں سے عداوت ہوتی ہے غیروں سے محبت ہوتی ہے

اک آن میں سب بک جاتے ہیں جو سکوں کی جھنکاروں سے
ایسے بھی نظریے ہوتے ہیں ایسی بھی سیاست ہوتی ہے

جو مومن کل تھا دوراندیش یہ آج اسے معلوم نہیں
کیا غور و تدبر ہوتا ہے کیا فہم و فراست ہوتی ہے

دن رات فقط ہے آہ و فغاں کچھ کرنے کا اب عزم کہاں
آنکھوں میں کرشمے ہوتے ہیں ہونٹوں پہ حکایت ہوتی ہے

ناصح تو نصیحت کرتے ہیں پر اہلِ خرد کب سنتے ہیں
جب قافلہ ہی لٹ جاتا ہے تب جا کے نصیحت ہوتی ہے

مسلم امّت کو کیا ہوا ہے

متاعِ ایماں کہاں لٹائی ہے دینی غیرت کو کیا ہوا ہے
میں سوچتا ہوں کہ اے مسلماں تری حمیت کو کیا ہوا ہے

تُو حسنِ تدبیر کا امیں تھا کہ تیرا ہر فیصلہ حسیں تھا
وہ فہم تیری کہاں گئی ہے تری فراست کو کیا ہوا ہے

تُو ہی تھا جس نے کہ زہد و تقویٰ کی کر کے رکھ دی مثال قائم
تری عبادت کو کیا ہوا ہے تری ریاضت کو کیا ہوا ہے

نہ تھا تو عربی نہ تھا عراقی تھا دہر کے میکدے کا ساقی
ہے حسنِ صورت تو اب بھی باقی پہ حسنِ سیرت کو کیا ہوا ہے

تُو غیر کی چال چل رہا ہے کہ طرز اپنا بدل رہا ہے
تُو کس کے سانچے میں ڈھل رہا ہے سلیم فطرت کو کیا ہوا ہے

حلال کیا ہے حرام کیا ہے تجھے ہو اس کی خبر کہاں سے
لگا ہے سود اب ترے بھی منہ کو تری معیشت کو کیا ہوا ہے

عراق و کشمیر اور فلسطیں کے ظلم پر بھی سکوتِ پیہم
سو غیر مسلم بھی سوچتا ہے کہ مسلم امت کو کیا ہوا ہے

جو گدھ ہیں منڈلا رہے ہیں تجھ پر کہ جال پھیلا رہے ہیں تجھ پر
وہ آگ برسا رہے ہیں تجھ پر سو تیری قوت کو کیا ہوا ہے

CS CamScanner

وہ جارحیت دکھائی اس نے کہ سرنگوں ہے درندگی بھی
جو آدمی ہیں وہ پوچھتے ہیں کہ آدمیت کو کیا ہوا ہے

جھپٹ کے تیرا پلٹنا ہائے پلٹ کے تیرا جھپٹنا وائے
ہے شاہبازی کا اب بھی دعویٰ مگر جبلّت کو کیا ہوا ہے

جدھر بھی دیکھو زبان چپ ہے کہ تیر گُم سُم کمان چپ ہے
سو بے بسی خود پکارتی ہے تمہاری جرأت کو کیا ہوا ہے

محسنین

ہے اس وطن میں دینی مدارس کا جو مقام
تاخیر سے وہ مانے مگر مان تو گئے

وجہِ بہارِ گلشنِ ملت ہیں کون لوگ
صد شکر محسنین کو پہچان تو گئے

اقبال کے شاہین کو پرواز سکھا دو

ہم ملتِ بیدار ہیں دنیا کو بتا دو
آسودگیاں توڑ دو طوفان اٹھا دو

اب عہدِ کہن لد گیا، ہے رزمِ جدید اب
اک ولولہ اک حوصلہ اک عزم نیا دو

اب ٹکنالوجی ایٹمی لازم ہے بہر طور
اب غوری و شاہین کی تعداد بڑھا دو

ہم رشکِ جبل سعیٔ مسلسل کے ہیں داعی
مثلِ خس و خاشاک نہیں ہیں کہ جلا دو

زندہ ہیں ابھی ملتِ اسلام کے فرزند
کفار کے باباؤں کو یہ بات بتا دو

اس نرمیٔ ریشم ہی نے پہنچایا یہاں تک
اب اپنے ہر اک فرد کو فولاد بنادو

شاہین اور اقبال کہ ہیں لازم ملزوم
اقبال کے شاہین کو پرواز سکھا دو

مومن کا مددگار ہے خود آسماں والا
اب خاک میں کفار کا پندار ملا دو

اس عقل کی رفتار سے منزل ہے فقط خواب
گر مانو مری عشق کی اک جست لگا دو

سب اہلِ خرد محوِ خرد محوِ خرد ہیں
دیوانہ بنا دو مجھے دیوانہ بنا دو

الزام جو اوروں پہ لگاتے ہیں بدی کا
اس لشکرِ طاغوت کو آئینہ دکھا دو

ظاہر میں عیاں کچھ ہے تو باطن میں نہاں کچھ
ہر صاحبِ اسرار سے اب پردہ اٹھا دو

در در پہ سوالات سے حاصل نہیں کچھ بھی
بہتر ہے سرِ دار پہ اب سر کو سجا دو

ہم مدارس پہ کبھی آنچ نہ آنے دیں گے

کفر کو خواب کی تعبیر نہ پانے دیں گے
ہم مدارس پہ کبھی آنچ نہ آنے دیں گے

تم نئی روشنی کا شوق تو پورا کرلو
ہم مگر اس کیلئے گھر نہ جلانے دیں گے

گلشنِ دینِ مبیں خون سے سینچا ہے جناب
اس پہ سورج کی تمازت نہیں آنے دیں گے

رب نے چاہا تو دیا حق کا فروزاں ہو گا
جورِ باطل کو لگا جلد ٹھکانے دیں گے

باغِ آقا ﷺ کا تحفظ ہے ہمارا مقصد
ہم کسی گلچیں کو نزدیک نہ آنے دیں گے

درس گاہیں ہیں حقیقت میں بناتِ صفہ
ان کی عصمت پہ ہم انگلی نہ اٹھانے دیں گے

اپنے اسلاف کا ہے خون پسینہ اس میں
کسی قیمت پہ نہیں ایسے خزانے دیں گے

جان سے جائیں تو جائیں گے بصد شوق مگر
دین کے قلعوں کو ہرگز نہیں ڈھانے دیں گے

جان کی بازی لگادیں گے حصولِ حق پر
اہلِ باطل کو مگر فتح نہ پانے دیں گے

یادگاریں ہیں سلف کی یہ مدارس، سن لو
اس میں ہرگز نئے ماڈل نہ سجانے دیں گے

ہم نے کب ان کی ترقی میں رکاوٹ ڈالی
اہلِ دنیا کو تو ہم دنیا کمانے دیں گے

ہاں مگر ہم کو اسی حال میں رہنے دیجے
آپ کے کاندھوں پہ ہم بار نہ آنے دیں گے

ہم بھلا اہلِ حکومت کا سہارا لے کر
اپنی آزادی کو کیوں ہاتھ سے جانے دیں گے

یہی بہتر ہے کہ وہ دست درازی نہ کریں
ہم کسی کو نہ اِدھر ہاتھ بڑھانے دیں گے

وارثانِ شہِ بطحاﷺ سے یہاں لڑنا مت
ورنہ عقبیٰ میں یہ بچ کر نہیں جانے دیں گے

دور سے بیٹھ کے دشمن جو ہوا دیتا ہے
اُس کو گھر میں نہ کبھی آگ لگانے دیں گے

ہم کو معلوم ہے انجامِ اسیری اے اثرؔ
ہم نہ صیاد کو یہ جال بچھانے دیں گے

مسلماں کو پکارا ہے درو دیوارِ اقصیٰ نے

پھر اسرائیل آیا ظلم کی تاریخ دہرانے
لگا ہے بے کسوں پر ایٹمی ہتھیار برسانے
مگر چپ سادھ رکھی ہے مظالم پر بھی دنیا نے
مسلماں کو پکارا ہے در و دیوارِ اقصیٰ نے

اگر اب بھی نہیں جاگے تو کب جاگیں گے دیوانے

ہمارے صبر کا پیمانہ جب لبریز ہوتا ہے
تمہیں معلوم ہے پھر معرکہ خوں ریز ہوتا ہے
نشہ شوقِ شہادت کا بہت ہی تیز ہوتا ہے
وہ پھر لاتوں سے مانے گا جو باتوں سے نہیں مانے

اگر اب بھی نہیں جاگے تو کب جاگیں گے دیوانے

اُدھر ہے گولہ و بارود، میزائل اِدھر پتھر
اُدھر ہے ایٹمی طاقت اِدھر ہیں خالی ہاتھ اکثر
مظالم ڈھا رہا ہے ایک بزدل پھر نہتوں پر
ٹپکتا ہے لہو مسلم کا پہنے لاکھ دستانے

اگر اب بھی نہیں جاگے تو کب جاگیں گے دیوانے

سبق سیکھا نہیں افغان سے ان کے درندوں نے
کیا تھا ناطقہ جب بند حریت پسندوں نے
بڑی طاقت کو ٹکڑے کردیا اللہ کے بندوں نے
سو اسرائیل کو بھی چاہیئے اوقات پہچانے

اگر اب بھی نہیں جاگے تو کب جاگیں گے دیوانے

وہ دہشت گردیوں کی آڑ میں حملے کراتا ہے
نہتے بے گنہ افغانیوں پر ظلم ڈھاتا ہے
کبھی بغداد جاکر تیل پر قبضہ جماتا ہے
ہماری عقل سے پردہ ہٹے گا کب خدا جانے

اگر اب بھی نہیں جاگے تو کب جاگیں گے دیوانے

کہ میرا ذوقِ تخیل ہی انقلابی ہے

جہاد ہی میں مسلماں کی کامیابی ہے
جہاد چھوڑنا سب سے بڑی خرابی ہے

تھی کل بھی اس کی نظر کفر کے تعاقب میں
نگاہ آج بھی شاہین کی عقابی ہے

میں اہلِ عقل کی فکر و نظر سے ہوں بیزار
کہ میرا ذوقِ تخیل ہی انقلابی ہے

بلا نماز کے جاؤ گے خلد میں کیسے
نماز اصل میں خلدِ بریں کی چابی ہے

پڑی ہیں صحبتِ خورشیدِ رُشد کی کرنیں
جبھی تو نجمِ ہدایت ہر اک صحابی ہے

مری کتاب میں ہی تجھ کو دیکھنا ہے حرام
میں جانتا ہوں کہ چہرہ ترا کتابی ہے

یقین جانیئے وجہِ خرابیٔ حالات
ہمارے آپ کے اعمال کی خرابی ہے

جیئے تو غازی مرے تو شہید کہلائے
بہر طریق مجاہد کی کامیابی ہے

لیکن کبھی حدودِ شریعت نہ توڑیئے

بیشک جہاد فرض ہے ہرگز نہ چھوڑیئے
جہد و عمل سے کفر کے طوفاں کو موڑیئے
امت کہ محوِ خواب ہے اس کو جھنجھوڑیئے
تزئینِ باغِ دیں پہ لہو تک نچوڑیئے

لیکن کبھی حدودِ شریعت نہ توڑیئے

معلوم کیجیے اہلِ فتاویٰ سے یہ امور
جو جنگ لڑرہا ہے اُسے ماریے ضرور
لیکن جو دارِ امن میں ہے اس کا کیا قصور
میں آپ کے خلوص کا شیدائی ہوں حضور

لیکن کبھی حدودِ شریعت نہ توڑیئے

غیظ و غضب عروج پہ جذبات مشتعل
ہیں صبح و شام گرم تر دن رات مشتعل
اپنے بھی کوئی کم نہیں حالات مشتعل
مانا کہ کر رہی ہے ہر اک بات مشتعل

لیکن کبھی حدودِ شریعت نہ توڑیئے

کفار سرغنوں کو بھی گالی نہ دیجیے
یوں اپنے سر پہ بارِ معاصی نہ لیجیے
اپنی زباں کو آپ کیوں آلودہ کیجیے
ایسے میں آپ صبر کا اک گھونٹ پیجیے

لیکن کبھی حدودِ شریعت نہ توڑیئے

اللہ کے حدود سے باہر عدو بھی ہے
مومن کے حق میں حکمِ فلا تقربو بھی ہے
اپنے ہی گھر کو توڑنا اقدامِ سُو بھی ہے
اس پاک سر زمیں میں ہمارا لہو بھی ہے

لیکن کبھی حدودِ شریعت نہ توڑیئے

نعرہ ہے احتجاج ہے جوش و خروش ہے
مومن کہ جاں بدست ہے اور سرفروش ہے
خود زیست امتحان ہے سر بارِ دوش ہے
ایسے میں اپنے آپ کا بھی کس کو ہوش ہے

لیکن کبھی حدودِ شریعت نہ توڑیئے

ہر نصرتِ جہاد کی تدبیر کیجیے
جلسے جلوس کیجیے تقریر کیجیے
محفوظ پر نہ کوئی بھی تصویر کیجیے
جائز حدوں میں رہ کے تو تشہیر کیجیے

لیکن کبھی حدودِ شریعت نہ توڑیئے

خونِ جگر سے

آ گاہ ہیں ہم دشمنِ شاطر کے ہنر سے
اللہ نوازے گا ہمیں فتح و ظفر سے

باہر سے عدو آئے گا تو کھائے گا منہ کی
بے فکر نہیں رہتے ہیں ہم لوگ بھی گھر سے

بینائی سے محروم بنا دیں گے اسے ہم
دیکھے نہ کبھی کوئی ہمیں میلی نظر سے

وہ پہل کرے چھیڑے تباہی کو دے دعوت
کرگس کو یہ جرأت نہیں شاہین کے ڈر سے

خطرات سے خائف نہیں ہوتے ہیں مسلماں
ہم کھیلتے رہتے ہیں سدا خوف و خطر سے

گلچیں کے تصرف کو نہ برداشت کریں گے
سینچا ہے چمن ہم نے آثر خونِ جگر سے

عزمِ مصمم

نورِ حق کس طرح پھونکوں سے بجھایا جائے گا
اتنے ہی ابھریں گے ہم جتنا دبایا جائے گا

یا تو جشنِ فتح سجدے میں منایا جائے گا
یا شہادت کا مزہ جنت میں پایا جائے گا

آئے گا اسلام ہی غالب تمام ادیان پر
کفر کا نام و نشاں جگ سے مٹایا جائے گا

جو مخالف ہیں جہادِ فی سبیل اللہ کے
خاک میں ان کے عزائم کو ملایا جائے گا

رب نے چاہا تو بہت ہی جلد لیں گے انتقام
ظالمِ کشمیر کو کیونکر بھلایا جائے گا

قابضِ بیت المقدس کو نہیں بھولیں گے ہم
ظالموں کو ظلم کا بدلہ چکایا جائے گا

حسبِ عادت جاں ہتھیلی پر لئے جائیں گے ہم
حسبِ سابق زخم کھا کر مسکرایا جائے گا

صرف باتوں تک نہیں محدود جوشِ انقلاب
رب نے چاہا تو عمل کر کے دکھایا جائے گا

جواب ہم دیں گے

زمانے بھر کو نیا انقلاب ہم دیں گے
سوال تم نے کیا ہے جواب ہم دیں گے

جنازہ دھوم سے نکلے گا ورلڈ آرڈر کا
خدا کے حکم سے ایسا نصاب ہم دیں گے

جو نشہ خونِ مسلماں کا ہے اب اترے گا
تمہیں تمہارے لہو کی شراب ہم دیں گے

بڑھیں گے غزنوی بن کر جو ہند کی جانب
تو بت پکار اٹھیں گے حساب ہم دیں گے

خدا کے دین کا احیا ہمارا مقصد ہے
خدا کی راہ میں اپنا شباب ہم دیں گے

ہمارے ایک مجاہد سے بھی ملا آنکھیں
تو فوجِ ہند جری کا خطاب ہم دیں گے

عدو سے نمٹنا بھی ہم جانتے ہیں

پلٹ کر جھپٹنا بھی ہم جانتے ہیں
جھپٹ کر پلٹنا بھی ہم جانتے ہیں

نہ یوں فتحِ جزوی پہ مسرور ہونا
کہ بازی اُلٹنا بھی ہم جانتے ہیں

تُو مانے نہ مانے زمانہ ہے شاہد
کہ میداں میں ڈٹنا بھی ہم جانتے ہیں

جو آنچ آئے دینی حمیت پہ اپنی
حکومت سے ہٹنا بھی ہم جانتے ہیں

زمانے میں جیتے ہیں ہم سر اٹھا کر
رہِ حق میں کٹنا بھی ہم جانتے ہیں

بباطن جڑیں اپنی مضبوط کر کے
بظاہر سمٹنا بھی ہم جانتے ہیں

عدو ہم کو مجبور و بے بس نہ سمجھے
عدو سے نمٹنا بھی ہم جانتے ہیں

عیسوی سال کے آغاز پر

آثر اغیار کے جب سال کا آغاز ہوتا ہے
تو اپنے بھائی بہنوں کا عجب انداز ہوتا ہے

بہرسو منعقد ہوتی ہے محفل ناچ گانے کی
بھلا کر سوزِ دل ہر شخص محوِ ساز ہوتا ہے

یہ لفظِ جنوری گویا کہ مشتق جانور سے ہو
وہی حرکات ہوتی ہیں وہی انداز ہوتا ہے

بہت سے تو برائی کو برائی بھی سمجھتے ہیں
بہت سوں کو تو ان افعال پر خود ناز ہوتا ہے

نہیں لاسکتیں تابِ دید ایسے وقت میں آنکھیں
کہ جب آغوشِ کرگس میں کوئی شہباز ہوتا ہے

کسی کی آبرو عزت سے اس دن کھیلنا اے دوست
معزز سمجھے جانے والوں کا اعزاز ہوتا ہے

ترقی یافتہ جدت پسند انسان اپ ٹو ڈیٹ
یونہی تو عالمی رائے کا ہم آواز ہوتا ہے

جبینِ مسلمیں ہوتی ہے خاک آلود اس شب میں
کہ ان کا فعل کفر و فسق کا غماز ہوتا ہے

اگر گدھ کی طرح شاہین محوِ مردہ خوری ہو
بہت ہی جلد وہ ناقابلِ پرواز ہوتا ہے

بچا کر جاں جھکا کر سر جئے تو ہے مہذب وہ
وہ دہشت گرد کہلاتا ہے جو جانباز ہوتا ہے

ایک شعر

حبِ دنیا غفلتِ عقبیٰ کی کچھ حد ہی نہیں
کیا ہماری زندگی کا کوئی مقصد ہی نہیں

CS CamScanner

ہندوؤں کے مذہبی تہوار بسنت میں مسلمانوں کی شرکت کے المیے پر جذبات کا اظہار

کفار مسلمین سے مصروفِ جنگ ہیں
اور مسلمین خیر سے محوِ پتنگ ہیں

واں ایٹمی پلانٹ اور میزائلوں کی دُھن
یاں بربط و رباب ہیں مضراب و چنگ ہیں

امت کا غم تو خاک ہو خود اپنا غم نہیں
خوش مستیوں میں مست ہیں محوِ ترنگ ہیں

دو قومی نظریے کا جنازہ نکل گیا
ہم فکر ہم خیال سبھی سنگ سنگ ہیں

ہے پیروی ہنود کی لاشہ بسنت کا
ارواح مردہ مردہ جسد رنگ رنگ ہیں

حاصل ہے سرپرستیٔ شاہانِ وقت بھی
اس کاروبارِ ننگ میں سرکار سنگ ہیں

یہ جشنِ نو بہار ہے یا راہِ خار زار
عقلیں بھی اب تو اہلِ بصیرت کی دنگ ہیں

ڈھایا ہے بے جا وسعتِ نظری نے قصرِ دیں
جب ہی تو آسمان و زمیں ہم پہ تنگ ہیں

طوفانی بارشیں ہیں بگولے ہیں موت ہے
عبرت کدے ہوں لاکھ دلوں پر جو زنگ ہیں

کرتے ہیں رنگ رلیوں میں خوفِ خدا کی بات
یعنی اثر بھی رنگ میں گویا کہ بھنگ ہیں

مسلماں حکمرانو! اب تو تم بیدار ہو جاؤ

سنو صدیقِ اکبرؓ کی طرح خوددار ہو جاؤ
اٹھو فاروقِ اعظمؓ کی طرح جی دار ہو جاؤ
بڑھو عثمان ذوالنورینؓ کی تلوار ہو جاؤ
چلو اب پیروکارِ حیدرِ کرارؓ ہو جاؤ
مسلماں حکمرانو! اب تو تم بیدار ہو جاؤ

دفاعِ اہلِ ایماں کے لئے تیار ہو جاؤ
مقابل کفر کے اک آہنی دیوار ہو جاؤ
گلے کے طوق کو توڑو تبر بردار ہو جاؤ
محمد ابنِ قاسمؒ سے سپہ سالار ہو جاؤ
مسلماں حکمرانو! اب تو تم بیدار ہو جاؤ

مسلماں کو مٹاؤ کفر کا پُرزور نعرہ ہے
خدا کے دین کا مٹنا تمہیں کیونکر گوارا ہے
امیرالمؤمنیں نے اہلِ ایماں کو پکارا ہے
ضرورت کا تقاضا ہے کہ تم انصار ہو جاؤ
مسلماں حکمرانو! اب تو تم بیدار ہو جاؤ

نہ ٹھہرو اپنے محلوں میں اب آبِ منجمد ہوکر
ہوا ہے حملہ آور کفر تم پر متحد ہوکر
علاج اس کا کرو اب تم بھی فوراً مستعد ہوکر
تھے اب تک پھول بن کر اب مگر تلوار ہو جاؤ
مسلماں حکمرانو! اب تو تم بیدار ہو جاؤ

یہودی پھر مظالم کا بپا طوفان کرتا ہے
اور عیسائی صلیبی جنگ کا اعلان کرتا ہے
تقاضا صاحبِ ایمان سے ایمان کرتا ہے
صلاح الدین ایوبیؒ کے پیروکار ہوجاؤ
مسلماں حکمرانو! اب تو تم بیدار ہوجاؤ

یہ مانا ایٹمی قوت نہیں ہے مال تو ہے نا
تمہاری مملکت میں ہی زرِ سیال تو ہے نا
یہ دولت کافروں کے زیرِ استعمال تو ہے نا
بہت لوٹا گیا تم کو، بس اب ہشیار ہوجاؤ
مسلماں حکمرانو! اب تو تم بیدار ہوجاؤ

کہیں پر اک مسلماں بھی جو گھر جائے مصیبت میں
تو آنا چاہیئے کُل امتِ مسلم کو حرکت میں
رہو گے کب تلک تم مبتلا یوں خوابِ غفلت میں
کہیں خود بھی نہ آڑے وقت سے دوچار ہوجاؤ
مسلماں حکمرانو! اب تو تم بیدار ہوجاؤ

رہو گے کب تلک یوں محوِ طاؤس و رباب آخر
عدالت میں کھڑا ہونا تو ہے روزِ حساب آخر
خدا کے سامنے دوگے بتاؤ ! کیا جواب آخر
کہیں ایسا نہ ہو اس دن ذلیل و خوار ہوجاؤ
مسلماں حکمرانو! اب تو تم بیدار ہوجاؤ

ہے جینا بھی کوئی جینا اگر ذلت مقدر ہے
اِدھر پاؤں میں بیڑی ہے اُدھر گردن پہ خنجر ہے
اب ایسی زندگی سے تو یقیناً موت بہتر ہے
سو اب سلطان ٹیپو کی طرح جی دار ہو جاؤ
مسلماں حکمرانو! اب تو تم بیدار ہو جاؤ

جہاں آزاد لوگوں کو غلامی راس آتی ہے
تو ذلت اور رسوائی یقیناً پاس آتی ہے
سو جگری دوستوں میں بھی عدو کی باس آتی ہے
کہیں ایسا نہ ہو تم لقمۂ اغیار ہو جاؤ
مسلماں حکمرانو! اب تو تم بیدار ہو جاؤ

مقابل حق کے باطل مات ہے یہ جانتے ہو تم
بھلا کیا کفر کی اوقات ہے پہچانتے ہو تم
سپُر طاقت خدا کی ذات ہے خود مانتے ہو تم
خدا کے نام پر آزاد و خود مختار ہو جاؤ
مسلماں حکمرانو! اب تو تم بیدار ہو جاؤ

پتھر بھی روئے رونا مومن کی بے حسی کا

مفرورِ موت کیوں ہے دلدادہ زندگی کا
پیغامِ مرگ ہوگا انجام بزدلی کا

اللہ جس کو رکھے پھر کون اس کو چکھے
حافظ بھی ہے وہی جو خالق ہے زندگی کا

مظلوم کے بھی نالے اس کو نہیں جگاتے
پتھر بھی روئے رونا مومن کی بے حسی کا

امت کو بے حسی پر غفلت کی زندگی پر
افسوس بھی نہیں ہے، افسوس ہے اسی کا

پہلے بھی اس کو اکثر تم آزما چکے ہو
اب چھوڑدو ارادہ دشمن سے دوستی کا

دنیا سے ہے محبت اور موت سے ہے وحشت
دراصل یہ سبب ہے امت کی بزدلی کا

بھاگے گا الٹے پاؤں خود سر پہ پیر رکھ کر
نشّہ اتار دیں گے دشمن کی خودسری کا

پتھر بھی روئے رونا مومن کی بے حسی کا

مفرورِ موت کیوں ہے دلدادہ زندگی کا
پیغامِ مرگ ہوگا انجام بزدلی کا

اللہ جس کو رکھے پھر کون اس کو چکھے
حافظ بھی ہے وہی جو خالق ہے زندگی کا

مظلوم کے بھی نالے اس کو نہیں جگاتے
پتھر بھی روئے رونا مومن کی بے حسی کا

امت کو بے حسی پر غفلت کی زندگی پر
افسوس بھی نہیں ہے، افسوس ہے اسی کا

پہلے بھی اس کو اکثر تم آزما چکے ہو
اب چھوڑدو ارادہ دشمن سے دوستی کا

دنیا سے ہے محبت اور موت سے ہے وحشت
دراصل یہ سبب ہے امت کی بزدلی کا

بھاگے گا الٹے پاؤں خود سر پہ پیر رکھ کر
نشّہ اتار دیں گے دشمن کی خودسری کا

اک طرف ہے ٹکنالوجی اک طرف ایمان ہے

اہلِ دل کی کاوشوں پر عقل بھی حیران ہے
اک طرف ہے ٹکنالوجی اک طرف ایمان ہے

شمعِ ایمان کو پھونکوں سے گل کرنا محال
یہ جسارت کرنے والا واقعی نادان ہے

لاکھ ہوں مظلوم ہمت ہارنے والے نہیں
جیت لینا جنگ ظالم کا کوئی آسان ہے؟

عقل حیراں ہے بتوں کی بے بسی کو دیکھ کر
درحقیقت یہ خدا کے عشق کا فیضان ہے

کافروں کا جگ میں کوئی والی و وارث نہیں
یہ مرے اللہ کا قرآن میں اعلان ہے

جرمِ بے گناہی

مری حق گوئی ہے مانندِ زاغاں
نہیں میں بلبلِ دربارِ شاہی

بنی جو وجۂ تعزیرِ مسلسل
ہے میرا جرم جرمِ بے گناہی

اصلاحی منظومات

کہہ دو شہِ بطحہ ﷺ کے گدا ہو کہ نہیں ہو
سرکارِ دو عالم ﷺ پہ فدا ہو کہ نہیں ہو
تم عاشقِ محبوبِ خدا ہو کہ نہیں ہو
گر ہو، تو زمانے کو بھی خاطر میں نہ لاؤ

مونچھوں کو کترواؤ اور ڈاڑھی کو بڑھاؤ

میں اللہ سے ڈرتا ہوں

دم اغیار کا بھرتا ہوں چاہِ سیہ میں اترتا ہوں
حسنِ بتاں پر مرتا ہوں خوب گناہ بھی کرتا ہوں

میں اللہ سے ڈرتا ہوں

دل مت پوچھو کیسا ہے جیب میں میرے پیسا ہے
چہرہ غیروں جیسا ہے عشق نبی ﷺ سے کرتا ہوں

میں اللہ سے ڈرتا ہوں

بن بیٹھا ہوں عبدِ ھویٰ ظاہر کا ہے حال برا
باطن کا حافظ ہے خدا اب تو بطن ہی بھرتا ہوں

میں اللہ سے ڈرتا ہوں

سوچتا ہوں میں ذکر کروں عقبیٰ کی کچھ فکر کروں
پر اس کا کیا ذکر کروں ہاتھ پہ ہاتھ ہی دھرتا ہوں

میں اللہ سے ڈرتا ہوں

CamScanner

ٹی وی ہے میرے گھر پر بارِ گناہ بھی ہے سر پر
جھکتا ہوں غیروں کے در پر غیرِ خدا پر مرتا ہوں

میں اللہ سے ڈرتا ہوں

روز و شب عصیاں میں مست سوچ بلند اور ہمت پست
تھا جو رب سے عہدِ الست اس سے گرچہ مکرتا ہوں

میں اللہ سے ڈرتا ہوں

تھے جیسے تیسے بھی حیلے ایسے ویسے بھی
کام ہیں میرے جیسے بھی پھر بھی بات یہ کرتا ہوں

میں اللہ سے ڈرتا ہوں

لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا

میں حکم عدولیِ خدا کر نہیں سکتا
یوں نامۂ اعمال سیہ کر نہیں سکتا
عصیاں کی غلاظت کو غذا کر نہیں سکتا
گو حقِ عبادت تو ادا کر نہیں سکتا

لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا
تم کچھ بھی کہو رب کو خفا کر نہیں سکتا

بازار بھی جاؤں گا دکاں پر بھی رہوں گا
میں دوشِ زمانہ پہ کبھی بار نہ ہوں گا
حق جس کو سمجھتا ہوں وہی بات کہوں گا
تکلیف جو اس راہ میں آئے گی سہوں گا

لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا
تم کچھ بھی کہو رب کو خفا کر نہیں سکتا

ہے سب سے بڑا دوستو مولیٰ کا سہارا
وہ روٹھ گیا گر تو نہیں کوئی ہمارا
بن اس کی رضا کیسے ہو مومن کا گزارا
نقصان کروڑوں کا بھی کرلوں گا گوارا

لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا
تم کچھ بھی کہو رب کو خفا کر نہیں سکتا

الفاظ مرے پاس سہانے بھی ہیں لیکن
اعذار ہزاروں ہیں بہانے بھی ہیں لیکن
بے مثل کہانی بھی فسانے بھی ہیں لیکن
مانا مجھے اوقات بچانے بھی ہیں لیکن

لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا
تم کچھ بھی کہو رب کو خفا کر نہیں سکتا

افکارِ زماں، فکرِ مکاں اپنی جگہ پر
اسباب و علل سود و زیاں اپنی جگہ پر
مِل اپنی جگہ پر ہے دکاں اپنی جگہ پر
مصروفیتِ کارِ جہاں اپنی جگہ پر

لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا
تم کچھ بھی کہو رب کو خفا کر نہیں سکتا

جس دل کو لگا ذکر و عبادت کا مزہ ہو
جس قلب میں موجود اثر خوفِ خدا ہو
خود کہیئے بھلا کیسے وہ مائل بہ خطا ہو
ناراض ہو افسر کہ مرا سیٹھ خفا ہو

لیکن میں نمازوں کو قضا کر نہیں سکتا
تم کچھ بھی کہو رب کو خفا کر نہیں سکتا

CamScanner

مونچھوں کو کترواؤ اور ڈاڑھی کو بڑھاؤ

اب سیرت و کردار کو سنت سے سجاؤ
کفار کے ملعون طریقوں کو مٹاؤ
اللہ کے پیاروں کی طرح شکل بناؤ
پیغام نبوت کا یہ امت کو سناؤ

مونچھوں کو کترواؤ اور ڈاڑھی کو بڑھاؤ

مانا کہ ہے سرکارﷺ کی الفت ترے دل میں
ہے موجزن آقاﷺ کی محبت ترے دل میں
پر اتنی بھی ہوتی نہیں ہمت ترے دل میں
چہرے پہ ذرا سنتِ آقاﷺ کو سجاؤ

مونچھوں کو کترواؤ اور ڈاڑھی کو بڑھاؤ

کہہ دو شہِ بطحہﷺ کے گدا ہو کہ نہیں ہو
سرکارِ دو عالمﷺ پہ فدا ہو کہ نہیں ہو
تم عاشقِ محبوبِ خدا ہو کہ نہیں ہو
گر ہو، تو زمانے کو بھی خاطر میں نہ لاؤ

مونچھوں کو کترواؤ اور ڈاڑھی کو بڑھاؤ

میں جانتا ہوں عشقِ نبی ہے ترے دل میں
سرکار ﷺ کی آمد کی خوشی ہے ترے دل میں
ہاں عشق کی اک آگ لگی ہے ترے دل میں
اس آگ کو ظاہر کرو دنیا کو دکھاؤ

مونچھوں کو کترواؤ اور ڈاڑھی کو بڑھاؤ

مانا کہ بسر مدح میں راتیں تو بہت کیں
تخلیق اثرؔ تم نے بھی نعتیں تو بہت کیں
اس بابِ رہِ عشق میں باتیں تو بہت کیں
اب سنتِ آقا ﷺ پہ عمل کر کے دکھاؤ

مونچھوں کو کترواؤ اور ڈاڑھی کو بڑھاؤ

بے نمازی کا انجام

"اک روز مومنو تمہیں مرنا ضرور ہے"
"پڑھتے رہو نماز یہ قولِ حضور ﷺ ہے"

"پڑھتے رہو نماز تو چہرے پہ نور ہے"
"پڑھتے نہیں نماز تو اپنا قصور ہے"

آؤ تمہیں سناؤں فضیلت نماز کی
سب سے بلند پایہ عبادت نماز کی

حاصل کرو خدارا سعادت نماز کی
کرتے رہو ہمیشہ حفاظت نماز کی

چہرے پہ ہو جمال ہمیشہ نماز کا
رکھا کرو خیال ہمیشہ نماز کا

پیارے نبی ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے
قربِ خدا کا زینہ یہ بے شک نماز ہے

پابندیٔ نماز ہے ایمان کی دلیل
روزِ جزا یہی ہے مسلمان کی دلیل

جو شخص بھی نماز کا پابند ہے جناب
جنت میں وہ تو جائے گا بے شک بلا حساب

''اک روز مومنو تمہیں مرنا ضرور ہے''
''پڑھتے رہو نماز یہ قولِ حضورﷺ ہے''

اب تارکِ نماز کی سنیئے سزائیں بھی
دنیا میں ہر قدم پہ مصیبت بلائیں بھی

محشر میں بھی وہ رسوا کیا جائے گا بہت
سورج کی اپنے سر پہ تپش پائے گا بہت

ڈوبے گا جب پسینے میں شرمائے گا بہت
اور کرب سے وہ چیخے گا چلائے گا بہت

لیکن اب اس کا رونا کسی کام کا نہیں
اشکوں سے خود کو دھونا کسی کام کا نہیں

''اک روز مومنو تمہیں مرنا ضرور ہے''
''پڑھتے رہو نماز یہ قولِ حضورﷺ ہے''

سجدے کا حکم ہوگا تو جھکنے نہ پائے گا
اللہ اس کی پیٹھ کو تختہ بنائے گا

کوشش بہت کرے گا کہ سجدے میں جاؤں میں
دنیا میں تو گنوایا یہاں کچھ کماؤں میں

پر شرم سے وہ ہوگا زمیں میں گڑا ہوا
مسجود ساری خلق، فقط وہ کھڑا ہوا

''اک روز مومنو تمہیں مرنا ضرور ہے''
''پڑھتے رہو نماز یہ قولِ حضورﷺ ہے''

جب اس سے کہا جائے گا اپنی صفائی میں
کچھ کہنا چاہتا ہے درِ کبریائی میں

چاہے گا جھوٹ کہہ کے بچالے وہ اپنی جان
پر بند کردی جائے گی اس شخص کی زبان

ہر عضو کو پھر اس کے زباں دے دی جائے گی
پھر اس کی آنکھ اصل حقیقت بتائے گی

آنکھیں کہیں گی مجھ سے غلط دیکھتا تھا یہ
غیروں کی آبرو کو فقط دیکھتا تھا یہ

بد نظری مجھ سے روز ہی کرتا تھا یہ خبیث
اور حسنِ عارضی پہ ہی مرتا تھا یہ خبیث

بولیں گے کان سنتا تھا گانے یہ مجھ سے روز
اس کو بہت پسند تھا نامحرموں کا سوز

قرآن مجھ سے سننا گوارا نہ تھا اسے
اللہ کا کلام ہی پیارا نہ تھا اسے

بولیں گے ہاتھ مجھ کو اٹھایا گیا غلط
ظلم اور زیادتی میں لگایا گیا فقط

حق کے خلاف تیر چلایا گیا فقط
اور مومنوں کا خون بہایا گیا فقط

پاؤں کہیں گے مجھ سے یہ مسجد نہیں گیا
لیکن جہاں گناہ تھے بے شک وہیں گیا

مجرے میں ناچ گانے میں جاتا تھا مجھ سے یہ
چکر در بتاں کے لگاتا تھا مجھ سے یہ

''اک روز مومنو تمہیں مرنا ضرور ہے''
''پڑھتے رہو نماز یہ قولِ حضورﷺ ہے''

بولیں گے لب شراب ہی ہم سے پیئے گئے
ہم سے فقط حرام کے بوسے لئے گئے

پیغام خوبروؤں کو ہم سے دیئے گئے
حق گوئی کے مقام پہ لیکن سیئے گئے

گویا وجود سارا سوائے زبان کے
دے گا گواہی وہ بھی خلاف اپنی جان کے

آئے گی صدا حق کی طرف سے کہ بدعمل
افسوس کر ہمیشہ، ہمیشہ تو ہاتھ مل

جنت کی سوچ چھوڑ جہنم میں جا کے جل
لے جائیں گے فرشتے اسے کھینچ منہ کے بل

دوزخ اسے پکارے گی آجا مرے مکیں
تجھ کو پسند آیا نہ کیونکر خدا کا دیں

دنیائے بے ثبات میں ایسا مگن ہوا
آخر کو اب خراب ترا ہی وطن ہوا

شیطان و نفس کا تو بڑا پیروکار تھا
اللہ کا جو حکم تھا وہ تجھ پہ بار تھا

اوروں کی آبرو سے بڑا کھیلتا تھا تو
گو ہر قدم پہ آفتیں بھی جھیلتا تھا تو

لیکن نہ باز آیا تو فعلِ حرام سے
شاید کہ بیر تھا تجھے اللہ کے نام سے

سنت کی راہ تجھ کو پسند آئی ہی نہیں
اسلاف کی تو کوئی ادا بھائی ہی نہیں

تنقید کرتا تھا فقط علمائے دین پر
فتنہ بنا رہا تو ہمیشہ زمین پر

صورت یہود کی تو نصاریٰ کا تھا لباس
اسلام کا ذرا سا بھی رکھا نہ تو نے پاس

کفار کے مشابہ تری چال ڈھال تھی
دنیا کی تھی ہوس نہ کہ فکر مآل تھی

تو خود بتا کہ بھول کے بھی ڈالی تھی نظر
کلمہ، نماز، روزہ و حج و زکوٰۃ پر

فرصت تجھے ملی ہی نہیں کھیل کود سے
چلتا تھا کاروبار ترا صرف سود سے

دولت لگی ہوئی تھی ترے منہ حرام کی
تجھ کو یہاں بھی دیتے ہیں دعوت طعام کی

لیکن یہاں یہ گھاس ہے بھوسا ہے خار ہے
اور اس کے بعد تجھ پہ فرشتوں کی مار ہے

کھانے کے بعد پیاس تری یوں بجھاؤں گا
میں تجھ کو کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا

غِسلین اور لہو کے بھی تالاب ہیں یہاں
خون اور پیپ کے بھی ہیں دریا رواں دواں

بچھو بھی خچروں کے برابر ہیں یاں عجیب
اور خوفناک اژدھے بھی ہیں ترا نصیب

دنیا میں جس کو سمجھے تھے قصے کہانیاں
جس سے کہ بے خبر تھیں تمہاری جوانیاں

آخر کو اس کی پیٹ میں آنا ہی پڑ گیا
خود آپ اپنا جسم جلانا ہی پڑ گیا

اب تُو یہیں رہے گا تُو میرا ہے میں تری
دیکھا کرے گا روز غضب ناکیاں مری

"اک روز مومنو تمہیں مرنا ضرور ہے"
"پڑھتے رہو نماز یہ قولِ حضور ﷺ ہے"

دیتے رہو زکوٰۃ

"اک روز مومنو تمھیں مرنا ضرور ہے"
"دیتے رہو زکوٰۃ یہ قولِ حضورﷺ ہے"

دیتے رہو زکوٰۃ تو چہرے پہ نور ہے
دیتے نہیں زکوٰۃ تو اپنا قصور ہے

ہے قلب پر گراں یہ عبادت عجیب ہے
پر اس عمل کی دوست فضیلت عجیب ہے

دیتا ہے جو زکوٰۃ خدا کے قریب ہے
جو اس سے جی چرائے بڑا بدنصیب ہے

ہر صاحبِ نصاب پہ واجب ہے یہ زکوٰۃ
کچھ شک نہیں بن جائے یہی باعثِ نجات

مالِ حلال جسم ہے تو جان ہے زکوٰۃ
دراصل دوست حصۂ ایمان ہے زکوٰۃ

ہم پر خدائے پاک کا احسان ہے زکوٰۃ
اسلام کے نظام کی اک شان ہے زکوٰۃ

ظاہر میں یوں تو مال کا نقصان ہے زکوٰۃ
لیکن ہے سچ کہ خلد کا سامان ہے زکوٰۃ

راہِ خدا میں خرچ کرو گر ہو عقل مند
گن گن کے مال رکھنا خدا کو ہے ناپسند

نادار اور غریب جو ہیں ان کا ساتھ دو
قرآن کا یہ حکم ہے لوگو زکوٰۃ دو

"اک روز مومنو تمہیں مرنا ضرور ہے"
"دیتے رہو زکوٰۃ یہ قولِ حضورﷺ ہے"

ظاہر میں تو زکوٰۃ گھٹاتا ہے مال کو
لیکن پتہ چلے گا یہ روزِ مآل کو

جب سہل یہ کرے گا جواب و سوال کو
کردے گا دور آپ سے حزن و ملال کو

سایہ کرے گا دوستو محشر کی دھوپ میں
آئے گا آڑے وقت مسیحا کے روپ میں

دلوائے گا اعمال نامہ دائیں ہاتھ وہ
جنت میں لے کے جائے گا عزت کے ساتھ وہ

"اک روز مومنو تمہیں مرنا ضرور ہے"
"دیتے رہو زکوٰۃ یہ قولِ حضورﷺ ہے"

جو شخص بھی زکوٰۃ کا منکر ہوا جناب
پکڑے گا عنقریب خدا کا اسے عذاب

دینا پڑے گا حشر میں ہر پائی کا حساب
کتنے لگائے جوئے میں کتنے کی پی شراب

ٹی وی و وی سی آر میں کتنے روپے لگے
بنگلے میں اور کار میں کتنے روپے لگے

عیاشیوں میں خوب ہی دولت لٹائی تھی
اک وقت بھی غریب کو روٹی کھلائی تھی

سوچو تو خود ہی دوگے وہاں پر جواب کیا
برداشت کر سکوگے خدا کا عذاب کیا

فرعونیت پہ ہو نہ مُصر میرے دوستو
یہ چیز ہے بہت ہی مُضر میرے دوستو

شداد کا نہ راستہ اپناؤ آج پھر
نمرود کی نہ داستاں دہراؤ آج پھر

قارون کی نہ نقل کرو بات مان لو
اللہ کے غضب سے ڈرو بات مان لو

"اک روز مومنو تمہیں مرنا ضرور ہے"
"دیتے رہو زکوٰۃ یہ قولِ حضورﷺ ہے"

لاکھوں ہی خرچ کرتے ہو شادی بیاہ میں
سنت ہے جبکہ سادگی کرنا نکاح میں

دراصل دیں کی قدر نہیں ہے نگاہ میں
مدہوش ایسے ہوگئے دنیا کی چاہ میں

"اک روز مومنو تمہیں مرنا ضرور ہے"
"دیتے رہو زکوٰۃ یہ قولِ حضورﷺ ہے"

فیشن پہ بیویوں کی لگاتے ہو بے حساب
پھر ان کو اپنے ساتھ گھماتے ہو بے حجاب

کیا نام دوں اسے کہ عجب بے حسی ہے یہ
کہتے ہیں لوگ اس کو نئی روشنی ہے یہ

مغرب کا جادو دیکھئے مشرق پہ چل گیا
غیرت کا میرے دوست جنازہ نکل گیا

نسوانیت پہ خرچ ہے عریانیت پہ خرچ
ہوتا نہیں ہے آج تو انسانیت پہ خرچ

دنیا کے لئے خرچ میں دُکھتا نہیں ہے دل
پیسے بہائے جاتے ہیں رکتا نہیں ہے دل

مسجد میں چندہ دینا گراں ہے مزاج پر
کرتے ہو خرچ سیکڑوں رسم و رواج پر

لاکھوں روپے لگاتے ہو اپنے علاج پر
احسان بھی جتاتے ہو جا کر سماج پر

میں نے فلاں کا کام بنایا ہے پوچھ لو
میں نے فلاں کا سیج سجایا ہے پوچھ لو

لوگوں میں کتنا مال بہایا ہے پوچھ لو
کتنوں کے گھر چراغ جلایا ہے پوچھ لو

لیکن یہ کام سب ہیں دکھانے کے واسطے
دنیا میں اک مقام بنانے کے واسطے

اس خرچ کا ہے ایک ہی مقصود واہ واہ
اخلاص نام کو نہیں اس پہ ہے بس نگاہ

شہرت ملے گی ایسی کہ دنیا میں ہوگا نام
اچھے برے کریں گے سبھی میرا احترام

صد حیف کم نصیب کہ شہرت کے واسطے
خود بند کر رہا ہے تو جنت کے راستے

ہرگز نہ جا سکے گا ریاکار خلد میں
داخل نہ ہونگے روح کے بیمار خلد میں

جائیں گے بس خدا کے پرستار خلد میں
ہوگا خدائے پاک کا دیدار خلد میں

جنت جو چاہتے ہو تو نیت کرو درست
کاموں میں آخرت کے بنو تم نہ اتنے سست

کرتے رہو زکوٰۃ کو اخلاص سے ادا
خوشحال پھر رہو گے دو عالم میں تم سدا

آئی بلا بھی صدقہ و خیرات سے ٹلے
آئے نہیں یقین جسے کرکے دیکھ لے

راہِ خدا میں خرچ سے بڑھتا ہے مال اور
برکت جو چاہتا ہے تو صدقہ نکال اور

''اک روز مومنو تمہیں مرنا ضرور ہے''
''دیتے رہو زکوٰۃ یہ قولِ حضور ﷺ ہے''

راہِ خدا میں خرچ کرو میرے دوستو
دامن کو نیکیوں سے بھرو میرے دوستو

یہ چیز آخرت میں بڑی کام آئے گی
خلدِ بریں کا ساتھ لئے جام آئے گی

میری خدائے پاک سے ہے یہ دعا آثرؔ
محروم روزِ حشر نہ ہو کوئی بھی بشر

اللہ پاک سب کو بڑا دل عطا کرے
ہم ایسے گمرہوں کو بھی منزل عطا کرے

کچھ بھروسا نہیں

نام لے لے کے ان کا جئے جایئے
حق کا پیغام جگ کو دیئے جایئے
یوں مزہ زندگی کا لئے جایئے
ذکرِ حق ہر نفس بس کئے جایئے

سطحِ ایمان کا کچھ بھروسا نہیں

پیرویٔ زمانے سے کیا فائدہ
دارِ فانی سجانے سے کیا فائدہ
اس کے دھوکے میں آنے سے کیا فائدہ
گھر مزین بنانے سے کیا فائدہ

عارضی جان کا کچھ بھروسا نہیں

کب فسانہ حقیقت میں ڈھل جائے یہ
جانے کب اپنا مسکن بدل جائے یہ
ان سے ملنے کی خاطر مچل جائے یہ
کیا کسی کو خبر کب نکل جائے یہ

روحِ مہمان کا کچھ بھروسا نہیں

معصیت کی جہاں سے بھی آجائے بو
حکم قرآن دیتا ہے لا تقربو
کر کے خود اپنی ہی خواہشوں کا لہو
آپ ہو جائیں فوراً وہاں سے رفو

دل کے میلان کا کچھ بھروسا نہیں

ان کی قربت کا کچھ تو مزہ لیجئے
یوں دیارِ بتاں میں نہ آ لیجئے
گر مقابل حسینوں کو پا لیجئے
اپنی نظروں کو فوراً جھکا لیجئے

نفس و شیطان کا کچھ بھروسا نہیں

نفس ہے دوستو ایسی ملعون شے
دل کو مدہوش کردیتی ہے اس کی لے
اب آخر ہم نے کر لی ہے یہ بات طے
نفسِ انسان مثل اس سمندر کے ہے

جس میں طوفان کا کچھ بھروسا نہیں

معصیت کی جہاں سے بھی آجائے بو
حکم قرآن دیتا ہے لا تقربو
کر کے خود اپنی ہی خواہشوں کا لہو
آپ ہو جائیں فوراً وہاں سے رفو

دل کے میلان کا کچھ بھروسا نہیں

ان کی قربت کا کچھ تو مزہ لیجئے
یوں دیارِ بتاں میں نہ آ لیجئے
گر مقابل حسینوں کو پا لیجئے
اپنی نظروں کو فوراً جھکا لیجئے

نفس و شیطان کا کچھ بھروسا نہیں

نفس ہے دوستو ایسی ملعون شے
دل کو مدہوش کردیتی ہے اس کی لے
اب اثر ہم نے کر لی ہے یہ بات طے
نفسِ انسان مثل اس سمندر کے ہے

جس میں طوفان کا کچھ بھروسا نہیں

بس صرف مسجد نہ جائے

نظر بے جھجک بے تحاشا اٹھائے
قدم سوئے بازار ہر دم بڑھائے
سنیما کے دن رات چکر لگائے

مگر تجھ پر افسوس ہے ہائے ہائے
نہ جائے تو بس صرف مسجد نہ جائے

تو کس طرح زندہ ہے غافل خدا بن
گزرتا ہے غیروں کے گھر میں تیرا دن
تو پھرتا ہے دن رات گلیوں میں لیکن

خدا کا جو گھر ہے وہ تجھ کو نہ بھائے
نہ جائے تو بس صرف مسجد نہ جائے

کبھی اپنے اعمال پر کی نظر بھی
جھکائے کبھی رب کے آگے تو سر بھی
تو جاتا تو ہے رشتہ داروں کے گھر بھی

مگر اپنے خالق سے نظریں چرائے
نہ جائے تو بس صرف مسجد نہ جائے

ارے تو نے غافل یہ سوچا کبھی بھی
صدا دیتی ہے تجھ کو مسجد قریبی
یہی تو ہے سب سے بڑی بد نصیبی

کہ تو ساری دنیا کے چکر لگائے
نہ جائے تو بس صرف مسجد نہ جائے

قدم تیرے محشر میں دیں گے گواہی
دلائیں گے تجھ کو عذابِ الٰہی
تو بنتا تو ہے اور راہوں کا راہی

مگر صرف اللہ کے گھر نہ آئے
نہ جائے تو بس صرف مسجد نہ جائے

ملے دوستوں سے یہ ہے شوق تیرا
زمانے میں گھومے یہ ہے ذوق تیرا
قیامت میں ہوگا یہی طوق تیرا

مصیبت میں تو اپنی گردن پھنسائے
نہ جائے تو بس صرف مسجد نہ جائے

CS CamScanner

ارے تو نے غافل یہ سوچا کبھی بھی
صدا دیتی ہے تجھ کو مسجد قریبی
یہی تو ہے سب سے بڑی بد نصیبی

کہ تو ساری دنیا کے چکر لگائے
نہ جائے تو بس صرف مسجد نہ جائے

قدم تیرے محشر میں دیں گے گواہی
دلائیں گے تجھ کو عذابِ الٰہی
تو بنتا تو ہے اور راہوں کا راہی

مگر صرف اللہ کے گھر نہ آئے
نہ جائے تو بس صرف مسجد نہ جائے

ملے دوستوں سے یہ ہے شوق تیرا
زمانے میں گھومے یہ ہے ذوق تیرا
قیامت میں ہوگا یہی طوق تیرا

مصیبت میں تو اپنی گردن پھنسائے
نہ جائے تو بس صرف مسجد نہ جائے

CS CamScanner

نصیحت بھی ہے بے آثر ہائے افسوس
تو بے حس ہوا کس قدر ہائے افسوس
زمانے میں گھومے مگر ہائے افسوس

مسلمان خود اپنی قیمت گرائے
نہ جائے تو بس صرف مسجد نہ جائے

اصلاحات

چوری ڈاکے جھوٹ رشوت سود بدامنی غبن
جائزہ ہے یہ نئی تعلیم کی سوغات کا

کاش اب اسکول و کالج کی بھی ان کو فکر ہو
غم جنہیں دینی مدارس میں ہے اصلاحات کا

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

خدا کو چھوڑ کر ساری خدائی لگی حرص و ہوس میں ایسی بھائی
ہے زر کے واسطے ہی آشنائی اسی کے واسطے ہر سُو لڑائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

یہ حبِّ مال ہی کا ہے نتیجہ لڑیں آپس میں چاچا اور بھتیجا
بس اب خاموشی سے یہ زہر پی جا وگرنہ کھل نہ جائے پارسائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

یہی بنتا ہے اکثر وجہِ خامی کدورت دل میں پیدا ہو دوامی
لڑیں زر کے لئے ماموں سے مامی رکھیں آپس میں رنجش بھائی بھائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

کرے جو خود کو ہی اس کے حوالے تو اس کی جاں کے بھی پڑتے ہیں لالے
کمالے لاکھ تُو دنیا کمالے یقینی ہے مگر اس کی جدائی
یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

یہ جب تک جیب سے جاتا نہیں ہے
کوئی شے آدمی پاتا نہیں ہے
یہ آسانی سے ہاتھ آتا نہیں ہے
ہے فطرت ہی میں اس کی بے وفائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

کبھی بیمہ کرا کر مال لے لیں
کبھی لیں لون اور تکلیف جھیلیں
پرائز بانڈ کا جوا بھی کھیلیں
کریں اس کے لئے سودی کمائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

کوئی تو دل دُکھا کر مال لے لے
کوئی نظریں بچا کر مال لے لے
کوئی خنجر دکھا کر مال لے لے
اسی خاطر ہے قتل و خوں، لڑائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

نہ دے از خود کوئی بھی حق کسی کا
کہ رونا روئے اپنی بے بسی کا
عجب ہے حال اپنی بے حسی کا
اسی کے واسطے ہے ہاتھا پائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

مساجد کا بنانا غیر ممکن مدارس میں لگانا غیر ممکن
کسی کے کام آنا غیر ممکن کہ رکھیں جمع کر کے پائی پائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

اگرچہ عمر ہے اسّی برس کی مگر علّت لگی ایسی ہوس کی
کہ ہر دم فکر مائنس پلس کی اجل بھی غفلتوں پر مسکرائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

کبھی غیروں سے بھی یہ جوڑ ڈالے کبھی اپنوں سے بھی رُخ موڑ ڈالے
یہ رشتے خون کے بھی توڑ ڈالے کرائے باپ ماں تک سے لڑائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

کسی کا حق غصب کرتا ہے کوئی بس اپنا پیٹ ہی بھرتا ہے کوئی
کسی کے مال پر مرتا ہے کوئی کسی کی کرتا ہے بیجا پٹائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

پدر یوں بھی پسر کا حق اڑا لے
کہ کر دے عاق اور گھر سے نکالے
بہن کا بھی کوئی ترکہ دبا لے
گنوائے عقبیٰ کی ساری کمائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

کوئی زر کے لئے چھت بیچ ڈالے
کوئی تو ملک و ملت بیچ ڈالے
کوئی کم بخت عزت بیچ ڈالے
کہ پھیلائے جہاں میں بے حیائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

آخر اک اور پہلو بھی ہے اس کا
نہیں آیا ہے اب تک ذکر جس کا
مگر اتنا بڑا ہے قلب کس کا
کہ پائے اس کی چاہت سے رہائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

ہو استعمال اس کا راہِ دیں میں
خدا کا دین غالب ہو زمیں میں
نگاہِ رحمۃ اللعالمین ﷺ میں
ہے ایسا زر بھلائی ہی بھلائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

اگر گاڑی کی نعمت ہے مہیا　　گھمائیں سمتِ اہلِ دل کو پہیا
کرائیں اپنی گر اصلاح بھیا　　نہیں ہے ایسی دولت میں برائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

کسی مسکین کو کھانا کھلا دیں　　کسی کی بیٹی کی شادی کرا دیں
کسی کا قرض ہو اس کو چکا دیں　　کریں یوں ڈوبتوں کی ناخدائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

مساجد میں مدارس میں لگائیں　　غریبوں بے کسوں کے کام آئیں
محل خلدِ بریں میں یوں بنائیں　　کریں دونوں جہانوں کی کمائی

یہ پیسہ چیز ہی ایسی ہے بھائی

بے شک نماز روکتی ہے ہر برائی سے

ہوتی ہے ہر برائی مبدل بھلائی سے
کرتے ہیں اجتناب نمازی لڑائی سے
ہوتے ہیں مومنین سبھی بھائی بھائی سے
آپس میں خوب شیر و شکر آشنائی سے

بے شک نماز روکتی ہے ہر برائی سے

خود فائدہ نماز کا دیکھا کریں گے آپ
ہم کتنے ناسپاس ہیں سوچا کریں گے آپ
دل سے ہر اک گناہ سے توبہ کریں گے آپ
ہوگا نہ ارتکابِ معاصی ڈھٹائی سے

بے شک نماز روکتی ہے ہر برائی سے

محفوظ ہوگی آتش دوزخ سے جان بھی
آنکھیں رکیں گی فحش سے کانوں سے کان بھی
ازخود ہی احتراز کرے گی زبان بھی
چغلی سے غیبتوں سے لگائی بجھائی سے

بے شک نماز روکتی ہے ہر برائی سے

پائیں گے جب نماز ہی میں قلب کا سرور
عصیاں میں دل کو موت نظر آئے گی ضرور
دعوے سے کہہ رہا ہوں کہ بھاگیں گے دور دور
ٹی وی سے، وی سی آر سے، ہر بے حیائی سے

بے شک نماز روکتی ہے ہر برائی سے

ذاتِ خدائے پاک جب اپنا بنائے گی
دنیائے بے ثبات سے دل کو اٹھائے گی
پھر رفتہ رفتہ خود ہی کراہت سی آئے گی
ڈاکے سے، لوٹ مار سے، جھگڑے لڑائی سے

بے شک نماز روکتی ہے ہر برائی سے

شیطان اور نفس کے خادم نہ ہوں گے آپ
جذباتی فیصلوں پہ بھی نادم نہ ہوں گے آپ
غصے کے باوجود بھی ظالم نہ ہوں گے آپ
بیوی کی اور بچوں کی بے جا پٹائی سے

بے شک نماز روکتی ہے ہر برائی سے

دربارِ ایزدی میں جو سر کو جھکائیں گے
پھر پیٹ میں حرام کے لقمے نہ جائیں گے
رشوت نہ لیں گے سود بھی ہرگز نہ کھائیں گے
بھاگیں گے دور شبہ و شک کی کمائی سے

بے شک نماز روکتی ہے ہر برائی سے

بیوی نہ اپنے جیٹھ سے باتیں بنائے گی
بہنوئی کو نہ سالی کبھی منہ دکھائے گی
پھر میری ماؤں بہنوں کو بھی شرم آئے گی
نامحرموں کے سامنے جلوہ نمائی سے

بے شک نماز روکتی ہے ہر برائی سے

باب الاطفال

...... پیارے بچوں کے لئے ......

ابو ابو ڈاڑھی رکھ لیں
ذائقہ سنت کا بھی چکھ لیں

حمدِ باری تعالیٰ

بادِ صبا کون چلاتا ہے، مرا رب
گلشن میں کلی کون کھلاتا ہے، مرا رب

مکھی کو بھلا شہد بنانے کا سلیقہ
تم خود ہی کہو کون سکھاتا ہے، مرا رب

برساتا ہے بادل کو بھلا کون زمیں پر
گل بوٹے کہو کون اگاتا ہے، مرا رب

خوشحال کو خوشحال کیا کس نے بتاؤ
غمگین کا غم کون مٹاتا ہے، مرا رب

مانا! وہ سما سکتا نہیں ارض و سما میں
پر ٹوٹے ہوئے دل میں سماتا ہے، مرا رب

اک پردۂ شب کون گراتا ہے سرِ شام
سورج کا دیا کون جلاتا ہے، مرا رب

صحرا کو مزین وہ بناتا ہے جبل سے
گلشن کو بھی پھولوں سے سجاتا ہے، مرا رب

خود کھانے سے پینے سے مبرا و منزہ
گو سب کو کھلاتا ہے پلاتا ہے، مرا رب

ہے کون جو حاکم ہے بلا شرکتِ غیرے
یہ نظمِ جہاں کون چلاتا ہے، مرا رب

ستار ہے عاصی کو وہ رسوا نہیں کرتا
بندے کے معائب کو چھپاتا ہے، مرا رب

ولیوں سے کبھی خالی نہیں رہتی ہے دنیا
اک جائے تو دوجے کو بٹھاتا ہے، مرا رب

آخر میں کسی اور سے فریاد کروں کیوں
جب رازق و وہّاب ہے داتا ہے، مرا رب

دعا

تو چشمِ بصیرت عطا کر ہمیں
الٰہی ہدایت عطا کر ہمیں

ترے دین پہ چلنے کی ہے آرزو
بس اب استقامت عطا کر ہمیں

نمازوں کا پابند ہم کو بنا
کہ ذوقِ عبادت عطا کر ہمیں

تری راہ میں ہم بھی قربان ہوں
خدارا شہادت عطا کر ہمیں

گناہوں سے ہم کو شقی مت بنا
عمل کی سعادت عطا کر ہمیں

زمانے میں نافذ ہو دینِ مبیں
زمیں کی خلافت عطا کر ہمیں

نبی ﷺ سے محبت کا دعویٰ تو ہے
نبی ﷺ کی اطاعت عطا کر ہمیں

تُو دنیا میں حسنِ عمل سے نواز
اور عقبیٰ میں جنت عطا کر ہمیں

دعا

یا الٰہی رہِ حق دکھا دے ہمیں
اپنی منزل کا راہی بنا دے ہمیں

زندہ قوموں میں شامل ہو اپنا بھی نام
خوابِ غفلت سے یارب جگا دے ہمیں

دور ہو جائیں گے خود ہی عصیاں سے ہم
اپنی قربت کی لذت چکھا دے ہمیں

نام اغیار کا بدتر از زہر ہو
ذکر تیرا ہی یارب مزہ دے ہمیں

قول اور فعل میں ہو نہ ہرگز تضاد
عالمِ باعمل تو بنا دے ہمیں

صورتوں پر بھی امت کا ہو اعتماد
اس طرح سیرتِ مصطفیٰ ﷺ دے ہمیں

ہم بنیں اس طرح عزم کا اک چٹاں
سدِ راہِ طلب راستہ دے ہمیں

ظاہراً باطناً پیروئ نبی ﷺ
صورت و سیرتِ مصطفیٰ دے ہمیں

ہم محبت تو کرتے ہیں سرکار ﷺ سے
اب اطاعت کا خوگر بنا دے ہمیں

ہم ہیں نازک کلی گلشنِ دین کی
پھول ہم کو بنا پھر کھلا دے ہمیں

ہم نہ مدعو بنیں غیر اقوام کے
داعیِ دینِ حق تو بنا دے ہمیں

عقلِ باطل کے موتی نے مسکیں کیا
عشقِ حق کا دُرِ بے بہا دے ہمیں

ہم ہیں دنیائے دوں پر گرے، مست وشاد
اپنے دستِ کرم سے اٹھا دے ہمیں

ضعفِ ایمان سے ہم ہیں بیمارِ ''وھن''
اس مرض سے الٰہی شفا دے ہمیں

ہم زمانے میں مغلوب و مقہور ہیں
غلبۂ مسلمیں پھر دکھا دے ہمیں

جس سے اصحاب و اسلاف سرشار تھے
پھر وہی جذبۂ جانفزا دے ہمیں

ہم نے تجھ کو بھلایا بڑی بھول کی
تو نہ مولیٰ مگر اب بھلا دے ہمیں

اپنی غفلت کے ہم معترف دل سے ہیں
درگزر کر نہ کوئی سزا دے ہمیں

ہم بھی اللہ والوں سے منسوب ہوں
توشۂ نسبتِ اولیاء دے ہمیں

سازِ دنیائے دوں دور ہم سے رہے
سوزِ عشقِ نبی ﷺ میں جلا دے ہمیں

پیارے صحابہ

نبی ﷺ ہیں سمندر کنارے صحابہ
نبی ﷺ چاند ہیں تو ستارے صحابہ

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ
وہ محبوبِ رب کے دلارے صحابہ

انسؓ، زیدؓ، بوذرؓ، بلالؓ و قتادہؓ
وہ شیر و شکر پیارے پیارے صحابہ

ہدایت ملے جس کے پیچھے چلیں ہم
ستاروں کی مانند سارے صحابہ

ہے گفتار شیریں تو کردار روشن
عجب نور کے ہیں منارے صحابہ

نہ آنچ آنے دیں اک صحابی پہ بھی ہم
ہمیں جان سے بڑھ کے پیارے صحابہ

اطاعت کا مفہوم ہم کو سکھایا
ہیں رہبر ہمارے، ہمارے صحابہ

ادا کر دیا حقِ عشقِ نبوت
کہے عقلِ حیران واہ رے صحابہ

ہے سایہ فگن آسمانِ نبوت
اثر چاند، سورج، ستارے صحابہ

تذکرہ حضرت عمر فاروقؓ کا

کس طرح ہو تذکرہ حضرت عمر فاروقؓ کا
کیا بتاؤں مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ کا

سر کو لینے نکلے تھے، سرکارﷺ کے خادم بنے
کیا عجب ہے واقعہ حضرت عمر فاروقؓ کا

تخم جو بوئے دعاؤں کے شہِ لولاکﷺ نے
جلد ہی ثمرہ ملا حضرت عمر فاروقؓ کا

گو زمیں پر لائے تھے اسلام لیکن دوستو
آسماں پر جشن تھا حضرت عمر فاروقؓ کا

ہیبتِ ایمان کچھ ایسی کہ خود ابلیس بھی
چھوڑ دیتا راستہ حضرت عمر فاروقؓ کا

آپ کو گزرے ہوئے چودہ صدی گزری مگر
آج بھی ہے دبدبہ حضرت عمر فاروقؓ کا

قوتِ طاغوت ہوگی لرزہ براندام پھر
نام تو لیجے ذرا حضرت عمر فاروقؓ کا

حضرتِ عثمانؓ و حیدرؓ، معاویہؓ سے مقتدی
اور نبیﷺ ہے مقتدیٰ حضرت عمر فاروقؓ کا

بارہا وحیِ الٰہی سے ہوئی تائیدِ رائے
ہے خدا خود ہم نوا حضرت عمر فاروقؓ کا

کہہ اٹھے سرکار ﷺ میرے بعد گر ہوتا نبی
بالیقیں وہ نام تھا حضرت عمر فاروقؓ کا

لاکھ آثر روشن کرے حرفِ عقیدت کے چراغ
حق نہیں ہو گا ادا حضرت عمر فاروقؓ کا

ظالم کی تم کبھی نہ حمایت کیا کرو

ایمان کے شجر کی حفاظت کیا کرو
روزہ، نماز، ذکر و تلاوت کیا کرو

جیسے کوئی غلام ہو آقا ﷺ کے واسطے
اس طرح والدین کی خدمت کیا کرو

تصویر، ناچ گانا ہو یا کوئی بھی گناہ
ہرگز نہ ایسی بزم میں شرکت کیا کرو

ایذا رسانی جس سے کسی بھی بشر کی ہو
بھولے سے بھی نہ ایسی شرارت کیا کرو

مظلوم کی مدد ہے مسلمان کا شعار
ظالم کی تم کبھی نہ حمایت کیا کرو

جو ہار جائے حوصلہ وہ مرد ہی نہیں
مشکل جو وقت آئے تو ہمت کیا کرو

کرتے ہیں اہلِ عقل تو کم گوئی کو پسند
ہرگز نہ گفتگو میں طوالت کیا کرو

محبوب بننا چاہتے ہو رب کے تم، تو پھر
ہر کام مین نبی ﷺ کی اطاعت کیا کرو

اپنا وطن ہے قلعۂ اسلام اے آثرؔ
اپنے وطن سے خوب محبت کیا کرو

میں ہی اللہ میاں کی گائے ہوں

جب بھی نظریں اٹھاتی ہے گائے
دل ہمارے لبھاتی ہے گائے

خود تو قربان ہوتی ہے لیکن
ہم کو بسمل بناتی ہے گائے

دیکھتی ہی نہیں کسی کی سمت
گھاس جس وقت کھاتی ہے گائے

کتنی شرمیلی ہے ذرا دیکھو
ہم سے آنکھیں چراتی ہے گائے

دم ہلاتی ہے سب کے آگے وہ
سب سے الفت جتاتی ہے گائے

میں ہی اللہ میاں کی گائے ہوں
سب کو گویا بتاتی ہے گائے

ہے کوئی جاں فروش اس کی طرح
یوں زباں بھی چڑاتی ہے گائے

اچھے اچھے قصائی مانیں ہار
جب بپھرنے پہ آتی ہے گائے

جاں بناتی ہے جانے کتنوں کی
اپنی جاں سے تو جاتی ہے گائے

دردِ فرقت اسے ستاتا ہے
جب ہی آنسو بہاتی ہے گائے

کتنا پیارا ہے ہمارا بکرا

سب کی آنکھوں کا ہے تارا بکرا
کتنا پیارا ہے ہمارا بکرا

اہلِ دنیا نے دکھائی جو چھری
سمتِ عقبیٰ کو سدھارا بکرا

اِس کی صحت کا بھلا راز ہے کیا
مثلِ گائے ہے تمھارا بکرا

ہم نے سمجھا، ہے انا کا خوگر
مَیں مَیں کر کے جو پکارا بکرا

جیسے بے چارہ ہو فاقے سے نڈھال
اس طرح کھاتا ہے چارہ بکرا

تیری آواز میں ہے سوز و گداز
دل کو کھینچے ترا نعرہ بکرا

آہ ظالم وہ قصائی بھائی
ہائے مظلوم بچارا بکرا

چور اچکوں سے حفاظت کے لئے
باندھ کے رکھئے خدارا بکرا

میں اب اپنے ابا کو ابا کہوں گا

میں کیا کیا بتاؤں کہ کیا کیا کہوں گا
انہیں رب کی رحمت سراپا کہوں گا
انہیں تا قیامت میں اچھا کہوں گا
نہ فادر نہ ڈیڈی نہ پاپا کہوں گا
میں اب اپنے ابا کو ابا کہوں گا

کہوں آنٹی اب میں چاچی کو کیونکر
پکاروں میں ناموں سے باجی کو کیونکر
کہوں ماما، ممی ، میں امی کو کیونکر
میں اچھی روایت پہ چلتا رہوں گا
میں اب اپنے ابا کو ابا کہوں گا

میں چاچا کو انکل نہ بولوں گا ہرگز
نہ اغیار کا مال مولوں گا ہرگز
خلافِ ادب لب نہ کھولوں گا ہرگز
جو اس راہ میں ہو مشقت سہوں گا
میں اب اپنے ابا کو ابا کہوں گا

کزن کیوں کہوں رشتہ داروں کو آخر
میں اک نام کیوں دوں ہزاروں کو آخر
نہ کیوں روکوں جدت کے ماروں کو آخر
میں اپنی سی کوشش تو کرتا رہوں گا
میں اب اپنے ابا کو ابا کہوں گا

اثر خیر و برکت بھی اس میں چھپی ہے
ہماری روایت بھی اس میں چھپی ہے
سعادت محبت بھی اس میں چھپی ہے
میں اغیار کی سمت مائل نہ ہوں گا
میں اب اپنے ابا کو ابا کہوں گا

ہمارا ہے کشمیر ہمارا ہے کشمیر

ہے ملک اپنا دریا کنارہ ہے کشمیر
وطن چاند ہے تو ستارہ ہے کشمیر
سو جنت کا اک استعارہ ہے کشمیر

بہت خوب تیرا نظارہ ہے کشمیر
ہمیں اپنی جاں سے بھی پیارا ہے کشمیر

تعلق نہیں تجھ سے توڑیں گے ہرگز
ترے کاز سے منہ نہ موڑیں گے ہرگز
کبھی تجھ کو تنہا نہ چھوڑیں گے ہرگز

ترے بن نہیں اب گزارا ہے کشمیر
ہمیں اپنی جاں سے بھی پیارا ہے کشمیر

فدا تجھ پہ ہم سب ہیں قلب و جگر سے
حفاظت کریں گے سدا تیری شر سے
نہ دیکھے کوئی تجھ کو میلی نظر سے

نہ سمجھے کوئی بے سہارا ہے کشمیر
ہمیں اپنی جاں سے بھی پیارا ہے کشمیر

نہ خازن کا حق ہے نہ خائن کا حق ہے
ترے حسن پر تیرے محسن کا حق ہے
کہ جنت پہ بس صرف مومن کا حق ہے

ہمارا ہے کشمیر ہمارا ہے کشمیر
ہمیں اپنی جاں سے بھی پیارا ہے کشمیر

CS CamScanner

السلامُ علیکم

کرو میرے یار السلامُ علیکم
بناؤ شعار السلامُ علیکم

ملے جب بھی کوئی مسلمان تم کو
ہو بے اختیار السلامُ علیکم

یہ نیکی ہے، نیکی میں سبقت کرو تم
ہے کیوں تم پہ بار السلامُ علیکم

ہے کب نیکی محدودِ محراب و منبر
سرِ رہگزار السلامُ علیکم

مٹاتا ہے آپس کی بغض و عداوت
بڑھاتا ہے پیار السلامُ علیکم

دعا ہے، دعاؤں سے شرمانا کیسا
بصد افتخار السلامُ علیکم

ہے اول کلامِ مسلمان، تسلیم
ہے دینی شعار السلامُ علیکم

نہ اکتاؤ تکرارِ سنت سے ہرگز
کرو بار بار السلامُ علیکم

طوالت نہ کر دے نصیحت کو زحمت
کرو اختصار السلامُ علیکم

عبدالباسط کتنا پیارا بچہ ہے

روزانہ وہ صبح سویرے اٹھتا ہے
منہ دھوتا ہے اور دانتوں کو ملتا ہے
امی ابو کا بھی کہنا سنتا ہے
پڑھنے لکھنے میں بھی سب سے اچھا ہے

دھن کا پکا، اپنے قول کا سچا ہے
عبد الباسط کتنا پیارا بچہ ہے

کھیل کے میدانوں میں جیسا تیسا ہے
معمولات میں مت پوچھیں وہ کیسا ہے
پابندئ وقت کا خوگر ایسا ہے
بیجا وقت گنوانے سے وہ بچتا ہے

دھن کا پکا، اپنے قول کا سچا ہے
عبد الباسط کتنا پیارا بچہ ہے

امی ابو اس سے محبت کرتے ہیں
اس پر خود استاد بھی شفقت کرتے ہیں
طالبِ علم بھی اس کی عزت کرتے ہیں
وہ کیونکہ جی جان لگا کر پڑھتا ہے

دھن کا پکا، اپنے قول کا سچا ہے
عبد الباسط کتنا پیارا بچہ ہے

قول و فعل سے لگتا ہے پکا مومن
سیدھا سادھا بھولا بھالا ہے لیکن
احمق کوئی اس کو بنا دے ناممکن
ذہنِ حاضر، عقلِ کامل رکھتا ہے

دھن کا پکا، اپنے قول کا سچا ہے
عبد الباسط کتنا پیارا بچہ ہے

اس کی کتابت جیسے کوئی پھول کھلے
اس کی خطابت سے مٹ جائیں شکوے گلے
اس کی فطانت سے لوگوں کو درس ملے
دل کی گہرائی سے باتیں کرتا ہے

دھن کا پکا، اپنے قول کا سچا ہے
عبد الباسط کتنا پیارا بچہ ہے

آم آ رہا ہے

مرا جذبۂ شوق کام آ رہا ہے
کہ بازار میں دیکھو آم آ رہا ہے

ابھی نام دیتے ہیں کیری کا اس کو
ابھی کیونکہ کچھ کچھ وہ خام آ رہا ہے

غریب و امیر اس کے شیدائی یکساں
پسندیدۂ خاص و عام آ رہا ہے

کسی مقتدی کو خریدوں میں کیونکر
کہ جب وہ پھلوں کا امام آ رہا ہے

سب ہاتھوں کو پھیلائیں آنکھیں بچھائیں
پھلوں میں وہ عالی مقام آ رہا ہے

وہ چونسا، سرولی، وہ سندھڑی وہ فضلی
وہ آموں کا اک اژدھام آ رہا ہے

ہے لنگڑا پہ لنگڑاتے لنگڑاتے دیکھو
وہ محبوبِ من، خوش خرام رہا ہے

مجھے ہے خوشی جو ہیں دیوانے اس کے
اثر ان میں میرا بھی نام آ رہا ہے

آم اور آم ہے اور آم ہے

چھٹیاں ہیں، میں ہوں، میٹھا آم ہے
اور اب میرا بھلا کیا کام ہے

مینگو کھانا و پینا مِلک شیک
شغل اب اپنا یہ صبح و شام ہے

گرمیاں ہیں گرمیاں ہیں گرمیاں
آم ہے اور آم ہے اور آم ہے

ناشتہ، کھانا، ڈنر، یا لنچ ہو
آم کے موسم میں نذرِ آم ہے

میں نہیں چھوڑوں اب لنگڑے کی ٹانگ
چوس لوں گا چونسا ایسا آم ہے

آم کہتا ہے جسے سارا جہاں
غالباً جنت کے پھل کا نام ہے

اس کی قوت کا بھلا کیا پوچھنا
فوقِ صدہا پستہ و بادام ہے

مینگو ہے یا کہ لفظِ "مین گو"
آدمی جاتا ہے، کھاتا آم ہے

شوق جس کو آم کھانے کا نہیں
ذوق میں وہ ہمسرِ اَنعام ہے
سب پھلوں کا جب تقابل ہو اگر
آم ہی بس قابلِ اِنعام ہے

شیک پیتا ہو آم کھاتا ہوں

گرمیاں اس طرح مناتا ہوں
شیک پیتا ہو آم کھاتا ہوں

جام پینا پلانا لاحاصل
آم کھاتا ہوں اور کھلاتا ہوں

آم کا خاندان ہے گھر میں
اس کے ہر فرد کو بلاتا ہوں

لنگڑا آتا ہے جب کہ لنگڑاتا
اس کو میں پیٹ میں بٹھاتا ہوں

جب کہ کرتا ہوں چوسنے کو چوائس
گٹھلی تک چوس چوس جاتا ہوں

ہے سرولی کہ سر ولی ہے وہ
سیر ہو کر اسے میں کھاتا ہوں

جس کو انور رٹول کہتے ہیں
اس کے انوار خوب پاتا ہوں

فضلی کی بھی عجب فضیلت ہے
فیض اس کا میں خوب اٹھاتا ہوں

اور طوطا پری ہے جس کا نام
اس کو میں بطن میں بساتا ہوں

ساری دنیا کی نعمتیں کھا کر
اپنے مولیٰ کے گیت گاتا ہوں

وہ ''سرتاپا'' سارے کا سارا گدھا

ہمارا گدھا ہو تمھارا گدھا
ہے مظلومِ مطلق بچارہ گدھا

فقط ڈھینچو ڈھینچو ہے اس کا کلام
لگاتا ہے بس ایک نعرہ گدھا

گدھاپن اترتا ہے اس میں بھی کچھ
جو کرتا ہے تیرا نظارہ گدھا

وہ اول تا آخر مکمل حمار
وہ ''سر تا پا'' سارے کا سارا گدھا

اسے ڈنکی کہتے ہیں انگلینڈ میں
جبھی تو وہاں سے سدھارا گدھا

کہا اک گدھا گاڑی والے نے یوں
ہے میری نگاہوں کا تارہ گدھا

اک احمق ہوئے گویا باچشمِ تر
ہے مظلوم، معصوم، پیارا گدھا

کم از کم گداگر سے بہتر ہے وہ
ہے محنت کا عادی بچارہ گدھا

تلاش و تجسس ہے منزل کی کیا
جو پھرتا ہے یوں مارا مارا گدھا

CamScanner

انسان کو انسان بنا دیتے ہیں ابا

سب کاہلی، سستی کو مٹا دیتے ہیں ابا
انسان کو انسان بنا دیتے ہیں ابا

ورزش کروں پھر فجر پڑھوں، مدرسے جاؤں
یوں صبح سویرے ہی جگا دیتے ہیں ابا

کرتے ہیں بہت پیار سے ہر ایک نصیحت
غصے میں چھڑی صرف دکھا دیتے ہیں ابا

ناغے کے وہ قائل نہیں چھٹی سے ہے نفرت
معمول کا پابند بنا دیتے ہیں ابا

نفرت کے جہاں خار نظر آتے ہیں، فوراً
الفت کے وہیں پھول کھلا دیتے ہیں ابا

جب کسل اور سستی کا مرض ہوتا ہے لاحق
تب عزم اور ہمت کی دوا دیتے ہیں ابا

مایوس جب ہوتا ہوں میں تعلیم کے دوراں
پھر حوصلہ بھی میرا بڑھا دیتے ہیں ابا

مری امی

اسلام کے احکام بتائیں مری امی
اغیار کے فیشن سے بچائیں مری امی

ہرگز نہ قضا فجر کی مجھ سے ہو جماعت
یوں مجھ کو علی الصبح جگائیں مری امی

افسانہ و قصہ نہ کہانی نہ ہی لوری
قرآن و احادیث سنائیں مری امی

اخلاق سے کردار سے اور پیار سے مجھ کو
پابند نمازوں کا بنائیں مری امی

قرآن کی تجوید سے ہو جاؤں جو فارغ
پھر یاد کراتی ہیں دعائیں مری امی

سرکارِ دوعالم ﷺ سے محبت کا سبق دیں
سنت کے طریقے بھی سکھائیں مری امی

میں حافظ و عالم بھی بنوں عارفِ حق بھی
دیتی ہیں بہر روز دعائیں مری امی

کھیلوں کی اجازت ہے مگر عصر تا مغرب
اوقات گنوانے سے بچائیں مری امی

رکھتی ہیں معاصی کی بلاؤں سے مجھے دور
لیتی ہیں مگر میری بلائیں مری امی
ممکن ہی نہیں بچے بگڑ جائیں ذرا بھی
سب آپ کی جیسی ہوں جو مائیں مری امی

یہ سزا ہے

استاد نے کہا ہے لالچ بری بلا ہے
کرتا نہیں ترقی لالچ میں جو پھنسا ہے
کیوں دیکھتے ہو ٹک ٹک کیا لالچی پنا ہے
جس نے بھی کی ہے لالچ کھڈے میں وہ گرا ہے
کرتے ہیں لوگ نفرت لالچ کی یہ سزا ہے
محنت کرو آثر تم لالچ میں کیا رکھا ہے

ہم قوم کے معمار ہیں

غافل نہیں بیدار ہیں
باہوش ہیں ہشیار ہیں
توحید سے سرشار ہیں

غیور ہیں خود دار ہیں
ہم قوم کے معمار ہیں

ہم پیکرِ جہد و عمل
پُر عزم مانندِ جبل
دشمن کے حق میں ہیں اجل

ہم جعفرِ طیارؓ ہیں
ہم قوم کے معمار ہیں

اہلِ حیا و شرم ہیں
مومن کے حق میں نرم ہیں
کافر کے حق میں گرم ہیں

اغیار سے بیزار ہیں
ہم قوم کے معمار ہیں

کب خود سے شرمندہ ہیں ہم
قندیلِ آئندہ ہیں ہم
زندہ تھے اور زندہ ہیں ہم

ہم ملتِ بیدار ہیں
ہم قوم کے معمار ہیں

اللہ کا احسان ہے
ہم سے وطن کی شان ہے
ہم ہی سے پاکستان ہے

بے خوف ہیں جی دار ہیں
ہم قوم کے معمار ہیں

دینِ اسلام کے سپاہی

دشمنانِ شب سیاہی ہیں
ہم کہ راہِ خدا کے راہی ہیں
کرگسو! سن لو بازِ شاہی ہیں

دین اسلام کے سپاہی ہیں
دشمنوں کے لئے تباہی ہیں

ہم کو تسلیم ہے کہ بچے ہیں
قول اور فعل کے تو سچے ہیں
یہ نہ سمجھے کوئی کہ کچے ہیں

دینِ اسلام کے سپاہی ہیں
دشمنوں کے لئے تباہی ہیں

نہیں رکھتے کسی کا ڈر ہم لوگ
ایسا رکھتے ہیں دل جگر ہم لوگ
رشکِ صد تیغ اور تبر ہم لوگ

دینِ اسلام کے سپاہی ہیں
دشمنوں کے لئے تباہی ہیں

ہم کو محبوب ہے وطن اپنا
جان سے پیارا ہے چمن اپنا
جب ہی تو ہے اثر سخن اپنا

دینِ اسلام کے سپاہی ہیں
دشمنوں کے لئے تباہی ہیں

جو سوتا ہے وہ کھوتا ہے

جو کھیلوں سے گھبراتا ہے
جو پڑھتا اور پڑھاتا ہے
وہ اچھے نمبر لاتا ہے

جو سوتا ہے وہ کھوتا ہے
جو جاگتا ہے وہ پاتا ہے

جو گندہ بچہ ہوتا ہے
وہ صبح کو اٹھ کر روتا ہے
منہ ہاتھ تلک نہیں دھوتا ہے

جو سوتا ہے وہ کھوتا ہے
جو جاگتا ہے وہ پاتا ہے

جو صبح سویرے اٹھ جائے
اور کر کے وضو مسجد آئے
وہ کیوں نہ بھلا صحت پائے

جو سوتا ہے وہ کھوتا ہے
جو جاگتا ہے وہ پاتا ہے

جو پڑھ کے عشاء سو جاتا ہے
نہیں قیمتی وقت گنواتا ہے
وہ اپنی منزل پاتا ہے

جو سوتا ہے وہ کھوتا ہے
جو جاگتا ہے وہ پاتا ہے

ماں باپ کی خدمت کرتا ہے
استاد کی عزت کرتا ہے
یوں حاصل رفعت کرتا ہے

جو سوتا ہے وہ کھوتا ہے
جو جاگتا ہے وہ پاتا ہے

ٹی وی نہیں دیکھتے

ہو جو گندی وہ سی ڈی نہیں دیکھتے
فحش چیزیں کبھی بھی نہیں دیکھتے
اہلِ دل بدتمیزی نہیں دیکھتے

اچھے بچے تو ٹی وی نہیں دیکھتے

دیکھنے میں بظاہر اُجالا ہے یہ
اور باطن میں جھانکو تو کالا ہے یہ
درحقیقت گناہوں کا آلہ ہے یہ

اچھے بچے تو ٹی وی نہیں دیکھتے

فحش چیزیں دکھاتا ہے انسان کو
سچ ہے کمزور کرتا ہے ایمان کو
ورغلاتا ہے ہر اک مسلمان کو

اچھے بچے تو ٹی وی نہیں دیکھتے

سچ ہے سانپوں کا کوئی پٹارہ ہے یہ
نفس و شیطاں کے ماروں کا مارا ہے یہ
دشمنانِ شریعت کا پیارا ہے یہ

اچھے بچے تو ٹی وی نہیں دیکھتے

مشورہ ہے مرا آپ کو دیکھیے
ہے جو خود پہ لگی چھاپ کو دیکھیے
دیکھنا ہے تو ماں باپ کو دیکھیے

اچھے بچے تو ٹی وی نہیں دیکھتے

کعبۃ اللہ کو سبز گنبد کو دیکھ
جلوۂ حق کو نورِ محمد ﷺ کو دیکھ
راہِ سنت کو فرمانِ احمد ﷺ کو دیکھ

اچھے بچے تو ٹی وی نہیں دیکھتے

اب برائی سے لِلّٰہ رک جائیے
اچھی باتوں کو دنیا میں پھیلائیے
اچھے بچوں کو یہ بات بتلائیے

اچھے بچے تو ٹی وی نہیں دیکھتے

کمائی کرتے ہیں

آپس میں کب ہاتھا پائی کرتے ہیں
اچھے بچے خوب پڑھائی کرتے ہیں

اچھے بچے آپس میں ہیں شیر و شکر
گندے بچے ہیں جو لڑائی کرتے ہیں

جانتے ہیں غیبت ہے کتنا سخت گناہ
پیچھے کسی کے کب وہ برائی کرتے ہیں

پڑھنے میں پیچھے ہیں آگے کھیلنے میں
جب ہی تو استاد پٹائی کرتے ہیں

کرتے ہیں جو اماں ابا کی خدمت
وہ بچے عقبیٰ کی کمائی کرتے ہیں

جو اچھوں کے ساتھ رہتا ہے

اپنی دھن میں مگن وہ رہتا ہے
سیلِ دنیا میں کب وہ بہتا ہے
ڈانٹ ہنس کر بڑوں کی سہتا ہے

وہ جو اچھوں کے ساتھ رہتا ہے
اس کو ہر ایک اچھا کہتا ہے

بات شیطاں کی مانتا ہی نہیں
ویڈیو گیم جانتا ہی نہیں
خاک در در کی چھانتا ہی نہیں

وہ جو اچھوں کے ساتھ رہتا ہے
اس کو ہر ایک اچھا کہتا ہے

گندے بچوں میں وہ نہیں جاتا
دیر سے گھر کبھی نہیں آتا
مار استاد سے نہیں کھاتا

وہ جو اچھوں کے ساتھ رہتا ہے
اس کو ہر ایک اچھا کہتا ہے

سب نمازیں پڑھے جماعت سے
اُنس ایسا ہوا عبادت سے
واسطہ ہی نہیں شرارت سے

وہ جو اچھوں کے ساتھ رہتا ہے
اس کو ہر ایک اچھا کہتا ہے

باب النساء

ماؤں بہنوں سے ہے یہ مری التجا
خود کو پردے میں رکھیں برائے خدا

CamScanner

عزمِ مصمم

نہ ہر کھیت میں بے محابا چروں گی
نہ ہرگز زمانے کا اب دم بھروں گی
زمانے کے خالق سے میں اب ڈروں گی
سو حکمِ خدا پر جیوں گی مروں گی
میں اب غیر محرم سے پردہ کروں گی

مجھے میرے مولیٰ نے عصمت عطا کی
کہ اسلام نے مجھ کو عظمت عطا کی
مجھے میرے رب نے یہ ہمت عطا کی
نہ اہلِ زمانہ سے اب میں ڈروں گی
میں اب غیر محرم سے پردہ کروں گی

رضا صرف مولیٰ کی مطلوب ہے اب
مری زندگانی بہت خوب ہے اب
مجھے چاردیواری محبوب ہے اب
میں سڑکوں میں بازار میں کیوں پھروں گی
میں اب غیر محرم سے پردہ کروں گی

گو تخمِ عمل لاکھ بوتی ہوں یارب
مگر عمرِ رفتہ پہ روتی ہوں یارب
کہ خود ہی سے شرمندہ ہوتی ہوں یارب
کہ کیا منہ دکھاؤں گی جب میں مروں گی
میں اب غیر محرم سے پردہ کروں گی

اکبرالہ آبادی مرحوم کے شعر پر تضمین

چار دیواری میں تھی محبوس بے پردہ نہ تھی
جب بچاری آشنائے رونقِ دنیا نہ تھی
اب حقیقت ہے مگر پہلے فقط افسانہ تھی
رشکِ گلشن ہوگئی ہے جو کبھی ویرانہ تھی

"حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب ہے شمعِ انجمن پہلے چراغِ خانہ تھی"

مرد کے شانہ بہ شانہ دوبدو چلتی ہے وہ
مونگ خود ہزبینڈ کے سینے پہ اب دلتی ہے وہ
عہدِ نو ہے، ہر نئے سانچے میں اب ڈھلتی ہے وہ
کالج و اسکول میں آفس میں اب پلتی ہے وہ

"حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب ہے شمعِ انجمن پہلے چراغِ خانہ تھی"

رات بھر پڑھتی ہے وہ بیداریاں کرتی ہے وہ
صبح کو کالج کی بھی تیاریاں کرتی ہے وہ
دن کو اپنے دوست سے گلکاریاں کرتی ہے وہ
شام کو اسٹیج پر فنکاریاں کرتی ہے وہ

"حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب ہے شمعِ انجمن پہلے چراغِ خانہ تھی"

CamScanner

مغربیت کا نشہ سر سے اترتا بھی نہیں
مشرقیت کا کوئی اب پاس رکھتا بھی نہیں
کھڑکی دروازوں میں اب باریک پردہ بھی نہیں
پہلے برقع تھا مکمل اب دوپٹہ بھی نہیں

''حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب ہے شمعِ انجمن پہلے چراغِ خانہ تھی''

پہلے ناکارہ تھی لیکن وہ بڑی قابل ہے اب
پہلے گھر کی آبرو تھی رونقِ محفل ہے اب
من چلوں کے حلقۂ احباب میں شامل ہے اب
اس کا پردے میں چھپے رہنا بہت مشکل ہے اب

''حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب ہے شمعِ انجمن پہلے چراغِ خانہ تھی''

باپ سے بھائی سے ماں سے کب بھلا ڈرتی ہے وہ
بے محابا کوچہ و بازار میں پھرتی ہے وہ
بنتِ حوّا تو کسی رُخ سے نہیں لگتی ہے وہ
اس زمانے کی ترقی یافتہ لڑکی ہے وہ

''حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب ہے شمعِ انجمن پہلے چراغِ خانہ تھی''

CS CamScanner

جب فلیٹوں سے نکل کر زلف لہراتی ہے وہ
نوجوانوں کیا، ضعیفوں تک کو بہکاتی ہے وہ
حسن کے کرتب سرِ بازار دکھلاتی ہے وہ
عشق کی منڈی میں ہاتھوں ہاتھ لی جاتی ہے وہ

’’حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب ہے شمعِ انجمن پہلے چراغِ خانہ تھی‘‘

بدنظر خوش ہورہے ہیں یہ تماشا دیکھ کر
آشیانہ عفتِ مریم کا جلتا دیکھ کر
حرمتِ مسلم متاعِ دیں کو لٹتا دیکھ کر
رو دیئے ہم شرم وغیرت کا جنازہ دیکھ کر

’’حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب ہے شمعِ انجمن پہلے چراغِ خانہ تھی‘‘

CamScanner

حیلہ ترا غریب بہانہ عجیب ہے

دیدار اپنا سب کو کرانا عجیب ہے
چہرے سے اپنے پردہ اٹھانا عجیب ہے

بے پردگی سے فائدہ کیا ہے بتائیں بھی
یہ مفت میں گناہ کمانا عجیب ہے

یہ دیکھیں خود کہ میرا عمل ہے خراب کیوں
یوں مت کہیں کہ آج زمانہ عجیب ہے

بگڑے ہوئے معاشرے میں اے مری بہن
بن ٹھن کے تیرا سامنے آنا عجیب ہے

پہلے ہی بھائیوں نے بڑھائی ہوئی ہے زلف
بہنو تمھارا بال کٹانا عجیب ہے

زلفیں تمھاری باعثِ تزئینِ حسن ہیں
زلفوں سے اپنی جان چھڑانا عجیب ہے

عورت کے لغوی معنی ہیں چُھپنے کی چیز جب
مستور کا نہ خود کو چھپانا عجیب ہے

اسبابِ بدنگاہی تری بے حجابیاں
شیطاں کا خود کو تیر بنانا عجیب ہے

پھوپھا و خالو دیور و جیٹھ اور ماموں زاد
ان سب کا تیرے سامنے آنا عجیب ہے

خوش دامنوں سے لڑنا جھگڑنا بھی ہے برا
اور شوہروں کے دل کو دُکھانا عجیب ہے

گھر میں تو خستہ حال ہی رکھتی ہیں خود کو پر
باہر نکلتے وقت سجانا عجیب ہے

قبل از نکاح ایسی ملاقات ہے حرام
منگیتروں سے ملنا ملانا عجیب ہے

شادی ہے ایک سنتِ نبوی کی اتباع
تصویر، مووی، گانا، بجانا عجیب ہے

پردہ اگر کریں تو کہیں لوگ دقیانوس
حیلہ ترا غریب، بہانہ عجیب ہے

بدگوئی، جھوٹ، غیبت و چغلی، شکایتیں
بے کار اپنا وقت گنوانا عجیب ہے

پہلے تو دن کو گھر سے نکلتی نہیں تھی وہ
لیکن یہ آج کل کی شبانہ عجیب ہے

تیری پکار بارِ سماعت نہ ہو اثر
سوئے ہوؤں کو تیرا جگانا عجیب ہے

حیلہ ترا غریب بہانہ عجیب ہے

دیدار اپنا سب کو کرانا عجیب ہے
چہرے سے اپنے پردہ اٹھانا عجیب ہے

بے پردگی سے فائدہ کیا ہے بتائیں بھی
یہ مفت میں گناہ کمانا عجیب ہے

یہ دیکھیں خود کہ میرا عمل ہے خراب کیوں
یوں مت کہیں کہ آج زمانہ عجیب ہے

بگڑے ہوئے معاشرے میں اے مری بہن
بن ٹھن کے تیرا سامنے آنا عجیب ہے

پہلے ہی بھائیوں نے بڑھائی ہوئی ہے زلف
بہنو تمھارا بال کٹانا عجیب ہے

زلفیں تمھاری باعثِ تزئینِ حسن ہیں
زلفوں سے اپنی جان چھڑانا عجیب ہے

عورت کے لغوی معنی ہیں چُھپنے کی چیز جب
مستور کا نہ خود کو چھپانا عجیب ہے

اسبابِ بدنگاہی تری بے حجابیاں
شیطاں کا خود کو تیر بنانا عجیب ہے

پھوپھا و خالو دیور و جیٹھ اور ماموں زاد
ان سب کا تیرے سامنے آنا عجیب ہے

خوش دامنوں سے لڑنا جھگڑنا بھی ہے برا
اور شوہروں کے دل کو دُکھانا عجیب ہے

گھر میں تو خستہ حال ہی رکھتی ہیں خود کو پر
باہر نکلتے وقت سجانا عجیب ہے

قبل از نکاح ایسی ملاقات ہے حرام
منگیتروں سے ملنا ملانا عجیب ہے

شادی ہے ایک سنتِ نبوی کی اتباع
تصویر، مووی، گانا، بجانا عجیب ہے

پردہ اگر کریں تو کہیں لوگ دقیانوس
حیلہ ترا غریب، بہانہ عجیب ہے

بدگوئی، جھوٹ، غیبت و چغلی، شکایتیں
بے کار اپنا وقت گنوانا عجیب ہے

پہلے تو دن کو گھر سے نکلتی نہیں تھی وہ
لیکن یہ آج کل کی شبانہ عجیب ہے

تیری پکار بارِ سماعت نہ ہو اثر
سوئے ہوؤں کو تیرا جگانا عجیب ہے

حفاظت زبان کی

اللہ نے جو بخشی ہے نعمت زبان کی
کرتے رہیں ہمیشہ حفاظت زبان کی

فتنے یہ کیسے کیسے اٹھائے اک آن میں
میں کیا بتاؤں کیسی ہے آفت زبان کی

ہم تو وہاں بھی اس کو چلاتے ہیں بے دریغ
ہوتی نہیں جہاں پہ ضرورت زبان کی

جو اہلِ دل ہیں اہلِ نظر ہیں جہان میں
کرتے ہیں پاسداری نہایت زبان کی

سوچے ذرا کہ دے گا وہاں کس طرح جواب
رکھتا نہیں یہاں جو رعایت زبان کی

ہشیارباش! آپ کی یہ ملکیت نہیں
رکھیئے سنبھال کر یہ امانت زبان کی

قینچی کی مثل اس کو چلائیں نہ رات دن
زحمت بنے نہ حشر میں نعمت زبان کی

تیغ و تبر سے گہرا ہے لفظ و بیاں کا زخم
نشتر سے تیز تر ہے جراحت زبان کی

جس نے زبان روک لی، وہ پا گیا نجات
کم بولنا، ہے اصل کرامت زبان کی

ہم چلتے پھرتے ذکر سے بس تر رکھیں اسے
آسان کس قدر ہے عبادت زبان کی

محفوظ پھر وہ رہ نہیں سکتا بلاؤں سے
کرتا نہیں اثر جو حفاظت زبان کی

کہیں مشرق کو لے ڈوبے نہ مغرب

جو پردے سے رہائی دے رہا ہے
وہ درسِ بے حیائی دے رہا ہے

کہیں مشرق کو لے ڈوبے نہ مغرب
مجھے ایسا دکھائی دے رہا ہے

مستور رہنا چاہیئے

بن کے والد کی نظر کا نور رہنا چاہیئے
آپ عورت ہیں تو پھر مستور رہنا چاہیئے

گلیوں بازاروں میں ہرگز مت کریں خوشیاں تلاش
چار دیواری ہی میں مسرور رہنا چاہیئے

لفظِ عورت کا ہے مطلب چھپنے والی چیز جب
پھر سراپا ستر کو مستور رہنا چاہیئے

خاطرِ عفت یہ بدخلقی عبادت ہے جناب
لاکھ کہتا ہے کوئی مغرور، رہنا چاہیئے

آپ کی عفت کا ضامن ہے یہ قانونِ حجاب
آپ کو اسلام کا مشکور رہنا چاہیئے

ویڈیو، تصویر، گانے، اختلاطِ مرد و زن
ایسی تقریبات ہی سے دور رہنا چاہیئے

کیوں غلامانِ جہانِ عارضی کا خوف ہو
عشقِ آقا ﷺ سے ہمیں مجبور رہنا چاہیئے

حرفِ لم یطمس پہ دنیا میں بھی ممکن ہے عمل
آپ کو جنت کی بن کر حور رہنا چاہیئے

دولتِ قربِ خداوندی نہ چھن جائے اتر
جائے عصیاں سے ہمیشہ دور رہنا چاہیئے

لازم ہے جہدِ تقویٰ

حق تعالیٰ کی رضا مقصود ہو ہر بات میں
جذبۂ حسنِ عمل ایسا ہو مستورات میں

ہونہارانِ وطن کی آپ ہی معمار ہیں
تربیت بچوں کی ہے اب آپ ہی کے ہات میں

ٹی وی ، وی سی آر، کیبل، ڈش ہے انٹرنیٹ بھی ہے
لازمی ہے جہدِ تقویٰ ہم پر ان حالات میں

دائمی ذلت کا خدشہ بھی نہیں باقی رہا
ہم کچھ ایسے کھوگئے ہیں عارضی لذات میں

اپنی خصلت بھی ہے کم کیا سانپ بچھو سے کوئی
کس طرح کیڑے نکالیں دوسروں کی ذات میں

کم سے کم اب اپنے گھر میں تو ہو اسلامی نفاذ
قدرتِ اصلاحِ عالم گر نہیں ہے ہات میں

جھوٹ چغلی غیبت و بہتان سے پرہیز ہو
اس کا استحضار رکھیں اپنی ہر ہر بات میں

حجاب نہ کر

چراغ دیکھ کے توہینِ آفتاب نہ کر
تُو اپنی زیست کو محوِ فریبِ خواب نہ کر

حیا کا یوں نہ جنازہ اٹھا سرِ بازار
جبینِ غیرتِ آدم کو آب آب نہ کر

کبھی یہ سوچ تجھے بھی حساب دینا ہے
فقط تُو رات دن اوروں کا احتساب نہ کر

خدا کے خوف کے دعوے میں ہے اگر صادق
تُو میری مان معاصی کا ارتکاب نہ کر

بنے نہ باعثِ رسوائی یہ سرِ محشر
حجاب کرنے میں میری بہن حجاب نہ کر

CamScanner

حکمِ خدا پر چلا کریں

آنکھیں اگر ہیں پاک تو ازخود جھکا کریں
دل صاف ہے تو چہرے کا پردہ کیا کریں

عشقِ رسولِ پاک ﷺ کا دعویٰ بجا مگر
جب بات ہے، کہ حکمِ خدا پر چلا کریں

روحانیت کے حق میں یہی وجہِ مرگ ہے
امراضِ معصیت کی کوئی تو دوا کریں

میں کیا کہوں کہ لگتا ہے کتنا مجھے عجیب
حوا کی بیٹیوں سے یہ کہنا، حیا کریں

محبوب ہے زیادہ اگر رب کی دوستی
غافل سہیلیوں سے بھی کم کم ملا کریں

جنت نظیر ہو گی یہ دنیائے بے ثبات
شوہر کی جان و دل سے جو خدمت کیا کریں

ٹی وی و وی سی آر کے چکر کو چھوڑ کر
اب اہتمامِ ذکر و تلاوت کیا کریں

اعذار گو ہزارہا حائل رہیں مگر
اپنی کوئی نماز نہ ہرگز قضا کریں

غیبت سے چغلیوں سے تو بہتر ہے اے اثرؔ
خاموش بیٹھیں آپ، یا ذکرِ خدا کریں

مری مائیں بہنیں سراپا حیا ہیں

نہیں ان کو ادراک خود بھی وہ کیا ہیں
برائی سے بچنے کا اک راستہ ہیں
بڑی نیک سیرت ہیں اور پارسا ہیں

جو سچ پوچھئے تو خدا کی عطا ہیں
مری مائیں بہنیں سراپا حیا ہیں

اگر ان کو نرمی سے سمجھائے کوئی
گھر گر نصیحت کے بکھرائے کوئی
مسائل شریعت کے بتلائے کوئی

اطاعت کا پیکر بحکمِ خدا ہیں
مری مائیں بہنیں سراپا حیا ہیں

نقاب اپنے سر سے نہ سرکائیں ہرگز
نہ رُخ غیر محرم کو دکھلائیں ہرگز
اگر منع کر دو نہیں جائیں ہرگز

چراغِ مروت ہیں اہلِ وفا ہیں
مری مائیں بہنیں سراپا حیا ہیں

اگر پاک اور صاف گھر کی فضا ہے
بنی تربیت کی یہی تو بِنا ہے
کہ بچوں کا اوّل یہی مدرسہ ہے

سو بچوں کے حق میں وہی رہنما ہیں
مری مائیں بہنیں سراپا حیا ہیں

....

حمد

بے کیف ہے حیات ترے ذکر کے بغیر
سُونی ہے کائنات تیرے ذکر کے بغیر

نعت

کرتے نہیں ہیں پیروی سنت ﷺ کی بھول کے
دعوے تو سب ہی کرتے ہیں عشقِ رسول ﷺ کے

اصلاحی اشعار

گر حواسِ خمسہ پہ کردے تو اسلامی نفاذ
تب میں مانوں گا کہ تیرا جسم پاکستان ہے

پیغامِ بیداری

یہ تجربہ بھی محبت میں کرکے دیکھتے ہیں
دیارِ دار سے آؤ گزر کے دیکھتے ہیں

بابِ اطفال

دُھن کا پکا اپنے قول کا سچا ہے
ضیاء اللہ کتنا پیارا بچہ ہے

بابِ النساء

جو پردے سے رہائی دے رہا ہے
وہ درسِ بے حیائی دے رہا ہے